بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

دین سے غافل اور بے عمل لوگوں کے لئے پیغامِ صادق

18.40

مُسمّٰی بہ

دعوتِ عمل

از:

عالم با عمل حضرت علامہ الحاج پیر مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی

اسلامی معلومات کا خزانہ' روزمرہ کے مسائل پر مشتمل
انسانی زندگی میں محمدی انقلاب برپا کرنے والی بہترین کتاب

D010

ناشر: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

؎ دین و دنیا میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
اُن کا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

؎ جو سیکھا ہے سب کو سکھاتے چلو...... دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

دینی معلومات کا بے بہا ایمان افروز خزانہ

دعوتِ عمل

چند قابل توجہ ضروری باتیں، جن سے عموماً لوگ غافل ہیں

از:

خلیفہ مجاز مفتی اعظم عالم اسلام نائب محدث اعظم پاکستان

الشیخ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ

2010

ناشر: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

84249

نام کتاب ------------ **دعوتِ عمل**

ازافاداتِ مبارکہ ---------- پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ الحاج
پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی

تعداد ------------ 1100

صفحات ------------ 232

سن اشاعت ------------ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ دسمبر 2010ء

باراشاعت ------------ 3

ہدیہ ------------ 180 روپے

ملنے کے پتے:

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ 055 4217986

مکتبہ برکات المدینہ متصل جامع مسجد بہارشریعت بہادرآباد کراچی۔

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور۔

شبیر برادرز 40 اُردو بازار لاہور۔ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور ۔

مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی۔ احمد کارپوریشن راولپنڈی۔ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ

فیضان مدینہ پبلی کیشنز کامونکی ۔ **مکتبہ مہریہ کالج روڈ ڈسکہ۔**

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۸
۲	سخنہائے گفتنی	۹
۳	تقریظ	۱۳
۴	دعوتِ عمل (منظوم)	۱۴
۵	مولانا محمد صادق کا پیغام، ہر مسلمان مرد و زن کے نام (منظوم)	۱۵
۶	پیش لفظ۔(ابوداؤد محمد صادق کا پیغام، فرزندان اسلام کے نام)	۱۷
۷	دعوت عمل	۲۴
۸	ناجی جماعت	۲۸
۹	اہمیت نماز	۳۱
۱۰	مکمل اسلام	۳۵
۱۱	نماز باجماعت	۳۶
۱۲	دو (۲) کی جماعت	۳۸
۱۳	نابینا کی جماعت	۳۸
۱۴	فجر وعشاء کی جماعت	۳۹
۱۵	جماعت ثانی	۴۰
۱۶	امام کیسا ہو؟	۴۱

Marfat.com

۱۷	عورتوں کی نماز کا بہتر مقام	۴۳
۱۸	اولاد کی ذمہ داری	۴۴
۱۹	داڑھی کی تاکید واہمیت	۴۷
۲۰	فرنگی صورت سے سرکار کی کراہت	۵۸
۲۱	ایک عبرتناک واقعہ	۶۰
۲۲	داڑھی کا وجوب ومقدار	۶۴
۲۳	مرد کو داڑھی کترانا حرام ہے	۶۷
۲۴	مخلصانہ گذارش	۷۱
۲۵	ٹیڑھی مانگ	۸۰
۲۶	سیاہ خضاب	۸۱
۲۷	زیور و برتن	۸۲
۲۸	چین وزنجیر	۸۴
۲۹	انگوٹھی پہننے کا طریقہ	۸۵
۳۰	عمامہ شریف	۸۷
۳۱	مسائل عمامہ	۹۲
۳۲	قمیص یعنی کُرتہ	۹۵
۳۳	حمد بر لباس	۹۶
۳۴	تہبند پاجامہ اور شلوار	۹۶
۳۵	احکام طعام	۹۷

Marfat.com

۳۶	آداب خورد ونوش	۹۸
۳۷	ٹیک لگا کر کھانا	۱۰۲
۳۸	انگلیاں اور برتن چاٹنا	۱۰۳
۳۹	چمچوں سے کھانا	۱۰۴
۴۰	امام ابو یوسف کا فتویٰ	۱۰۵
۴۱	چھری اور کانٹے	۱۰۵
۴۲	برتنوں کا بیان	۱۰۶
۴۳	فتنۂ تصویر	۱۰۷
۴۴	جان ڈالنے کا مطالبہ	۱۰۹
۴۵	تصویر کا بدلہ	۱۱۰
۴۶	سخت عذاب	۱۱۰
۴۷	رحمت سے محروم	۱۱۰
۴۸	دعوت سے واپسی	۱۱۱
۴۹	اپنے گھر کا معاملہ	۱۱۱
۵۰	بیت اللہ میں داخلہ	۱۱۲
۵۱	تصاویر مٹانا اور توڑنا	۱۱۲
۵۲	پردہ کی اہمیت وضرورت	۱۱۵
۵۳	پردہ قرآن کی روشنی میں	۱۲۱
۵۴	حکم پر عمل کا بے مثال مظاہرہ	۱۲۲

Marfat.com

۵۵	چادر کا مطلب	۱۲۵
۵۶	دعوت فکر	۱۲۷
۵۷	چہرہ چھپانے کا فلسفہ	۱۲۷
۵۸	نظر پر پابندی	۱۲۸
۵۹	آواز کی پابندی	۱۳۲
۶۰	پردہ احادیث کی روشنی میں	۱۳۵
۶۱	عورت اور شیطان	۱۳۵
۶۲	گھر کی بندش	۱۳۵
۶۳	شیر خدا کا ارشاد	۱۳۶
۶۴	خاتون جنت کا فرمان	۱۳۶
۶۵	جنازہ پر پردہ کا اہتمام	۱۳۷
۶۶	حشر میں پردہ کا اہتمام	۱۳۸
۶۷	جنت سے محروم	۱۳۸
۶۸	نابینا حافظ سے تعلیم	۱۳۹
۶۹	خلوت میں شیطان	۱۴۰
۷۰	پیچھے رکھنے کا حکم	۱۴۱
۷۱	اہل قبر سے پردہ	۱۴۲
۷۲	مصیبت میں پردہ	۱۴۳
۷۳	حج اور جہاد	۱۴۳

Marfat.com

۷۴	عورت کا مصافحہ	۱۴۵
۷۵	فرمانِ رسالت	۱۵۰
۷۶	طریقہ نماز میں فرق	۱۵۱
۷۷	صحابیات کی تمنا	۱۵۳
۷۸	عورت اور قلم اور بالاخانہ	۱۵۵
۷۹	عورت کا عورت سے پردہ	۱۲۶
۸۰	یادداشت	۱۶۴
۸۱	مقام غور	۱۶۴
۸۲	بیرونی لباس	۱۶۵
۸۳	کنارے پر چلنا	۱۷۱
۸۴	عوتوں کے مابین	۱۷۲
۸۵	مشابہت	۱۷۴
۸۶	نازک شیشیاں	۱۷۹
۸۷	باطنی عیوب وروحانی امراض کی اصلاح کا بیان	۱۸۵
۸۸	موجودہ جرائم کا ہولناک انجام	۱۹۸
۸۹	دعوت و پیام (منظوم)	۲۱۲
۹۰	"پیغام صادق" پنجابی تبلیغی ترانہ	۲۱۵
۹۱	بکھرے موتی	۲۱۷
۹۲	مصنف "دعوت عمل" کے مختصر حالات زندگی	۲۲۴

Marfat.com

انتساب

فقیر راقم الحروف نباض قوم مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے گرانقدر مضامین جو آپ نے اُمت مسلمہ کی دینی راہنمائی کیلئے نہایت دردِ دل سے رقم فرمائے اور جو ماشاء اللہ ماہنامہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ کی ۲۵ مختلف اشاعتوں میں شائع ہوئے، نہایت کشادہ دلی سے اس کتاب میں جمع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے اور اس پیشکش کو حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق کے اتالیق اوّل اور راہنمائے تعلیم و تدریس، مصنف کتب کثیرہ، مدیر ماہنامہ ماہ طیبہ مولانا ابوالعطر محمد بشیر صاحب کے والد گرامی خلیفۂ اعلیٰ حضرت محدث کوٹلوی، فقیہ اعظم علامہ مفتی ابویوسف محمد شریف رضوی (رحمۃ اللہ علیہم) کی نذر کرتا ہے، جن پر دو عالم کے تاجدار شفیع معظم، رحمت عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خصوصی کرم نوازی فرمائی اور رویائے صادقہ میں تشریف لا کر انہیں فالج کے عارضہ سے شفائے کاملہ عطا فرمائی اور ان کے جلیل القدر صاحبزادے سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی نے مسلک حق مسلک اہلسنت کو تقریری و تحریری انداز میں وہ چشمہ فیض عطا فرمایا جو رہتی دنیا تک جاری و ساری رہے گا۔

(انشاء اللہ العزیز)

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو شرف قبول سے نوازے اور بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

؎ ...... ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الراقم: محمد حفیظ نیازی

Marfat.com

سخنہائے گفتنی

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے، ابتدائی عمر سے ہی آپ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ تقریری طور پر بھی اور تحریری طور پر بھی۔ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کے علمی مضامین اہلسنّت کے مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہونے شروع ہو گئے۔ سلطان الواعظین ابوالنور مولانا محمد بشیر صاحب جیسے عظیم خطیب وادیب وشاعر بھی مولانا ابوداؤد کی تحریر کو بہت پسند فرماتے اور مولانا موصوف کو خود اپنے مجلہ ماہنامہ ماہ طیبہ میں مضامین لکھنے کی فرمائش کرتے۔ چنانچہ ذوالحجہ ۱۳۷۲ھ مطابق ستمبر ۱۹۵۳ء کے ماہ طیبہ میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کا مضمون ''گنبد خضریٰ کے نظارے'' شائع کرنے کے ساتھ حضرت سلطان الواعظین رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا:

''مولانا محمد صادق صاحب مدظلہ ایک نوجوان فاضل ہیں۔ آپ کے مضامین کو ناظرین نے ہمیشہ پسند فرمایا ہے۔ مولانا کچھ عرصہ کیلئے بزم ماہ طیبہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ الحمدللہ کہ میری گذارش پر مولانا نے اپنے مفید مضامین سے مستفید فرمانے کا پھر وعدہ فرمالیا ہے اور ایفاء عہد کی ابتداء اس پیارے نظارے سے فرمائی ہے''۔

ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ/مئی ۱۹۶۲ء تا ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ/اپریل ۱۹۶۵ء ماہنامہ ماہ طیبہ میں ''دعوت عمل'' کے نام سے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کا مضمون ۲۵ قسطوں میں شائع ہوا، جو حضرت سلطان الواعظین رحمۃ اللہ علیہ کو اتنا اچھا لگا کہ آپ نے اس کی کئی قسطوں کے حاشیہ میں اس مضمون کی تائید میں ''بکھرے موتی'' کے عنوان سے اپنی طرف سے بعض حکمت آموز باتیں بھی تحریر فرمائیں، جو کہ اس کتاب کے آخر میں بھی ''بکھرے موتی'' کے عنوان سے شائع کی جارہی ہیں۔ اسی دوران حضرت سلطان الواعظین نے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی کو ''نباض قوم'' کے لقب سے بھی نوازا۔ یاد رہے کہ

Marfat.com

حضرت سلطان الواعظین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ کمال شفقت ومحبت فرماتے ہوئے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے نام اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا کہ "آپ کا میرے دل میں بے حد احترام ہے اور باوجود عمر میں بڑا ہونے کے آپ کو علم وعمل میں بڑا سمجھتا ہوں"۔

ماہنامہ ماہ طیبہ کے قارئین وناظرین نے بھی "دعوت عمل" کو بڑا پسند فرمایا بلکہ بعض معزز قارئین نے سلطان الواعظین رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تعریفی خطوط بھی ارسال فرمائے جو حضرت سلطان الواعظین نے "دعوت عمل" کی بعض قسطوں کے ساتھ شائع فرمائے۔ چنانچہ جمادی الاوّل ۱۳۸۳ھ/اکتوبر ۱۹۶۳ء ماہ طیبہ میں "دعوت عمل" کی چودھویں قسط شائع فرماتے ہوئے حضرت سلطان الواعظین رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ

"مولانا محمد صادق صاحب مدظلہ کا یہ مسلسل مضمون بے حد پسند کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ علماء کرام نے بھی اس کا مطالعہ فرما کر اس کی تحسین وتعریف فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا سید عبدالجلیل صاحب ہاپوڑی (جن کا ایک بہترین علمی مقالہ "گردش زمین" کے عنوان سے ماہ طیبہ میں مسلسل شائع ہورہا ہے) نے مولانا محمد صادق صاحب کے نام حسب ذیل مکتوب گرامی بھیجا ہے۔

"مکرم ومحترم حضرت مولانا محمد صادق صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم! طالب خیر بخیر

جناب کا مسلسل مضمون "دعوت عمل" ماہ طیبہ میں نظر سے گزر رہا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے جناب کو حکیمانہ طبیعت عطا فرمائی ہے۔ آپ نے ہمارے امراض کے اسباب کو اچھی طرح تشخیص فرمایا اور آپ ان کو صحیح دوادے رہے ہیں۔ جزاك المولیٰ تعالیٰ جزاء حسنا

(فقیر محمد جلیل قادری برکاتی محلہ مدرسہ سادات ہاپوڑ ضلع میرٹھ)

Marfat.com

جمادی الاوّل ۱۳۸۴ھ/ستمبر ۱۹۶۴ء کے ماہ طیبہ میں ''دعوت عمل'' کی بیسویں قسط کے ساتھ درج ذیل تائیدی مکتوب شائع ہوا۔

''مولانا! میں نے ''ماہ طیبہ'' میں آپ کا مضمون ''دعوت عمل'' دیکھا۔ میں نے ہزاروں واعظوں کے وعظ سنے ہیں لیکن وہ سب بے پردگی کے متعلق دبی دبی اور خارجی آہنگ سے لب کشائی فرماتے رہے۔ آپ نے تو کمال کر دیا توقع نہیں تھی کہ فی زمانہ کوئی مسلمان ایسی جرأت کر سکتا ہے۔ آپ نے میرے دل کی بات کہہ دی۔ اللہ تعالیٰ سے بوسیلہ سرور دو عالم ﷺ دعا ہے کہ مجھے جناب کی زیارت نصیب ہو۔ آپ قابل زیارت ہیں''۔ (فدائے ادب تونسوی مقیم سرگودھا)

شوال المکرم ۱۳۸۴ھ/فروری ۱۹۶۵ء میں ''دعوت عمل'' کی ۲۳ ویں قسط کے ساتھ کراچی سے سید اختیار احمد صاحب کا درج ذیل مکتوب گرامی شائع ہوا۔

''میں رسالہ ''ماہ طیبہ'' سیالکوٹ میں آپ کا قسطوار مضمون ''دعوت عمل'' (پردہ کے متعلق) ضرور پڑھتا ہوں جو بہت مفید ہے چونکہ آپ نے اپنا مضمون جدید معاشرے کی روشنی میں ترتیب دیا ہے۔ اس لئے زیادہ شیریں و دلچسپ ہے۔ آپ اس مضمون کو مزید قرآن و حدیث کے حوالہ جات سے کتابی صورت میں شائع فرمادیں تا کہ سب لوگ مستفید ہوسکیں''۔

اہلسنت کے عظیم خطیب و ادیب و شاعر مولانا محمد صابر صاحب نسیم بستوی (رحمۃ اللہ علیہ) براؤن شریف بھارت نے اس سلسلہ میں تحریر فرمایا کہ ''آپ کا مضمون ''دعوت عمل'' اگر کتابی شکل میں منظر عام پر آجائے تو بہت بہتر ہے۔ یہ مضمون ہمارے حلقہ میں بہت دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے''۔ (ماہنامہ ماہ طیبہ جمادی الآخر ۱۳۸۴ھ/اکتوبر ۱۹۶۴ء)

کافی عرصہ سے تمنا تھی کہ علامہ بستوی رحمۃ اللہ علیہ و بعض دیگر علماء و مشائخ کی فرمائش پر ''دعوت عمل'' کتابی شکل میں منظر عام پر آجائے مگر اس مضمون کی بعض قسطیں دستیاب نہ

Marfat.com

ہونے کی وجہ سے یہ معاملہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ چند ماہ قبل لاہور سے عزیزم شیخ محمد اظہر حسین رضوی کے ذریعے جانشین خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی مصطفوی سے ماہ طیبہ کی چند فائلیں منگوائیں۔ اسی دوران معلوم ہوا کہ تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ میں مولانا حکیم محمد اشرف چشتی مرحوم کے کتب خانہ میں ماہ طیبہ کی فائلیں موجود ہیں چنانچہ عزیزم الحاج محمد حبیب الرحمٰن نیازی نے مولانا مرحوم کے صاحبزادے قاری محمد امجد چشتی صاحب سے یہ علمی مواد حاصل کیا تو یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

کتاب ''دعوت عمل'' کی اشاعت کے سلسلہ میں الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی اور الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی نے بھی بڑی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی نے شرف ملت مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ/ یکم ستمبر ۲۰۰۷ء) کے وصال سے تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل آپ سے ملاقات کے دوران بات کی تو آپ بہت خوش ہوئے اور ''دعوت عمل'' پر تقریظ لکھنے کا وعدہ فرمایا اور پھر چند روز بعد بذریعہ ڈاک آپ کی طرف سے تقریظ مبارکہ موصول ہوگئی، جو کہ اس کتاب میں شامل اشاعت ہے۔

الحمدللہ اہلسنّت کے بین الاقوامی محبوب و مقبول ترجمان ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کی اشاعت کے پچاس سال مکمل ہونے پر گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں جب اہل محبت مختلف شہروں میں پچاس سالہ ''جشن رضائے مصطفیٰ'' کی تقاریب منعقد کر رہے ہیں۔ ماہ نور، شہر سرور ربیع الاوّل شریف کی مقدس ساعتوں میں ۲۶ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات سرکار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ مرکزی جشن رضائے مصطفیٰ کی تقریب کے موقع پر ''مہمان رضائے مصطفیٰ'' کو ادارہ رضائے مصطفیٰ کی طرف سے عظیم کتاب ''براہین صادق'' کے بعد ''دعوت عمل'' کا پیارا تحفہ پیش کیا جا رہا ہے۔ انشاءاللہ قارئین اس کتاب کی ہمہ گیر افادیت سے ضرور متاثر ہوں گے اور یقین کریں گے کہ واقعی پاسبان مسلک رضا، نباض قوم اور عالم باعمل کے القابات اُن کا حق ہے۔ (محمد حفیظ نیازی)

Marfat.com

تقریظ

شرف ملت شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ واصحابہ اجمعین

پیکر صدق وصفا، جبل استقامت حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سرپرست اعلیٰ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ اور خلیفہ خاص ہیں۔ ان کی صلابت، حق گوئی اور استقامت کی ایک دنیا معترف ہے۔ انہوں نے نصف صدی پہلے مجلہ ''رضائے مصطفیٰ'' جاری کیا تھا جو کبھی ہفت روزہ اور بڑے سائز پر چھپتا رہا پھر ماہنامہ ہوگیا۔ اس کا جو منہج پہلے دن مقرر ہوا تھا اس میں اس طویل عرصہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ استقامت کی اس سے بڑی کیا دلیل ہوسکتی ہے؟

حضرت مولانا محمد صادق مدظلہ تحریر کے میدان میں موافق اور مخالف علماء کے اعتقادی اور عملی انحراف پر گرفت کرتے ہیں، جبکہ تقریری میدان میں وہ خالص اصلاحی اور عملی گفتگو کرتے ہیں، ان کی ہر مجلس میں کم از کم پانچ دس افراد سنت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق داڑھی مبارک رکھنے کا عہد کرتے ہیں، کچھ لوگ نماز باقاعدگی سے پڑھنے کا وعدہ کرتے ہیں، غرض یہ کہ وہ چونکہ صاحب عمل واخلاص ہیں اس لئے ان کی زبان میں اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور ایسے علماء کثرت سے پیدا فرمائے۔ آمین

انہوں نے ایک عرصہ قبل ماہنامہ ''ماہ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کیلئے ''دعوت عمل'' کے نام سے ایک طویل مقالہ لکھا تھا، جو اس میں قسط وار چھپتا رہا، حضرت کے صاحبزادے مولانا محمد داؤد رضوی حفظہ اللہ نے ان قسطوں کو جمع کیا تو تقریباً اڑھائی سو صفحات کی کتاب بن گئی۔ چنانچہ وہ اسے شائع کر کے قارئین کے استفادے کیلئے پیش کررہے ہیں، ایسی کتابوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے۔

۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ
بمطابق ۱۳ جولائی ۲۰۰۷ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری
بانی مکتبہ قادریہ لاہور

Marfat.com

دعوتِ عمل

تجھے تو ہے ہوسِ سروری عمل کے بغیر
نہ لے گا کوئی غلامی میں بھی عمل کے بغیر
تری یہ خام خیالی ہے مسلمِ غافل
"خود آ گہی و خدا آ گہی!" عمل کے بغیر
عمل سے جوہر انسانیت نکھرتا ہے
کچھ آبرو نہیں انسان کی عمل کے بغیر
نہ ہو دلیل تو دعویٰ ہے دعویٰ باطل
کہے گا کون تجھے متقی؟ عمل کے بغیر
عمل کے نور سے ظلمت مٹا زمانہ کی
کہ دور ہوگی نہ یہ تیرگی عمل کے بغیر
چمن میں سعیِ عمل سے بہار ظاہر کر
شگفتہ ہو نہیں سکتی کلی عمل کے بغیر
حقائق اور معارف سمجھ سکیں گے نہ ہم
شراب علم اگر ہم نے پی عمل کے بغیر
جو مردِ بزم ہیں میدان رزم میں نکلیں!
کہ بزدلی ہے یہ مردانگی عمل کے بغیر
محبت اور عمل جب ہیں لازم و ملزوم
غلط ہے دعویٰ حبِ نبی عمل کے بغیر
خدا ضرور غفورالرحیم ہے لیکن!
بشر کو پھر بھی ہے شرمندگی عمل کے بغیر
عزیز خود بھی تو ہو اپنے قول پر عامل
کہ ہیچ ہے یہ تری شاعری عمل کے بغیر

از: حضرت عزیز حاصل پوری (ملتان)

Marfat.com

مولانا ابوداؤد محمد صادق کا پیغام، ہر مسلمان مرد وزن کے نام

(منظوم)

مجھے خیر خواہی ہے مطلوب تیری
مجھے تجھ سے نفرت نہیں ہے نہیں ہے
عقیدہ ہو پختہ عمل تیرا اچھا
کوئی اس میں خفت نہیں ہے نہیں ہے
دیں تیرا بہتر ہو دنیا بھی بہتر
کچھ اس میں خجالت نہیں ہے نہیں ہے

عزیز و نبی جی کا دامن نہ چھوڑو
اگر اُمتی ہو تو رشتہ نہ توڑو
فحاشی بھی چھوڑو عیاشی بھی چھوڑو
کریمی سے اُن کی کبھی منہ نہ موڑو
غلامی کا ناطہ فقط اُن سے جوڑو
ارادت ہے اچھی بغاوت نہیں ہے

مبارک نبی جی کی سنت ہے داڑھی
رسولوں کی نبیوں کی سنت ہے داڑھی
مسلمان مردوں کی زینت ہے داڑھی
یہ حکم خدا و شریعت ہے داڑھی
حقیقت میں انعام قدرت ہے داڑھی
داڑھی مٹانے میں عزت نہیں ہے

مسلمان عورت کی زینت ہے پردہ
بڑا اہم حکم شریعت ہے پردہ
یہ ساماں عفت ہے عزت ہے پردہ
حفاظت ہے عصمت کی عظمت ہے پردہ
حیادار عورت کی رفعت ہے پردہ
کوئی اس میں ذلت کی صورت نہیں ہے

Marfat.com

کسی طور جائز نہ تصویر سازی
جہنم کا ایندھن ہے تصویر سازی
یہ تصویر سازی نہیں اللہ راضی
مسلمان ہندی ہوں یا ہوں حجازی
نہ عالم نہ فاضل نہ ملاّ نہ قاضی
کسی کیلئے اس کی رُخصت نہیں ہے

رواں دور کی ایک لعنت ہے ٹی وی
شرمناک کتنی غلاظت ہے ٹی وی
دین نبی سے عداوت ہے ٹی وی
رذالت کثافت ضلالت ہے ٹی وی
شرارت کا منبع کدورت ہے ٹی وی،
کوئی اِس میں حلّت کی صورت ہے

پسند جس کو اپنی شریعت نہیں ہے
جسے میرے آقا سے الفت نہیں ہے
بزرگوں سے جس کو عقیدت نہیں ہے
جسے اعلیٰ حضرت سے نسبت نہیں ہے
جسے بدعقیدہ سے نفرت نہیں ہے
وہ جو کچھ بھی ہے اہلسنّت نہیں ہے

جو ہو مصطفےٰ کی رضا کا اسیر
مددگار اُس کا ہے رب قدیر
اگر کوئی بھٹکے صغیر و کبیر
نہ راہ سیدھی پائے ہو گرچہ امیر
دُعا استقامت کی مانگو اخیر
پھسلنا تو کوئی فراست نہیں ہے

مسلمان سارے ہوں غازی نمازی حال ان کا اچھا ہو اچھا ہو ماضی
نہ گھبرا نہ گھبرا نیازی رسول اُن سے راضی ہوں اللہ بھی راضی
عشق نبی میں لگا جاں کی بازی تیری راہ میں حائل نقاہت نہیں ہے

(نتیجہ فکر: محمد حفیظ نیازی مدیر "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ)

Marfat.com

ابوداؤد محمد صادق کا پیغام = فرزندانِ اسلام کے نام

؎ خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

موجودہ دور میں فرنگی تہذیب، اسلامی اخلاق و اقدار پر جس ''جارحانہ'' انداز میں حملہ آور ہے وہ کسی باخبر وحساس مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہے اور بے شمار قربانیاں پیش کر کے اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے پاکستان میں فرنگی تہذیب کے علمبردار مغرب زدہ افراد موسیقی وثقافت اور کلچر و آرٹ وغیرہ کے نام پر وطن عزیز میں لادینی و بے حیائی کا جو سیلاب لا رہے ہیں، وہ محتاج بیاں نہیں ہے۔ فرنگی تہذیب کی زور آوری و تیز رفتاری کا یہ عالم ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے حالات بڑی تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں۔ اسلامی ماحول ومعاشرہ لمحہ بہ لمحہ بگڑتا چلا جا رہا ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ مغرب زدگی اور فسانی آزادی و بے باکی، کی آندھی بکثرت اہل علم، قدامت پسند اور معزز وشریف گھرانوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے اور ان گھرانوں کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں اسلامی اخلاق و شرافت کا علم بلند کرنے کی بجائے مغربیت کا پرچم لہراتی نظر آتی ہیں۔ جب ایسے گھرانوں کے سربراہوں کی موجودگی میں حالات کی رفتار یہ ہے تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کل کو اُن کے اُٹھ جانے کے بعد حالات کی رفتار کیا ہوگی۔

؎ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً مغربیت کی وباء سے

Marfat.com

آج کل کے مسلمان کا عموماً یہ حال ہے کہ یہ اسلامی احکام و دینی تعلیمات سے غفلت و دوری کے باعث اسلامی احکام و فرائض اور دینی شعائر کا تارک ہونے کے بعد اب ان کی شرعی اہمیت سے بھی جاہل و منکر ہو رہا ہے اور برائی کے برائی و گناہ کے گناہ ہونے کا احساس بھی ختم ہوتا جا رہا ہے اور ان حالات سے فائدہ اُٹھا کر اسلام کا باغی ایک ایسا طبقہ بھی وجود میں آ چکا ہے کہ جو خالص بے دینی و بے حیائی کو اسلام کے مقدس نام پر پیش کر کے نظریۂ پاکستان کا منہ چڑا رہا ہے۔

فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

ان حالات میں اسلام کا فرزند کہلانے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی و غلام ہونے کا دعویٰ کرنے والوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعوی مسلمانی کا جائزہ لیں، اپنے اعمال کا محاسبہ کریں، اپنی حمیت و غیرت اور اسلامی وفاداری کا ثبوت دیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دین کو وقت کی بہت بڑی سازش سے بچانے اور اسلامی روایات وخدوخال برقرار رکھنے کا عہد کریں۔

اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ ہر مخلص و سچا مسلمان پہلے اپنے گھر اور اپنی شکل و صورت، اخلاق و سیرت، لباس و کردار، قلب و نظر، قول و فعل، شادی و غمی اور تمام معاملات و کاروبار کو شریعت مطہرہ کی ہدایات کے مطابق صحیح و درست کرے اور اس کے بعد اپنی بساط کے مطابق جہاں تک ہو سکے اصلاح ماحول و معاشرہ کیلئے کوشش اور اپنے حلقۂ اثر میں غیر اسلامی امور و فرنگی تہذیب کے بد اثرات کو مٹانے اور شریعت و سنت کا رنگ نمایاں کرنے کی مخلصانہ و پرجوش جدوجہد فرمائے اور حضرات علماء پر بالخصوص لازم ہے کہ وہ صرف چند معروف مسائل کے تکرار ہی میں

Marfat.com

مشغول نہ رہیں بلکہ حالات کی رفتار کو دیکھیں اور خلاف شریعت وسنت امور کا تعین ونشاندہی فرما کر ہر ہر پہلو' قوم کی اصلاح وحفاظت کا فریضہ سرانجام دیں۔

جو شخص واقعی خلوص و نیک نیتی اور دیانتداری کے ساتھ اصلاح احوال و خدمت وتبلیغ دین کا جذبہ وتڑپ رکھتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ محض لفاظی کی بجائے واقعاتی پوزیشن اختیار کرے' دوسروں کی اصلاح پر اپنی اصلاح کو مقدم سمجھے اور جس بات کی دوسروں کو تبلیغ کرے پہلے خود اس پر عمل پیرا ہو۔ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی یہی خوبی تھی جس نے انہیں دنیا وآخرت میں سربلند کیا اور آج ہمارے لئے بھی یہی ایک راستہ ہے جسے اختیار کر کے دنیوی بہتری و اخروی سعاوت حاصل کی جاسکتی ہے۔

جس قول کی پشت پر خلوص وعمل کی طاقت نہ ہو اس میں برکت ہوتی ہے اور نہ دوسروں کیلئے کوئی کشش پائی جاتی ہے۔ کوئی نظریہ خواہ کتنا ہی جاندار و چمکدار کیوں نہ ہو۔ اگر اس کے پیش کرنے والوں کی زندگی اور عمل وکردار اس کے منافی ہو تو سننے والوں پر اس کا کوئی خوشگوار اثر نہیں پڑتا بلکہ قول وعمل کے اس تضاد ودورنگی کو دیکھ کر لوگ اس نظریہ کی صداقت وحقانیت پر مطمئن نہیں ہوتے اور اس پر ایمان لانے سے گریز کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لفظی وزبانی طور پر اسلام کی دہائی دینے والے مقرروں' مبلغوں' بداعمال لیکچراروں اور لیڈروں کی بدولت لوگ اسلام کے قریب ہونے کی بجائے دور ہوتے جارہے ہیں اور دن بدن ان کی آزادی اور بیباکی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک شخص کی زبان سے لوگ جب اسلام وبانیٔ اسلام ﷺ کے متعلق دھواں دھار تقریریں سنتے ہیں اور پھر اس کی زندگی میں انہیں بائی

Marfat.com

اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروئ اسلام کی کوئی چمک وایک ہلکی سی جھلک بھی نظر نہیں آتی تو ان کی طبیعتوں میں انشراح وسرور کی بجائے ظلمت و تکدر پیدا ہوتا ہے جو انہیں اسلام سے دور لے جاتا ہے۔

دنیا کا یہ عام دستور ہے کہ جو شخص جس ملک میں رہتا ہے اس ملک کے قانون ولاء کی پیروی اس پر لازم ہوتی ہے جو کسی سکول، کالج، کارخانہ وادارہ میں داخل ہوتا ہے، وہاں کے آئین وضابطہ کی اسے پابندی کرنا پڑتی ہے، اور جو شخص فوج، پولیس، ریلوے اور ڈاک خانہ وغیرہ کسی محکمہ میں ملازم ہوتا ہے، اُس پر اس محکمہ کی مقرر کردہ وردی پہننا، اس کا امتیاز ونشان قائم رکھنا اور دستور العمل اپنانا ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ملک، ادارہ ومحکمہ کی روایات کا احترام نہ کرے تو وہ مجرم گردانا جاتا ہے، مستحق غضب وسزا ہوتا ہے اور اُسے اس ملک وادارہ ومحکمہ سے نکال دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر شخص اپنے ملک وادارہ ومحکمہ کی طرف سے عائد شدہ پابندی و ذمہ داری کو پوری طرح نبھاتا ہے اور سردی گرمی، دوری نزدیکی، صبح وشام، تکلیف و الزام کی پرواہ کئے بغیر اپنی ڈیوٹی کو پورا کرتا ہے اور کسی حکم وضابطہ کی خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوتا۔ مگر افسوس وتعجب ہے اُن لوگوں پر جو اس ظاہر حقیقت کے برعکس اپنے آپ کو اسلام میں داخل وظاہر کرنے کے باوجود اسلامی آئین وضابطہ کی پابندی کرنے کی بجائے اپنی مرضی ومن مانی کرتے ہیں اور اسلام کے بارے میں وہ دنیا کے اس عام دستور کے بھی روادار نہیں اور اُن سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم اسلام کے دستور العمل کی اتنی تو پابندی کریں جتنی کہ ملکی قانون وکسی ادارہ ومحکمہ کے دستور العمل کی پابندی کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کے ساتھ ان

Marfat.com

کی وفاداری اس سے کہیں زیادہ ہونی چاہیئے۔ اسلام کے دعویداروں کو چاہیئے کہ وہ ان حقائق پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور اسلام کا آئینہ سامنے رکھ کر اپنی روش و معمولات پر نظر ثانی کریں اور سب سے پہلے صحیح مسلمان اور اس کے بعد کچھ اور بنیں

ایمان اور عمل کے درمیان نہایت گہرا رشتہ ہے۔ اگر ایمان نہیں تو چاہے بظاہر کتنے ہی اعمال کیوں نہ ہوں، اُن کی کچھ وقعت نہیں۔ اور اگر ایمان ہے تو اس کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔ صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرے اور عملی طور پر اسلام کے ساتھ اس کا دور کا بھی واسطہ نہ ہو۔ جیسا کہ عموماً آج کل مسلمان کہلانے والوں کی حالت ہے۔

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جو شخص اسلام کا دعویٰ کرے اسلام اُس سے متحرک عملی زندگی اور خلوص و ایثار و قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور اسلام کی طرف سے اُس کی پوری زندگی میں بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جنہیں نبھانا اور اپنے قول و فعل سے اپنا مسلمان ثابت کرنا اس کیلئے نہایت ضروری ہے۔ قرآن پاک میں بے شمار مقامات پر ایمان و عمل صالح اور ایمان و تقویٰ کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مومن کیلئے صالح و پرہیزگار اور عملی طور پر اسلامی تعلیمات کا پیکر ہونا ضروری ہے۔

جب تک مسلمانوں نے ایمان کے ساتھ عمل صالحہ کا رشتہ قائم رکھا، دینی و دنیوی طور پر حیرت انگیز ترقی و کامیابی حاصل کی۔ حالانکہ اُس وقت ان کی تعداد تھوڑی اور مادی وسائل کی ان کے پاس کمی تھی لیکن جب ایمان کے ساتھ مسلمانوں

Marfat.com

کے عملی رشتہ میں کمزوری واقع ہوئی اور اسلام عملی زندگی سے نکل کر محض قیل وقال زبانی دعوؤں اور لفظوں کی گردان و لچھے دار تقریروں تک محدود رہ گیا اس وقت کثرت تعداد و مادی وسائل کی فراوانی کے باوجود مسلمانوں کی حالت روبہ تنزل ہو گئی ان کی وہ پہلی شان و شوکت جاتی رہی، کشتی ہچکولے کھانے لگی اور ناسازگار حالات و شکست و مرعوبیت نے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور مختلف فتنوں، اخلاقی کمزوریوں اور برائیوں کا ان سے مظاہرہ ہونے لگا۔ چنانچہ اس وقت روئے زمین کے مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ سب کیلئے سامان عبرت ہے اور باآواز بلند پکار رہی ہے کہ

ے دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو! جو گوشِ نصیحت نیوش ہو

بہرحال اے لوگو! یہ دنیا فانی ہے، عنقریب موت آنی ہے، دنیا کی چند روزہ رنگینی و مصنوعی چمک دمک سے دھوکہ نہ کھاؤ اور اپنی آخرت کو سنوارنے کی کوشش کرو تاکہ جہنم کے شعلوں سے بچ سکو اور نعیم جنت کے مستحق بنو۔ کیونکہ جو دوزخ کی آگ سے بچ کر جنت میں داخل ہوا، وہی کامیاب و بامراد ہے اور اُس کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے ایمان کو اہلسنّت و جماعت کے عقائد صحیحہ کے مطابق درست کرو کیونکہ ایمان نام ہے اعتقاد صحیح کا اور اس کے بعد ایمان و سنت کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے عملی طور پر کمربستہ ہو جاؤ اور اپنے ظاہر و باطن پر مکمل طور پر اسلامی رنگ نمایاں کرو تاکہ تمہیں دیکھتے ہی ایک مسلمان کا حلیہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جائے اور غیر قوم میں تمہیں اپنا ذہنی غلام، محتاج، پیروکار اور اپنی سوسائٹی کا ایک فرد سمجھنے کی بجائے تمہیں اسلام کا نمائندہ سمجھیں اور

84249

Marfat.com

اسلام کی عظمت و معرفت اُن کے دلوں پر چھا جائے۔

میرے بھائیو! خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جس طرح ہمیں مسلمان بنایا، اسلام کے نام لیواؤں کے گھر پیدا فرمایا۔ اور نبی آخر الزماں ﷺ کا کلمہ نصیب فرمایا ہے، ہم اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں تھوڑا ہے۔ مگر افسوس کہ آج اور تو اور اسلام کے ضروری احکام و فرائض کو بھی پورا نہیں کیا جاتا حالانکہ جن احکام سے لوگ غفلت برتتے اور انہیں بجا نہیں لاتے، شرعاً اُن کی بہت بڑی اہمیت اور ایک مسلمان کیلئے اُن کی بجا آوری بہت لازمی ہے۔ کاش فرزندان اسلام اپنی موجودہ بے حسّی، غفلت و جہالت اور علمی کمزوری و خامی و کوتاہی کا احساس کریں اور غفلت و جہالت، سرکشی و نافرمانی اور دشمنان اسلام کی نقالی و ذہنی غلامی میں گزری ہوئی زندگی کی تلافی و تدارک کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں اور اسلامی تعلیمات کا چراغ بن کر اپنے حلقۂ اثر میں مغرب زدگی و جہالت و بدعقیدگی کی تاریکی کو ختم کر دیں۔ اس وقت مسلم معاشرہ میں جو کوتاہیاں اور برائیاں جڑ پکڑ رہی ہیں، یوں تو وہ بہت طرح کی ہیں لیکن ان میں بعض کی بالخصوص نشاندہی کریں گے اور انشاء اللہ آئندہ صفحات میں ''نماز اور رداڑھی شریف'' کی شرعی اہمیت کے متعلق اپنی معروضات پیش کریں گے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت

وما توفیقی الا باللّٰہ وھو حسبی و نعم الوکیل

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

دعوتِ عمل

از: نباض قوم مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی' خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ

اے مسلمانو ذرا تم اپنی حالت دیکھ لو
شکل و صورت دیکھ لو اخلاق و سیرت دیکھ لو
کون کہہ سکتا ہے تم کو دیکھ کر مسلم ہیں یہ
شک ہو کچھ اس میں تو آئینے میں صورت دیکھ لو

موجودہ دور میں مسلمانوں کی جتنی تعداد ہے ان کے پاس جتنا مادی سازوسامان اور تبلیغ واشاعت کا انتظام ہے اور وعظ و خطبہ تقریر و مناظرہ مسجد ومدرسہ تفسیر وترجمہ' اخبارات و رسائل اور لاؤڈ سپیکر ریڈیو اور پریس کے ذریعہ اسلام کی نشر واشاعت کا جو سلسلہ جاری ہے ماضی میں اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی' لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اتنے وسائل' وسیع پراپیگنڈہ اور نشر واشاعت کے باوجود دن بدن مسلمانوں کی حالت روبہ تنزل ہے۔ عملی واخلاقی اعتبار سے ''مسلمان پستی'' کی طرف دوڑتا چلا جارہا ہے اور ہر طرف اسلامیت کی بجائے مغربیت کا رنگ نمایاں نظر آرہا ہے اور

؎ ترک و ایران وعرب مست فرنگ
درگلوئے ہر یکے شست فرنگ

کا منظر صاف دکھائی دے رہا ہے اگر آپ کہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اتنی تبلیغ واشاعت اور کثرت تعداد و مادی وسائل کے باوجود ''ترقیٔ معکوس'' کا یہ سلسلہ کیوں شروع ہے تو میں عرض کروں گا کہ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ آج کل کا مسلمان عموماً کردار کی بجائے گفتار کا غازی ہے اور تبلیغ واشاعت کا یہ سارا سلسلہ بالعموم زبانی ولفظی طور پر جاری ہے نہ صرف مولوی، بلکہ لیڈر اور حکیم، پروفیسر اور ادیب، امیر اور غریب، مرد اور عورت اسلام کے گن گاتے اور معاشرتی خرابی پرنالاں نظر آتے ہیں لیکن جہاں تک عملی اسلام کا تعلق ہے اس کا اثر ان لوگوں پر بہت کم نظر آتا ہے۔ بلکہ ان میں سے کئی لوگ عملی طور پر اسلام کو اپنانے اور شریعت وسنت کی اتباع میں اپنی کسر شان وشرم محسوس کرتے ہیں اور جو بات اپنے نفس کے خلاف ہو اسے نہایت ہوشیاری سے ٹال دیتے ہیں اور تو اور بعض مولوی و پیر صاحبان کے گھر سے بھی عملاً اسلام رخصت ہو چکا ہے اور فرنگی تہذیب و جہالت نے اپنا ڈیرہ جما لیا ہے۔ بہت کم لوگ اسلامی احکام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور جو کبھی اس طرف مائل ہوتے ہیں ان میں سے بھی بہت کم ہیں جو دل سے عمل کرتے اور اسلامی احکام کی حقیقت وروح اور حکمت ومصلحت کو سمجھتے ہیں ورنہ عموماً صرف رسمی وظاہری طور پر بعض احکام کو بجا لاتے ہیں حضرات علماء کے بیانات میں بھی عملی تربیت بہت ہی کم ہوتی ہے اور لوگوں کی آزادی و بے راہروی کا شخصی طور پر کوئی محاسبہ نہیں کیا جاتا، عموماً چند مخصوص باتوں کی گردان اور دماغی تواضع کا سامان ہوتا ہے جس کا عوام کی عملی زندگی سے بہت کم تعلق ہوتا ہے اگر اس کی بجائے ہمہ پہلو لوگوں کی تربیت وراہنمائی کی جاتی ہر طرف سے مسلمان کہلانے والوں کی

Marfat.com

بے راہروی کا صحیح طور پر محاسبہ کیا جاتا' ہر مسلمان اپنی زندگی کو عملی طور پر اسلام کے سانچے میں ڈھالتا اور اپنی گفتگو اور تقریر و بیان میں اسلام اسلام پکارنے والے عملی طور پر اسلامی تعلیمات کا نمونہ بن کر سامنے آتے تو قرونِ اولیٰ کی طرح موجودہ صورتحال اس سے بہت مختلف ہوتی۔ جس طرح کہ اس وقت ہے۔

فالی اللہ المشتکی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

مسلمانو! اسلام صرف زبانی دعوے' خالی نعرہ بازی اور لفاظی و قیل وقال کا نام نہیں بلکہ اس کے لئے پوری طرح جدو جہد کرنا' اور عملی طور پر اسلام کو اپنانا ضروری ہے کیونکہ اسلام ہر مسلمان سے عملی زندگی و قربانی و جدو جہد کا مطالبہ کرتا ہے اور ہر شخص کو شکل و صورت اور قلب و نظر کے اعتبار سے مسلمان دیکھنا چاہتا ہے اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا وفادار غلام' مخلص پیروکار بنانا چاہتا ہے جو شخص حضور سرور عالم ﷺ پر ایمان کے بعد جتنا آپ کے رنگ میں رنگا ہوا عشق و محبت میں ڈوبا ہوا اور آپ کی شریعت و سنت کا شیدائی و فدائی ہوگا وہ اتنا ہی ایمانی حلاوت اور روحانی لذت سے بہرہ ور مرد حق آگاہ و مقرب بارگاہ خدا ہوگا۔

''بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا میں سچا مومن کب ہوں گا؟ فرمایا جب تجھے اللہ کی محبت ہوگی' عرض کیا گیا اللہ کی محبت مجھے کب حاصل ہوگی؟ فرمایا جب تجھے اللہ کے رسول سے محبت ہوگی' عرض کیا رسول اللہ (ﷺ) کی محبت کب حاصل ہوگی؟ فرمایا جب تم ان کے طریقہ کی پیروی کرو ان کی سنت پر عمل کرو اور ان کی پسندیدہ چیزوں سے محبت رکھو' ناپسندیدہ چیزوں سے نفرت کرو۔ آپ کے عاشقوں سے دوستی کرو اور آپ کے دشمنوں سے عداوت رکھو''۔ (دلائل الخیرات)

Marfat.com

اس ارشاد پاک وحدیث مبارک میں ایمان ومحبت اور سچے مومن کی علامت ومعیار کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے اب ہر مدعی ایمان ومحبت کا دعویدار اس کی روشنی میں دیکھ سکتا ہے کہ وہ اس معیار پر کہاں تک پورا اتر رہا ہے اور مومن صادق کی مذکورہ علامات اس میں کہاں تک پائی جاتی ہیں۔ آہ! افسوس! آج مدعیان اسلام ومحبت کے دعویدار تو بہت مل جائیں گے لیکن اس معیار ومذکورہ علامات پر پورا اترنے والا کوئی کوئی نظر آئے گا۔ اے کاش! مسلمان کہلانے والے اس ارشاد پاک پر غور کریں، اس کو حرز جاں بنائیں اور ہر وقت پیش نظر رکھیں اور اس پر پورا اترنے کی پوری پوری کوشش فرما کر بارگاہ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم میں سرخرو ہوں اور دین، دنیا وآخرت میں بھلائی وکامرانی حاصل کریں اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ مسلمان ناکارہ وغافل اور بے عمل ونافرمان نہیں ہوتا۔ دعوئے اسلام کے بعد مسلمان پر شرعی طور پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن سے عملی طور پر عہدہ برآ ہونا ہر ایماندار ومدعی اسلام کے لئے نہایت ضروری ہے۔

ان ضروری معروضات کے بعد اب ہم چند ان باتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان احکام وامور کی نشاندہی کرتے ہیں جن سے موجودہ دور کے مسلمان عموماً غافل وجاہل ہیں۔ اور کئی لوگ ترک عمل کے ساتھ ساتھ ان کی اہمیت وتاکید اور وبالِ ترک سے ناواقف وبے خبر ہیں اور ان چیزوں کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر رہے ہیں ہم ان باتوں کے بیان ونشاندہی کے ساتھ ساتھ اپنے مسلمان کہلانے والے بھائیوں کو ان پر عمل کی دعوت دیتے ہیں اور نہایت خلوص ودرد کے ساتھ ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور

Marfat.com

ان باتوں کو چھوٹی پرانی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کی اہمیت کو سمجھیں اور خود عمل کرنے کے علاوہ اپنے دیگر غافل دوستوں اور بھائیوں کو بھی ان پر عمل کی دعوت دیں اور بگڑے ہوئے معاشرے کو سنوارنے کی سعی فرمائیں۔

ان ارید الا الاصلاح ماستطعت وما توفیقی
الا باللّٰہ وھو حسبی ونعم الوکیل

ناجی جماعت:

اللہ کے پیارے رسول ومحبوب تمام مسلمانوں کے آقا ومولی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

و ان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین و سبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث سبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللّٰہ قال ما انا علیه واصحابی

یعنی بنی اسرئیل بہتر (۷۲) ملت ومذاہب میں متفرق ہوگئے اور میری امت تہتر (۷۳) ملت ومذاہب پر متفرق ہوگی اور ان میں سے ایک کے سوا باقی سب دوزخی ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک (ناجی جماعت) کون ہے۔ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی۔ (مشکوۃ شریف)

یہ حدیث شریف مشہور وارشاد پاک واضح ہے اور موجودہ بکثرت فرقے اور مذاہب حضور کے علم غیب شریف اور ارشاد پاک کی تصدیق کا بجائے خود ثبوت ہیں۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں ہر شخص کے لئے ناجی جماعت سے وابستگی و

Marfat.com

۲۷ دوزخی فرقوں سے علیحدگی ضروری ہے تاکہ کہیں وہ بھی دوزخیوں کے ساتھ مل کر دوزخ میں نہ جا گرے جو لوگ ذہنی طور پر لا مذہب ہیں اور عملی طور پر ہر فرقہ کے ساتھ ان کا تعلق و رابطہ ہے اور جو یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک سب اچھے ہیں یہ حدیث پاک ان کا رد فرما رہی ہے کیونکہ حضور ﷺ کے ارشاد پاک کے مطابق صرف ایک جماعت ناجی و جنتی اور حق پر ہے۔

علاوہ ازیں چونکہ ناجی جماعت کی نشانی حضور ﷺ کے طریقہ وصحابہ سے وابستگی بیان کی گئی ہے اس لئے ہر مسلمان کے لئے قرآن پاک کے علاوہ حضور ﷺ کے طریقہ و حدیث و سنت پاک پر ایمان وصحابہ کرام کی عقیدت و پیروی بھی لازم ہے اور حدیث شریف و سنت کا انکار اور صحابہ کرام سے بدعقیدگی صراط مستقیم سے انحراف و فرمان رسالت کے کھلم کھلا خلاف ہے اور جو براہ راست عظمت وشان نبوت اور منصب و مقام رسالت کا منکر و گستاخ ہے وہ سب سے بڑھ کر محروم بدنصیب اور دشمن دین ہے۔

یاد رہے کہ حدیث پاک میں جس ملت و مذہب اور جماعت کو ناجی و جنتی قرار دیا گیا ہے وہ مذہب حق اہل سنت و جماعت ہے جو شروع سے آج تک تمام مسلّم و مستند و معتمد اولیاء کرام، بزرگان دین، ائمہ عظام و مجتہدین محدثین و مفسرین اور عامۂ مسلمین کا مذہب رہا ہے کیونکہ یہی مذہب حضور ﷺ کے طریقہ مبارکہ وصحابہ کرام کا عقیدتمند و پیروکار ہے اور حضرات اولیاء کرام و بزرگان دین اسی مذہب پر قائم رہنے کی تاکید و نصیحت فرماتے رہے ہیں۔

Marfat.com

علامہ محقق:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فرقۂ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند۔۔۔۔ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعدھم ھمہ بریں اعتقاد و بریں طریقہ بودہ اند" (اشعۃ اللمعات)

امام ربانی:

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" دینداری و پابندی شریعت طریقہ حقہ اہل سنت و جماعت پر چلنے کے ساتھ وابستہ ہے کیونکہ تمام فرقوں کے درمیان یہی جماعت ناجی ہے۔اور بزرگان اہل سنت کی پیروی و عقائد کی اتباع کے بغیر نجات محال و فلاح ناممکن ہے۔۔۔۔ اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص رائی کے دانے برابر بھی ان بزرگوں کے سیدھے طریقہ سے جدا ہو گیا ہے تو اس کی صحبت کو زہر قاتل سمجھنا چاہیئے اور اس کی مجلس کو بہت خطرناک سانپ کا زہر جاننا چاہیئے"۔ (مکتوبات ج ا صفحہ ۲۱۸، مکتوب ۲۱۳)

غوث الزمان حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے۔

"لا یفتح علی العبد الا اذا کان علی عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ ولیس للّٰہ ولی علی عقیدۃ غیرھم

یعنی کوئی بندہ ولایت سے مشرف نہیں ہوتا مگر جب کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر ہو۔ اللہ کے تمام ولی اہل سنت جماعت میں سے ہوئے ہیں اور کوئی ولی اللہ اہل سنت کے علاوہ کسی اور فرقہ سے نہیں ہوا"۔ (الابریز ص ۱۵)

Marfat.com

جاننا چاہیئے کہ کوئی فرقہ شان الوہیت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے کوئی عظمت و شان رسالت کا منکر و گستاخ ہے کوئی حدیث و سنت کا انکاری ہے کوئی صحابہ کرام اور کوئی اہل بیت پاک کا مخالف ہے کوئی اولیاء کرام وائمہ دین و مجتہدین کا مخالف ہے کوئی قرآن و حدیث اور احکام شریعہ اسلامیہ میں تحریف و ترمیم اور قطع و برید میں مشغول ہے لیکن اہل سنت و جماعت مذکورہ ہر باب میں باادب وفادار عقیدت مند اور پرخلوص و پاکیزہ عقائد کے حامل اور رسول پاک ﷺ کے مقرر و بیان کردہ طریقہ صراط مستقیم پر قائم اور اس پر چلنے اور منزل مقصود پر پہنچنے والے اماموں اور بزرگوں کے نیاز مند و پیروکار ہیں۔ اور حضور ﷺ کے روضہ پاک کی حاضری آپ کو پکارنا اور فریاد کرنا، آپ کو نور، حاضر ناظر، عالم الغیب و بعد وصال زندہ ماننا، بزرگان دین کے مزارات پر حاضری اور میلاد شریف و عرس و ختم و فاتحہ بزرگان، اہل سنت کے معمولات معتقدان میں سے ہے اور حضور غوث اعظم عبدالقادر جیلانی، داتا گنج بخش صاحب لاہوری، حضرت بایزید بسطامی، خواجہ معین الدین اجمیری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی وغیرہم (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سب مقلد و اہل سنت جماعت ہیں اور ان کے آستانوں پر صلوٰۃ و سلام، میلاد شریف، عرس و فاتحہ اور اہل سنت و جماعت کی عظمت و شوکت چہل پہل اور رونق و بہار اہل سنت و جماعت کی حقانیت کا واضح و زندہ ثبوت ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اہمیت نماز:

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

یقول اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة من عمله صلوة فان صلحت فقد افلح وانجع وان فسدت فقد خاب و خسر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، پس اگر نماز کا حساب صحیح ہوا تو بندہ کامیاب و بامراد ہوگیا اور اگر یہ حساب درست نہ نکلا اور اس میں گڑبڑ ہوئی تو بے نماز خائب وخاسر ہوگیا"۔ (مشکوٰۃ شریف)

نماز ایک نہایت اہم ومہتم بالشان اسلامی فریضہ ہے اور یہ وہ تحفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے شب معراج اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دست مبارک سے اپنے بندوں کو عطا فرمایا۔ بقائمی ہوش وحواس ہر مسلمان بادشاہ، فقیر، امیر، غریب، مسافر، مقیم، مرد، عورت، بوڑھے، جوان، تندرست، بیمار پر اس کی ادائیگی لازمی وضروری ہے اور کسی حالت اس سے پہلوتہی جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر مسلمان کفار کے مقابلہ میں مصروف جہاد ہوں محض رضائے الٰہی اور کلمۂ اسلام کی بلندی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا چکے ہوں اور عین لڑائی میں نماز کا وقت آجائے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ جہاں تک ہوسکے اہتمام وجماعت کے ساتھ نماز ادا کریں۔ اس وقت نماز سے سبکدوش ہونا اور بے نماز وقت گزارنا تو درکنار وہ یہ کہہ کر نماز کو مؤخر بھی نہیں کرسکتے کہ خطرہ کا وقت ہے اور خدا ہی کے کام میں مشغول ہیں چلو بعد میں نماز پڑھ لیں گے بلکہ حکم ہے کہ اسی وقت لشکر اسلام کے دو گروہ ہوکر یکے بعد دیگرے نماز ادا کریں اور میدان جہاد میں عملی طور پر دنیا کے سامنے اس حقیقت کا مظاہرہ کریں کہ

Marfat.com

؎ آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

اور سنیئے! عورت دردِ زِہ میں مبتلا ہے بچے کی پیدائش ہو رہی ہے اس کا سر باہر نکل چکا ہے اور ادھر نماز کا وقت فوت ہو رہا ہے تو حکم ہے کہ اس نازک وقت میں بھی مسلمان عورت فریضہ خداوندی کی عظمت کے پیش نظر ہمت کرے اور ہو سکے تو وضو کرے ورنہ تیمم کر کے بچہ کا سر کسی چیز میں رکھ کر رکوع و سجود کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے اور اس عظیم الشان فریضہ سے سبکدوش ہو۔ بچے کے تولد کے بعد حالت نفاس میں نماز کی معافی ہے۔ لیکن پورا بچہ پیدا ہونے سے قبل دوران تولد مذکورہ صورت میں اس کو نماز پڑھنا ہوگی۔ اسی طرح ایک شخص کے ہاتھ شل ہو چکے ہیں وہ لنجھا ہے یا ہاتھ کٹے ہوئے ہیں اور بوقت نماز اس کے پاس کوئی ایسا آدمی بھی نہیں جو اس کو وضو یا تیمم کرا سکے تو اسے حکم ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنا ہاتھ کلائی اور منہ زمین یا دیوار کے ساتھ مل کر خود ہی تیمم کر کے نماز پڑھے اور نماز کا وقت بے نماز ہو کر نہ گزارے۔ (منیۃ المصلّی وغیرہ)

ہاں ہاں! یہ وہی نماز ہے جس کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ نماز کفر اور اسلام کے درمیان فرق ہے (مسلم) جس کی ایک نماز فوت ہوئی گویا اس کا مال و اہل تباہ ہو گیا (ابن حبان) جو اس حالت میں خدا کی عدالت میں حاضر ہوا کہ وہ بے نماز ہے تو اللہ اس پر ناراض ہوگا (طبرانی) اسی نماز کے متعلق کہا گیا ہے کہ

؎ شیطان ز بے نمازی صد بار بہتر است
کاں سجدہ پیش آدم و ایں پیش حق نکرد

Marfat.com

یعنی بے نماز اس بات میں شیطان سے زیادہ برا ہے کہ اس ملعون نے تو آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور یہ بدنصیب بار بار فرمائے جانے کے باوجود خود رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود نہیں ہوتا اور اسی نماز کے سلسلہ میں یہ فرمایا جارہا ہے کہ بروز قیامت سب اعمال سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

؎ روز محشر کہ جانگداز بود
اولیں پرسش نماز بود

روز قیامت کی سختیوں اور شدتوں، احکم الحاکمین کی عدالت میں حاضری و حساب اور سب سے پہلے نماز کے سوال کا تصور کیجئے اور پھر ذرا اپنی غفلت و کاہلی، بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کی نماز سے بے پرواہی پر نظر کیجئے اور سوچئے کہ اس عظیم الشان عدالت میں کامیابی، عذاب و غضب الٰہی سے بچاؤ کی صورت کیا ہوگی۔ گھر باہر کی باتوں کی پوری نگہداشت کرنا، سکول و کالج اور دوکان دفتر کے کام میں کوئی فرق نہ آنے دینا، امتحان کے لئے پوری تیاری کرنا، اپنے جیسے انسان جج کی کچہری میں جانے سے خوف کھانا اور ادھر نماز جیسے مہتم بالشان فریضہ کو مسلسل نظر انداز کرتے رہنا کتنا بڑا ظلم اور جرم و گناہ ہے؟ اپنے خالق و مالک کی عدالت میں حاضری اور جوابدہی کی فکر و تیاری نہ کرنا، کس قدر غفلت و ناعاقبت اندیشی اور نفس و شیطان کا فریب و دھوکا ہے۔ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں کھڑے کھڑے مبارک پاؤں سوج جائیں ان کی امت کہلانا اور نماز سے بے پرواہ اور آزاد گھومنا پھرنا اور غافل زندگی گزارنا کس قدر افسوسناک ہے۔ آہ

Marfat.com

بے نمازو کیا غضب کرتے ہو تم
حق تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو تم

مکمل اسلام:

عن زیاد ابن نعیم الحضرمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فرضھن اللہ فی الاسلام فمن اتی بثلاث ھم یغنین عنہ شیاء حتی یاتی بھن جمیعاالصلوۃ والزکوۃ والصیام رمضان و حج البیت۔

یعنی ''حضرت زیاد ابن نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائیں، نماز روزہ حج زکوۃ۔ جس مسلمان نے ان میں سے تین ادا کیں وہ اسے کچھ نہ دیں گی جب تک پوری چاروں بجا نہ لائے''۔(الترغیب والترہیب)

معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کے لئے احکام اسلام کی پوری پابندی اور مکمل اسلام کو اپنانا ضروری ہے۔ مسلمان وہ نہیں کہ جو احکام اسلام کو اپنی خواہشات کے تابع بنائے اور جو بات نفس کے لئے آسان و پسند ہو صرف اس پر عمل کرے اور باقی احکام کو پس پشت ڈال دے بلکہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اپنی نفسانی خواہشات کو اسلام پر قربان کردے۔ اور نفس کی پسند و ناپسند سے بے نیاز ہو کر مکمل طور پر اسلام پر عمل پیرا ہو۔ مذکورہ احادیث کی روشنی میں اس حقیقت کو سمجھئے اور ذرا خیال فرمائیے کہ جب تین فرائض پر مکمل طور پر عمل کرنے کے باوجود صرف ایک فرض کے ترک سے کام نہیں بنتا تو جو شخص پنجگانہ نماز کی بجائے رسمی طور پر صرف فجر یا مغرب یا جمعہ یا جنازہ اور عیدین پر ہی اکتفا کرے اس کو کیا حاصل

Marfat.com

ہوگا اور جو چار فرائض میں سے ایک کی بجائے دو یا تین یا چاروں کا ہی تارک ہو اس کا جرم وانجام کیا ہوگا؟ خدا کی پناہ!

نماز باجماعت:

عن ابی هريرة قال' قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بيده لقد همت ان آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوة فيوء ذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف الی رجال لايشهدون الصلوة فاحرق عليهم بيوتهم ـــــــــ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ ایندھن جمع کرنے کا حکم کروں اور جب جمع ہو جائے تو نماز کے لئے اذان کا حکم دوں پھر کسی شخص کو کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز با جماعت میں حاضر نہیں ہوئے اور ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں (مشکوۃ شریف)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے گھروں میں مستورات اور بچوں کی موجودگی کے باعث عملاً ایسا اقدام نہیں فرمایا لیکن آپ کے اس ارشاد سے نماز با جماعت کی اہمیت ظاہر اور ترک جماعت کا وبال واضح ہو گیا کہ با جماعت نماز نہ پڑھنے والے ایسے مجرم اور دردناک عذاب کی زد میں ہیں کہ جس سے بچانے کے لئے حضور نے دنیا میں ان پر گھروں کو جلا دینے کے ارادہ فرمایا۔ یہ ان لوگوں کے متعلق ناراضگی کا اظہار ہے جو نماز پڑھتے ہیں لیکن جماعت کی پرواہ نہیں کرتے اور جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا حال ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

افسوس کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں وہ بھی عموماً جماعت کی اہمیت سے غافل ہیں اور دو کانوں مکانوں سے مساجد اور جماعت ہو جانے کے بعد آہستہ آہستہ آتے اور بلا جماعت نماز پڑھتے ہیں یہاں تک کہ بعض مولوی اور پیر صاحبان بھی جماعت کی پرواہ نہیں کرتے اور جلدی جلدی اپنی علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ ان حضرات پر زیادہ ضروری ہے کہ نماز با جماعت کی پابندی کریں اور لوگوں کو نماز با جماعت کی اہمیت کا احساس دلائیں۔

کاش۔ تارک جماعت حضرات اس پُر جلال ارشاد پر غور کریں۔ جماعت کی اہمیت کو سمجھیں اور رسول پاک ﷺ کی ناراضگی اور اللہ کے عذاب وغضب سے خوف کھائیں اور جہاں تک ہو سکے جماعت کو ترک نہ ہونے دیں۔ یاد رہے کہ پنجگانہ نماز فرض اور جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے اور جو عاقل بالغ مرد بلا عذر شرعی ایک بار بھی جماعت چھوڑ دے وہ گنہگار و مستحق سزا ہے اور جو کئی بار ترک کرے وہ فاسق و مردود الشہادت ہے اور اس کے لئے سخت سزا ہے۔ اور جو پڑوسی و ساتھی کسی تارک جماعت کو تنبیہ کرنے کی بجائے سکوت اختیار کرتے ہیں وہ بھی گنہگار ہوتے ہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مساجد پر ہزاروں لاکھوں روپے کا خرچ اور وضو، چٹائیوں اور امام و موذن وغیرہ ضروریات مسجد کا انتظام اسی جماعت کے اہتمام کے لئے ہے اور اس سے نماز با جماعت کی عظمت و اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے مگر آہ! کہ آج کل عموماً یہ صورت حال دیکھنے میں آ رہی ہے کہ

Marfat.com

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

دو (۲) کی جماعت:

عن ابی موسی الاشعری قال ' قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اثنان فما فوقها جماعة

یعنی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے"۔ (ابن ماجہ)

اس ارشاد پاک سے معلوم ہوا کہ اگر کم از کم دو مسلمان اکٹھے ہوں تو وہ بھی علیحدہ علیحدہ نماز کی بجائے باجماعت نماز پڑھیں اور اگر زیادہ ہوں تو ان کے لئے جماعت بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام کو جماعت کا اہتمام بہت زیادہ محبوب و مرغوب ہے۔

یاد رہے کہ دو کی جماعت کی صورت میں ایک امام اور ایک مقتدی ہوگا اور ایسی صورت میں جب کہ مقتدی اکیلا ہو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ امام کے برابر دہنی جانب کھڑا ہو اور اس کے پاؤں کا گٹا امام کے گٹے سے آگے نہ ہو اور اس صورت میں اگر کوئی اور مقتدی آ جائے تو چاہیئے کہ امام آگے بڑھ جائے اور یا وہ پہلا مقتدی پیچھے ہٹ جائے اور آنے والا اس کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ (درمختار وغیرہ)

نابینا کی جماعت:

عن عبد اللّٰه ابن ام مکتوم قال یا رسول اللّٰه ان المدینة کثیری

الهوام والسباع وانا ضرير البصر فهل تجدلی من رخصة قال هل تسمع حی علی الصلوة حی علی الفلاح' قال نعم' قال فحی هلا و هاير خص

حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں۔ کیا مجھے رخصت ہے کہ میں گھر پر نماز پڑھوں۔ حضور نے فرمایا کیا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو؟ عرض کی ہاں فرمایا پھر مسجد میں آ کر جماعت ہی کے ساتھ نماز پڑھا کرو۔ اور ان کو رخصت نہ دی (ابوداؤد)

اللہ اکبر! جب جماعت کی اہمیت وتاکید کا یہ عالم ہے کہ ایک نابینا صحابی کا عذر قبول نہیں کیا گیا تو جو اچھے بھلے بینا وآنکھ والے بے نماز وتارک جماعت ہیں ان کا کونسا عذر قابل قبول ہوگا؟

فجر وعشاء کی جماعت:

عن عثمان ابن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد العشاء فی جماعة كان له قيام نصف ليلة ومن صلے العشاء والفجر فی جماعة كان له كقيام ليلة

عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی اس کے لئے آدھی رات کا قیام ہے اور جس نے عشاء کے بعد نماز فجر بھی با جماعت ادا کی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے۔ (ترمذی شریف)

Marfat.com

سبحان اللہ۔ جب عشاء و فجر کی نماز با جماعت پڑھنے سے ساری رات سونے کے باوجود رات بھر قیام کا ثواب مل جاتا ہے تو جو اس کے ساتھ رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز بھی پڑھیں اور ذکر و اذکار میں مشغول رہیں ان کے لئے خدا کے ہاں کتنا بڑا اجر و ثواب اور انعام و اکرام ہوگا اور جو غافل و نادان لوگ ترک نماز و ترک جماعت کے باعث رات بھر کے قیام کے اس مفت کے ثواب سے بھی محروم رہیں کل قیامت کے دن ان کے لئے کتنی حسرت و پشیمانی ہوگی۔

جماعت ثانی:

عن ابی سعید الخدری قال جاء رجل و قد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا رجل یتصدق علے ھذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نماز با جماعت ادا فرمانے کے بعد ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لے تاکہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے۔ پس ایک صاحب اٹھے اور انہوں نے اس آنے والے کے ساتھ نماز پڑھی (مشکوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کبھی کسی وجہ سے جماعت سے رہ جائے اور جماعت ہو جانے کے بعد مسجد میں آئے تو کسی شخص کو اپنے ساتھ ملا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور جماعت کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو

Marfat.com

چاہیئے کہ کسی شخص کو اپنے ساتھ ملا کر با جماعت نماز پڑھے اب اگر جس کو اپنے ساتھ ملایا ہے وہ بھی جماعت سے رہ گیا ہے اور اس کی طرح بعد میں آیا ہے تو اگر وہ امامت کے زیادہ لائق ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لے ورنہ خود نماز پڑھاوے اور اگر جس کو ساتھ ملایا ہے وہ پہلے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ چکا ہے تو پھر بشرط اہلیت خود امام بنے اور اس کو مقتدی بنالے اس لئے کہ اس کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے کی نفل کیونکہ وہ پہلے فرض نماز با جماعت پڑھ چکا ہے اور فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھنے والے کی نماز ہو جاتی ہے مگر نفل والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

نوٹ: مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو امام محلہ نے اذان واقامت کے ساتھ بطریقہ مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان واقامت کے ساتھ ہیئات اولی پر جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو۔ (بہار شریعت مرقات شرح مشکوۃ)

امام کیسا ہو:

اخرج الحاکم فی مستدرکہ مرفوعا ان سرکم ان یقبل اللہ صلاتکم فلیومکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم

یعنی محدث حاکم نے مستدرک میں مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ اللہ تمہاری نماز قبول فرمائے تو بہتر و برگزیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھو کیونکہ امام تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان تمہارے نمائندہ

Marfat.com

وترجمان ہیں۔ (شامی شریف ص ۴۱۴)

اس ارشاد پاک سے معلوم ہوا کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئیے اور اس کو امام بنانا چاہئیے جو بہتر و برگزیدہ ہو۔ ورنہ نماز قبول نہیں ہوگی اور ظاہر ہے کہ جو شخص بدمذہب و بدعقیدہ اور غیر متشرع و بدکردار ہو وہ بہتر و برگزیدہ نہیں ہوسکتا لہذا مام ایسا ہونا چاہئیے جو صحیح العقیدہ سنی حنفی بریلوی اور پابند شریعت پرہیزگار و نیکوکار ہو اور اس کے عقیدہ و عمل میں کوئی خلاف اسلام و غیر شرع خرابی و فساد نہ ہو اور جس کو ایسے امام کی اقتداء نصیب ہو اس کے زہے نصیب۔

حدیث شریف میں ہے۔

من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی

یعنی جس نے متقی امام کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے اللہ کے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔ (شامی شریف جلد ا صفحہ ۴۱۴)

بلکہ فرمایا: النظر الی وجہ العالم عبادۃ من زار عالماً فکانما زارنی ومن صافح عالما فکانما صافحنی ومن جالس عالما وفکانما جالسنی ومن جالسنی فی الدنیا جلسہ اللّٰہ معی یوم القیامۃ

ترجمہ: صحیح العقیدہ متقی عالم کے چہرہ کی زیارت عبادت ہے جس نے ایسے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی جس نے اس سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا جو اس کے پاس بیٹھا گویا وہ میرے پاس بیٹھا اور جو دنیا میں میرے پاس بیٹھا اللہ اس کو قیامت کے دن بھی میرے ساتھ بٹھائے گا۔

(تفسیر روح البیان جلد ا، ص ۱۰۲)

Marfat.com

عورتوں کی نماز کا بہتر مقام:

عن ام حمید امراء ۃ ابی حمید الساعدی انها جا ء ت الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالت یا رسول اللّٰہ انی احب الصلوۃ معك قال قد علمت انك تحبین الصلوۃ معی و صلوتك فی بیتك خیر من صلوتك فی حجرتك و صلوتك فی حجرتك خیر من صلوتك فی دارك و صلوتك فی دارك خیر من صلوتك فی مسجد قومك و صلوتك فی مسجد قومك خیر من صلوتك فی مسجدی قال فامرت فبنی لها مسجد فی اقصے شیء من بیتها واظلمه وکانت تصلے فیه حتی لقیت اللّٰہ عزو جل

ترجمہ: حضرت ابوحمید کی بیوی ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے ساتھ نماز (باجماعت) پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن میری مسجد (نبوی) میں نماز پڑھنے سے تمہارا اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے اور اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اس سے بھی بہتر ہے اور برآمدے میں نماز پڑھنا اس سے بھی بہتر ہے اور تمہارا گھر کی اندر کی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اس سے بھی بہتر اور زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ حضور ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق حضرت ام حمید نے اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں نماز کی جگہ بنائی اور آخر وقت تک وہیں نماز پڑھتی رہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) (الترغیب والترھیب)

Marfat.com

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسجد میں حاضری کا ثواب اور جماعت کی پابندی صرف مردوں کے لئے ہے۔ اور اذان، تکبیر، جمعہ، خطبہ، جنازہ، عیدین و جہاد کی طرح جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بھی عورتوں پر واجب نہیں ان کے لئے زیادہ سے زیادہ ثواب اور بہتری اس میں ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ محفوظ و باپردہ، پوشیدہ اور گھر کے اندرونی حصہ میں بلا جماعت نماز پڑھیں اور اسی کو مسجد نبوی سے درجہ بدرجہ کئی گنا زیادہ بہتر و اجر و ثواب کا باعث فرمایا ہے۔

یاد رہے کہ مردوں کی مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نماز کے برابر ہے (مشکوٰۃ شریف)

لہٰذا عورتوں کا جمعہ، جماعت، عیدین اور اسی طرح جلسوں جلوسوں وغیرہ میں جانا بہتر و مناسب نہیں ہے اور نہ ہی اس میں زیادہ ثواب ہے بلکہ محرم کے بغیر حج جیسے مبارک سفر میں بھی عورت کا جانا جائز نہیں ہے۔ اس بیان سے اندازہ فرمائیے کہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک عورت کی عزت و ناموس اور پردہ و تحفظ کس قدر اہم و ضروری ہے اور عورت کا گھر سے باہر نکلنا کتنا ناپسند ہے کاش حیا سوز و بے پردہ لباس پہن کر بازاروں، سڑکوں، میلوں، نمائشوں، کلبوں، پارکوں، دفتروں، اسمبلیوں، سکولوں، کالجوں، سینماؤں، کھیلوں اور غیر مردوں کے سامنے بیاہ شادیوں میں آزادانہ گھومنے پھرنے والی ''مسلم خواتین'' اور ان کے سرپرست اس حقیقت کو سمجھیں۔

اولاد کی ذمہ داری:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوۃ

Marfat.com

وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم بالمضاجع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہاری اولاد (بیٹے بیٹیاں) سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کے لئے کہو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو اور نماز نہ پڑھیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کردو (مشکوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ مسلمان والدین کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نمازی و دیندار بنائیں ان کی صحیح اسلامی تربیت کریں۔ سات سالہ اولاد کو نماز شروع کرادیں اور دس سالہ اولاد کو مار کر نماز پڑھائیں۔ نامعلوم نماز نہ پڑھنے کا کتنا بڑا عذاب وکیسی سخت سزا ہے کہ جس سے بچانے کے لئے رحمۃ للعالمین ﷺ مسلمان ماں باپ کے لئے اپنی اولاد کو مار کر نماز پڑھانے کا حکم فرما رہے ہیں۔

مگر افسوس کہ بہت سے مسلمان کہلانے والے اولاد کو نمازی بنانا تو درکنار خود ہی نماز کے پابند نہیں ہیں ایسے لوگوں سے اپنی اولاد کو نمازی و دیندار بنانے کی کیا توقع ہوسکتی ہے؟ اور کئی لوگ ایسے ہیں کہ جو خود تو نماز پڑھ لیتے ہیں لیکن ان کی اولاد بے نماز ہے اور وہ ان کو نمازی و دیندار بنانے سے غافل و بے پرواہ ہیں۔ بہت کم ایسے مسلمان ہیں جو خود بھی نمازی و دیندار ہیں اور ان کی اولاد بھی ماشاء اللہ دیندار ونمازی ہے ورنہ بے نماز' آزاد و بیباک لوگ تو الگ رہے آج کل بکثرت نمازی وصوفی اور مولوی و پیر صاحبان کی اولاد بھی عموماً فاسق و فاجر' بے نماز' دین سے جاہل اور احکام اسلام سے غافل ہے۔ حضور ﷺ نے ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا

Marfat.com

ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه اوینصرانه اور یمجسانه

ہر بچہ فطرت (طریقہ صحیحہ) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ (جیسے ہوں اس کے مطابق) اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں (الحدیث)

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہودی کا بیٹا یہودی، انگریز کا بیٹا انگریز، سکھ کی اولاد سکھ ہو لیکن مسلمان کی اولاد صحیح مسلمان اور نمازی و پرہیزگار ہونے کی بجائے مغرب زدہ انگریز نما بے نماز اور فاسق و فاجر ہو اور خصوصاً کسی نمازی صوفی و حاجی مولوی و سید اور پیر صاحب کی اولاد ایسی ہو تو یہ افسوس کتنا زیادہ ہوگا۔

کاش تمام مسلمان اور خصوصاً وہ حضرات جو کوئی دینی مقام و امتیازی شان رکھتے ہیں اپنی اولاد کی صحیح تربیت و نگرانی فرمائیں انہیں نمازی و دیندار بنائیں اور اپنے نقش قدم پر چلا کر ہدایت کا راہ دکھائیں اور اگر وہ راہِ راست پر نہ آئیں تو ان سے قطع تعلق فرمالیں تاکہ انہیں عبرت حاصل ہو اور انکی بے راہروی میں کمی واقع ہو، اگر اولاد اپنی نافرمان ہو یا ذاتی طور پر اس سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسے مارنا، عاق کر دینا، قطع تعلق کر لینا، گھر سے باہر نکال دینا اور ان پر ناراض رہنا۔ اور اگر اولاد اللہ تعالیٰ و رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان، بے نماز و فاسق و فاجر ہو تو ان کے ساتھ بدستور روابط قائم رکھنا تعلقات میں کمی نہ کرنا اور خلاف شرع حرکات پر ان کا پوری طرح محاسبہ و مواخذہ نہ کرنا فرمان رسالت کے کتنا خلاف و نامناسب و غیر موزوں ہے۔ استغفر اللہ والعیاذ باللہ

Marfat.com

داڑھی کی تاکید واہمیت:

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکین وفروااللحی واحفوا الشوارب و کان ابن عمر اذا حج اواعتمر قبض علی الحیتہ فما فضل اخذہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں کا خلاف کرو، مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑی رکھو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج وعمرہ کے موقع پر داڑھی پر قبضہ فرماتے یعنی داڑھی کو اپنی مشت سے پکڑتے اور ایک قبضہ ومشت سے جو بال زائد ہوتے انہیں اتار دیتے۔ (بخاری شریف)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جزواالشوارب وارخوااللحی خالفو المجوس

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کترواور داڑھیاں بڑھاؤ، آتش پرست مجوسیوں کا خلاف کرو (مسلم شریف)

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قصوا سبالکم و فرواعثا نینکم وخالفو اھل الکتاب

حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کترواور داڑھیاں بڑھاؤ اور عیسائیوں، یہودیوں کا خلاف کرو۔

(طبرانی ومسند احمد)

Marfat.com

مذکورہ تینوں احادیث مبارکہ اور رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات عالیہ اپنے مفہوم و معنی میں بالکل واضح ہیں اوران کی روشنی میں یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ایک قبضہ سے کم داڑھی منڈانا' کترانا عیسائیوں' یہودیوں اور مشرکوں' مجوسیوں کا طریقہ ہے اور مسلمانوں کیلئے کفار و مشرکین کے طریقہ سے بچنا اور شریعت و سنت کے مطابق داڑھی بڑھانا نہایت اہم وضروری ہے۔

معلوم ہوا کہ مسلمان داڑھی کے معاملہ میں آزاد و خود مختار نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں بھی وہ حکم شریعت کا پابند ہے۔ مگر افسوس کہ رسول پاک ﷺ نے داڑھی کے متعلق جتنی تاکید فرمائی ہے آج کل کا مسلمان اس سے اتنا ہی غافل اور آزاد و بیباک واقع ہوا ہے۔ حضور ﷺ بار بار فرماتے ہیں عیسائیوں' یہودیوں' مشرکوں' مجوسیوں کا خلاف کرو۔ وہ داڑھیاں منڈاتے ہیں لیکن مسلمانو! تم داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ لیکن آج کل کا مسلمان انتہائی بیباکی کے ساتھ اس ارشاد گرامی و حکم ربانی کے سراسر برعکس حضور کے حکم کا کھلم کھلا خلاف اور کفار و مشرکین کے طریقہ کی پیروی کرتا ہے اور گناہوں کا ارتکاب تو گاہے گاہے ہوتا ہے خفیہ و پوشیدہ ہوتا ہے لیکن داڑھی منڈانے کا کترانے کا گناہ اعلانیہ ہوتا ہے بار بار ہوتا ہے' ہمیشہ ہوتا اور روزانہ ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں کوئی شرم کوئی جھجک اور کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا جاتا۔ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو عموماً مرتے دم تک مسلسل جاری رہتا ہے کوئی پانچ سال کوئی دس سال کوئی بیس سال اور کوئی چالیس اور کوئی پچاس سال سے اس گناہ میں مبتلا ہے اور اس نافرمانی کو مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے اور اس دیدہ دلیری اور سینہ زوری کے باوجود مسلمان اور محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام کہلاتا

Marfat.com

ہے۔آہ! اگر اس کا نام غلامی ہے تو آزادی و نافرمانی کس کا نام ہے؟

شیطان و ظالم انگریز نے داڑھی کے خلاف نفرت و حقارت اور بے عملی و نافرمانی کی ایسی فضا قائم کردی ہے کہ بعض اچھے بھلے شریف، مخلص، معقول، معزز اور حافظ و حاجی و نمازی حضرات بھی اس سلسلہ میں شیطان کے جال و انگریز کی ذہنی قید میں گرفتار ہیں اور داڑھی منڈانے کترانے کے گناہ و نافرمانی کو مسلسل اپنائے ہوئے ہیں۔آج کل کئی لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں نماز پڑھنا، حج کرنا، روزے رکھنا، تلاوت کرنا، صدقہ وزکوۃ دینا، وعظ کرنا، نعت پڑھنا، جلسہ وجلوس کا اہتمام کرنا وغیرہ سب کچھ آسان ہے لیکن رسول پاک ﷺ کے طریقہ مبارکہ کے مطابق داڑھی رکھنا بہت مشکل کام ہے داڑھی رکھنا گویا ان کے نفس کے لئے موت کا پیغام ہے جس کے تصور سے ان کا کلیجہ منہ کو آتا ہے پھر اس مسلسل جرم و گناہ کے باعث ان کا دل اتنا سخت و سیاہ ہو چکا ہے کہ جو کسی وعظ و نصیحت کا اثر قبول ہی نہیں کرتا نہ خدا سے ڈرتا ہے اور نہ اپنے پیارے رسول ﷺ سے شرم محسوس کرتا ہے۔

داڑھی رسول پاک ﷺ کی سنت دائمہ مستمرہ ہے جس پر آپ نے تمام عمر مداومت فرمائی۔ محافظت فرمائی۔ یہ آپ کا ہمیشہ کا عمل و مبارک طریقہ ہے حضرات انبیاء علیہم السلام وصحابہ کبار و اولیائے کرام، اہل بیت پاک و ائمہ علام، علماء اُمت و اولیاء ملت کا بھی ہمیشہ یہی طریقہ مبارکہ رہا ہے مگر تعجب ہے آج کل کے غافل و بے پرواہ مسلمان پر جو اس مبارک طریقہ سے منہ موڑ کر اور ان محبوبوں، پیاروں، آقاؤں کا نقش قدم چھوڑ کر دشمنان دین کفار و مشرکین کے پیچھے دوڑ رہا ہے اور ان کے خلاف فطرت و خلاف شرع طریقہ کو اپنائے ہوئے ہے۔

Marfat.com

کاش داڑھی منڈانے کترانے والے مسلمان اپنے اس غیر شرعی اور فرنگیانہ طرز عمل پر غور کریں خدا و رسول کی نافرمانی کے جرم و گناہ اور اس کے عذاب و سزا کو سمجھیں اور چند روزہ دنیا کی عیش و عشرت اور نام نہاد ترقی و فیشن زدگی سے باز آئیں۔

داڑھی منڈانا کترانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "داڑھی بڑھاؤ" کی صراحتہً خلاف ورزی و نافرمانی اور حرام و گناہ ہونے کے علاوہ اور بھی متعدد وجوہ سے شرعاً ممنوع و ناپسندیدہ ہے جن میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں یہود و نصاریٰ اور مجوس و مشرکین کے ساتھ بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ داڑھی منڈانا کترانا انہی لوگوں کا طریقہ ہے جیسا کہ احادیث کی روشنی میں اوپر بیان ہو چکا ہے اور مسلمانوں کو غیر مسلموں کافروں کے ساتھ مشابہت کرنے ان کی سی ہیئت و صورت بنانے اور ان کے مخصوص طریقہ و افعال اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لیس منا من تشبہ بغیر لا تشبھوا بالیھود و لا بالنصاریٰ

یعنی "جس نے ہمارے غیروں کے ساتھ مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں (لہٰذا مسلمانو) نہ یہودیوں کے ساتھ مشابہت کرو اور نہ عیسائیوں کے ساتھ مشابہت کرو"۔ (ترمذی و طبرانی)

نیز فرمایا:

جعل الذل والصغار علی من خالف امری و من تشبہ بقوم فھو منھم "جو میرے حکم کا خلاف کرے اس پر ذلت و خواری رکھی گئی ہے اور جو کسی (غیر) قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے"۔ (طبرانی شریف)

Marfat.com

معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا کترانا "داڑھیاں بڑھاؤ" کی خلاف ورزی کے علاوہ کفار ومشرکین سے مشابہت کے باعث بجائے خود جرم وگناہ اور رسول پاک ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ کیا کوئی بڑے سے بڑا فیشن ایبل اپ ٹو ڈیٹ اور جنٹلمین مسلمان یہ گوارا کرسکتا ہے کہ داڑھی منڈانے کترانے کے باعث وہ حضور کے گروہ سے نکل جائے اور یہود ونصاریٰ میں اس کا حشر ہو؟ اگر نہیں تو پھر ایسا کام کیوں کرتے ہو جو حضور کے ارشاد کے مطابق آپ کے گروہ سے نکلنے اور یہود ونصاری ومجوس ومشرکین کی قوم میں شامل ہونے کا باعث ہے۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
تم مسلماں ہو جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

دوسری وجہ یہ ہے کہ داڑھی منڈانا گویا زنانی صورت بنانا اور عورتوں سے مشابہت کرنا ہے۔ کیونکہ مرد وعورت کے جسم ظاہر میں داڑھی ہی مابہ امتیاز ہے۔ قدرت نے مرد کا چہرہ داڑھی سے مزین فرمایا ہے اور عورت کے چہرہ کو "فارغ البال" رکھا ہے اگر عورتوں کی طرح مرد کا چہرہ بھی "بے داڑھی" ہونا صحیح وجائز ومستحسن ہوتا تو مرد کے چہرے پر بھی داڑھی اُگا کر اسے "با داڑھی" نہ بنایا جاتا اور داڑھی منڈانے والوں کو روزمرہ کے داڑھی منڈانے کے "عذاب" میں مبتلا نہ کیا جاتا حالانکہ جس طرح دیگر اجناس وچرند پرند میں قدرت نے نر کو مادہ سے کسی نہ کسی شان سے ممتاز کیا ہے اسی طرح مردوں کو عورتوں سے داڑھی کے ساتھ ممتاز

Marfat.com

فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو بدیں الفاظ اللہ تعالیٰ کی تسبیح فرماتے ہیں۔ سبحن من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون و الذوائب یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی کے ساتھ مزین فرمایا اور عورتوں کو گیسوؤں (سر کے بالوں) سے زینت بخشی۔

(کیمیائے سعادت امام غزالی)

بہر حال داڑھی مرد و عورت کے مابین ایک اہم امتیازی حیثیت رکھتی ہے جو مردانگی کی علامت اور مرد کے لئے ایک فطرتی تحفہ ہے اور جو شخص داڑھی منڈاتا ہے وہ قدرت وفطرت کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے اپنی شان مردمی کو ضائع کرتا اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے اور یہ باتیں "داڑھیاں بڑھاؤ" کے ارشاد کی خلاف ورزی کے علاوہ بجائے خود جرم وگناہ ہیں۔ حیوان بھی اپنے نر ہونے کی علامت کو برقرار رکھتے ہیں اور اپنی اس علامت کو ضائع نہیں کرتے لیکن حیف ہے اس انسان بلکہ مسلمان پر جو داڑھی جیسی مہتم بالشان شرعی اور فطرتی شان مردمی کو روزمرہ زائل کرنا اور زنانی صورت بنا کر عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔

حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا

لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء و المتشبھات من النساء بالرجال

یعنی جو مرد عورتوں کے ساتھ اور جو عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت کریں ان پر اللہ کی لعنت ہے (بخاری ترمذی شریف)

نیز فرمایا:

لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال

جو عورتیں مردوں کے ساتھ اور جو مرد عورتوں کے ساتھ مشابہت کریں وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہیں (طبرانی واحمد)

انہیں ارشادات مبارکہ کے پیش نظر حضرات فقہائے کرام نے فرمایا کہ جس طرح عورتوں کو سر کے بال منڈانا کترانا حرام ہے اسی طرح مردوں کو داڑھی منڈانا حرام ہے کیونکہ اس میں ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ جو شرعاً حرام ہے (درمختار ورد المحتار)

معلوم ہوا کہ داڑھی منڈا کر زنانی صورت بنانا اور عورتوں سے مشابہت کرنا شرعاً حرام ولعنت خداوندی اور رسول پاک ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اے کاش مسلمان کہلانے والے نام نہاد ترقی یافتہ و فیشن پرست لوگ ان تصریحات پر غور کریں اور ایسی شدید وعیدات سے اپنا تحفظ کریں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس میں تغیر خلق اللہ یعنی اللہ کی بنائی ہوئی صورت کا بگاڑنا پایا جاتا ہے جو شرعاً حرام ہے اور یہی صورت بگاڑنا مثلہ کہلاتا ہے جس کو شریعت نے حرام فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ داڑھی منڈانے کترانے میں شرعی و فطرتی صورت کا بگاڑ و مثلہ یقیناً پایا جاتا ہے اور مسلمان کا مثلہ کرنا تو درکنار شرعاً کسی حیوان و کافر کا مثلہ کرنا بھی سخت ممنوع وحرام ہے (کمافی الحدیث) لہذا اس وجہ سے بھی خلاف شرع داڑھی کترانا منڈانا ممنوع وحرام ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی المغیرات خلق اللہ کے تحت فرماتے ہیں علت در حرمت مثلہ وخلق لحیہ و

Marfat.com

امثال آں نیز ہمی است یعنی مثلہ و داڑھی منڈانے وغیرہ کے حرام ہونے کی وجہ یہی تغیر خلق اللہ ہے (اشعۃ اللمعات)

چوتھی وجہ یہ ہے کہ داڑھی منڈانے کترانے پر جو مال خرچ کیا جاتا ہے وہ بے موقع و بلا فائدہ اور ناجائز کام میں خرچ ہونے کے باعث ضائع ہو جاتا ہے اور یہ محض حد سے بڑھنا اور فضول خرچی و اسراف ہے جو شرعاً سخت ممنوع ہے۔ مولیٰ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

ولا تسرفوا انه لا يحب المسرفين

یعنی حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں

نیز فرمایا: ان المبذرين كانوا اخوان الشطين

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا کترانا اس وجہ سے بھی ممنوع و ناجائز ہے اور اس سلسلہ میں اپنا مال ضائع کرنا شیطانی فعل اور اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا باعث ہے۔

(والعیاذ باللہ تعالیٰ)

پانچویں وجہ یہ ہے کہ داڑھی منڈانے کترانے سے معاشرہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور یہ گناہ معاشرہ کے بگاڑ و لوگوں کی گمراہی اور بے راہروی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے کیونکہ بمصداق خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے ایک تو داڑھی منڈانے والوں کی دیکھا دیکھی دوسروں کو بھی اس ناجائز و خلاف فطرت گناہ کی رغبت و جرأت ہوتی ہے دوسرا داڑھی منڈانے والوں میں عموماً بذات خود ایک ایسی بے باکی و جرأت پیدا ہو جاتی ہے جو انہیں دوسرے جرائم و گناہوں پر دلیر بنا دیتی

Marfat.com

ہے اور داڑھی والوں کی طرح انہیں شرم وحجاب محسوس نہیں ہوتا۔ چنانچہ عام طور پر داڑھی منڈانے والوں سے یہ سنا جاتا ہے کہ ہم داڑھی مونچھ منڈے ہیں ہمارا کیا ہے۔ یعنی ہم حلال وحرام جائز وناجائز جو چاہیں کریں ہماری کوئی بات نہیں گویا انہیں کھلی چھٹی ہے اور ان کے لئے سب کچھ جائز وحلال ہے اسی طرح جب ان لوگوں کو داڑھی بڑھانے کا مسئلہ بتایا جاتا ہے تو ان لوگوں کا عموماً یہ جواب ہوتا ہے کہ "جی ہم اور بہت سی برائیوں میں مبتلا ہیں ابھی ہمارے لئے داڑھی رکھنا مشکل ہے جب اور برائیاں چھوٹ جائیں گی تو داڑھی بھی رکھ لیں گے"۔ حالانکہ نہ انہیں داڑھی رکھنا ہوتا ہے اور نہ برائیاں چھوڑنا مقصود ہوتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ داڑھی منڈانا برائیوں کے ارتکاب کے لئے راستہ صاف کرنا ہے اور بزعم خویش اپنے لئے ایک وجہ جواز بنانا ہے اس کے برعکس داڑھی رکھنا گویا جرائم ومعاشرتی برائیوں سے دستبردار ہونا ہے چنانچہ عملی طور پر بھی اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ داڑھی والے حضرات عموماً معاشرتی برائیوں اور گھناؤنے جرائم سے محفوظ رہتے ہیں اور اگر کسی داڑھی والے سے کبھی کوئی جرم سرزد ہو جائے تو معاشرہ کی ترچھی نگاہ وشدید دباؤ ہی اس کی سزا و دیگر داڑھی والوں کی اصلاح وانتباہ کے لئے کافی ہوتا ہے اور لوگوں کا یہ کہنا کہ "دیکھو اس نے داڑھی رکھ کر ایسا کیا ہے" اس کیلئے ایک شدید تازیانہ کا حکم رکھتا ہے اور وہ مارے ندامت کے پانی پانی ہو جاتا ہے لیکن جہاں تک داڑھی منڈانے والوں کا تعلق ہے انہیں رائے عامہ کے اس قسم کے محاسبہ وردعمل کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا وہ نہایت آزادی وبے باکی کے ساتھ ہر قسم کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں چنانچہ ہر بری سے بری مجلس میں انہیں

Marfat.com

دیکھا جا سکتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ قتل و اغواء، زناء و شراب، موسیقی وڈانس، بلیک وسمگلنگ، غنڈہ ازم، وٹیڈی ازم اور چکلوں سینماؤں جواء خانوں اور جیلوں کا سلسلہ و کاروبار انہیں خلاف شرع داڑھی کترانے منڈانے والوں کے دم قدم سے چل رہا ہے۔ داڑھی والے بیچارے چاہے موجودہ تعلیم یافتہ وروشن دماغ حضرات کی نظر میں کتنے ہی مطعون وقصوروار سہی بہرحال یہ حقیقت ہے کہ یہ بیچارے اس ''فرنگی کھیت'' کے بیل نہیں اور ان کا دامن ان جرائم ونا پاک افعال سے عموماً پاک ہے اور اگر کوئی متشرع داڑھی والا شخص واقعی کسی ایسے فعل میں ملوث پایا جائے تو وہ شاذونادر ہونے کے باعث یقیناً کسی گنتی وشمار میں نہیں ہے اگر ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ ان حقائق پر غور کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ شریعت وسنت کے مطابق داڑھی رکھنا صرف ایک حکم شرعی ہی کی تعمیل نہیں بلکہ اصلاح معاشرہ، جرائم کے سدباب اور ملک وملت کی اصلاح کے لئے بھی ایک نہایت مفید واہم وضروری چیز ہے۔

چھٹی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ سابقاً گزرا داڑھی حضور ﷺ کی نہایت محبوب وعظیم الشان سنت ہے جس پر آپ نے تمام عمر عمل فرمایا اور کبھی ایک مرتبہ بھی اسے ترک نہیں کیا اور ہر مسلمان کے لئے آپ کی سنت پر عمل کرنا بجائے خود نہایت ضروری وباعث سعادت ہے اور ترک سنت سخت محرومی و بے نصیبی اور ناراضگی کا موجب ہے۔ چنانچہ سرکار دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

من لم یعمل بسنتی فلیس منی

جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں

من خالف سنتی فلیس منی

Marfat.com

جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرہ سے نہیں

من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی

"جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا ہے اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں"۔ (ابن ماجہ، خطیب وابن عساکر)

نیز فرمایا: **ستة لعنتهم ولعنهم الله تعالی**

یعنی "چھ شخص ایسے ہیں جن پر میں نے بھی لعنت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے بھی لعنت فرمائی اور ان چھ شخصوں میں سے ایک وہ ہے جو تارک سنت ہے"۔

(مشکوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا حضور کی خوشنودی وقرب کا باعث ہے اور آپ کی سنت سے روگردانی اور اس کا ترک ومخالفت آپ کی ناراضگی ودوری اور خدا اور رسول کی لعنت کا باعث ہے اور جب امت میں بدعات وفتنہ وفساد کا زور ہو، سنت سے بے رغبتی وروگردانی اور آزادی وبے عملی عام ہو اس وقت سنت پر عمل کی تاکید واہمیت اور بڑھ جاتی ہے اور فضیلت واجر وثواب میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں

من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهيد۔

جس نے امت میں فساد وبگاڑ کے وقت میری سنت پر عمل کیا اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (مشکوۃ شریف)

نیز فرمایا "**من احیا سنتی فقد احیانی و من احیانی کان معی فی الجنة**

(یعنی) جس نے میری سنت کو زندہ کیا (جو لوگوں کی بے رغبتی وبدعملی کی

Marfat.com

وجہ سے مر چکی تھی) تحقیق اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا''۔ (شفا شریف)

اللہ اکبر! غور فرمایئے۔ رسول پاک ﷺ نے اپنی امت کو اپنی سنت پر عمل پیرا ہونے کی طرف کن الفاظ و کس انداز میں متوجہ فرمایا ہے۔ امتی کہلانے کے باوجود جس شخص کے دل میں اب بھی بدعت سے نفرت، سنت سے محبت اور عمل کا جذبہ پیدا نہ ہو اور وہ اس پر فتن و مغرب زدہ دور میں بھی سنت پر عمل کی بجائے بدعت کا بازار گرم اور انگریز کا نشان قائم رکھے اور داڑھی شریف و حضور کی دیگر پیاری سنتوں اور نورانی طریقوں سے غافل و اتنے بڑے اجر و ثواب سے محروم رہے۔ آہ اس کی کتنی بے نصیبی ہے اور وہ کتنا سخت دل، مردہ ضمیر و بے ذوق انسان ہے

؎ مر مرا باور نمی آید زروئے اعتقاد
ایں چنیں بد کردن و دین پیمبر داشتن

ایضاً

؎ غلام مصطفیٰ ہو کر پرستار خدا ہو کر
مسلماں بندۂ اصنام کیوں ہے، ہم نہیں سمجھے

فرنگی صورت سے سرکار کی کراہت:

سیرت حلبیہ وغیرہ میں منقول ہے کہ سگ ایران پرویز لعین کی طرف سے دو مجوسی بطور سفیر سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دونوں داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سرور عالم ﷺ کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت و نفرت محسوس ہوئی اور فرمایا ''خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں

Marfat.com

اس کا حکم دیا" وہ بولے "ہمارے خسرو پرویز نے"۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "لیکن مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم دیا ہے"۔

مسلمان اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ دونوں مجوسی اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور ﷺ نے ان کی صورت دیکھنے سے نفرت فرمائی تو جو مسلمان حضور کے طریقہ واحکام کے برعکس داڑھی منڈائے اور حضور کے خلاف وانگریزوں مجوسیوں کے موافق ایسی گندی ومکروہ صورت بنائے وہ کس قدر حضور ﷺ کی کراہت وبیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اس حال پر اٹھتا ہے اگر روز قیامت حضور ﷺ نے یہ انگریز ومجوس کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے نفرت وکراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانہ کہیں نہ رہا۔ مسلمان کی پناہ' امان' نجات' رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر کرتے کراہت و نفرت فرمائیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

حشر دہاڑے ٹٹ جاوے گی آکڑ تے مغروری
جیکر پاک نبی فرمایا تو نہیں امت میری

بعض لوگ انتہائی جرأت وبیباکی کے ساتھ شریعت وسنت پاک کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور عملی طور پر سراپا مخالف اسلام ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "ہمیں حضور شفاعت فرما کر بخشوالیں گے" جہاں تک حضور ﷺ کے شفاعت فرمانے کا تعلق ہے یہ حق ہے اور اپنی جگہ بالکل صحیح ہے اور حضور ﷺ مختار ہیں کہ جس کی چاہیں شفاعت فرمائیں لیکن ایسا کہنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے

Marfat.com

کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ من ترک سنتی لم ینل شفاعتی جس نے میری سنت کو ترک کیا وہ میری شفاعت سے محروم ہے (ردالمختار، جلد ۱، ص ۷۷)

اگر حضور ﷺ نے ان لوگوں سے جنہوں نے ساری زندگی اسلام کے خلاف وانگیزی فیشن ورسم ورواج کے مطابق گزاری ہے اپنی اطاعت و پیروی اور اسلامی تعلیمات پر عمل کا مطالبہ کیا اور ان کی فرنگیانہ شکل وصورت غیر اسلامی زندگی وخلاف شرع حرکات سے نفرت و بیزاری کا اظہار فرمایا تو پھر ان کا جواب و ٹھکانا کیا ہوگا۔؟ ایسے لوگوں کو شفاعت کے متعلق یہ دعوے کرنے سے پیشتر آئینہ میں صورت اور گریبان میں منہ ڈال کر یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ حضورؐ کو کیا منہ دکھائیں گے آپ کے ساتھ ان کا کیا تعلق ہے۔ یہ حضور ﷺ کے کتنے وفادار فرمانبردار ہیں اور آپ کی شفاعت وآپؐ کے متعلق کوئی دعویٰ کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ بزرگان دین کا تو یہ طریقہ ہے کہ کامل اطاعت وعبادت کے باوجود اپنے کو ناقص خیال کرتے اور حضور ﷺ کے متعلق کوئی دعویٰ کرنے اور آپ کو منہ دکھانے سے شرم محسوس فرماتے ہیں۔ لیکن آج کل یہ طریقہ ہے کہ زمانہ حاضر کا مسلمان غلامی لندن وامریکہ کی کرتا ہے اور "تنخواہ" مکہ مدینہ سے چاہتا ہے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تومی روی بترکستان است

ایک عبرتناک واقعہ:

ایک بار سفیر ایران شاہ دہلی کے پاس آیا۔ مرزا بیدل کا صوفیانہ کلام پڑھ کر لوگ انہیں قطب سمجھتے تھے۔ بادشاہ کے دربار میں سفیر ایران آیا تو مرزا کا

Marfat.com

تعارف بھی کرایا گیا۔ داڑھی خشخشی تھی سفیر نے کہا'' آغا ریش می تراشی'' داڑھی کتراتے ہو؟ مرزا نے کہا۔ ریش می تراشم لیکن دل کسے نمی خراشم' میں داڑھی تو کتراتا ہوں لیکن کسی کا دل نہیں دکھاتا۔ سفیر نے کہا'' بلے دل رسول اللہ می خراشی'' آپ کہتے ہیں کہ میں کسی کا دل نہیں دکھاتا حالانکہ آپ حضور ﷺ کی نافرمانی وخلاف شرع فعل کے باعث حضور ﷺ کا دل دکھاتے اور آپ کو صدمہ پہنچاتے ہیں۔ مرزا بیدل نے یہ سن کر اپنی غلطی کو محسوس کیا اور سر نیچا کر لیا۔ پھر گھر گئے تو شرمندگی کے باعث تین دن تک باہر نہ آئے۔

کاش! آج کل کا آزاد فیشن ایبل مدعی اسلام اس واقعہ سے عبرت حاصل کرے اور سوچے کہ جب باپ کو بیٹے استاد کو شاگرد' افسر کو ماتحت' ملازم کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے صدمہ وناراضگی ہوتی ہے تو کیا حضور ﷺ کو امتی کہلانے والوں کی نافرمانی بے راہ روی فیشن پرستی ومغرب زدگی سے صدمہ و افسوس نہیں ہوتا ہوگا؟ کہ مسلمان کہلا کر اور میرا کلمہ پڑھ کر کس طرح اسلام کو مسخ کر رہے ہیں اور اپنی خواہشات وانگریز وشیطان کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ کاش! مسلمان کہلانے والے اس حقیقت کو سمجھیں اور اپنے نفس کی خوشنودی وغیروں کی غلامی کی بجائے اپنے پیارے آقا ﷺ کی خوشنودی وغلامی اختیار کریں اور ان خلاف شرع حرکات وبدحرکات سے توبہ کریں۔ جو حضور ﷺ کا دل دکھانے اور آپ کو صدمہ پہنچانے کا باعث ہیں کس قدر غضب وظلم اور شرم وافسوس کا باعث ہے کہ امتی اپنے نفس کی خوشنودی کے لئے اپنے اس رسول کو صدمہ پہنچائے اور ناراض کرے جس نے ہمیشہ امت کی بھلائی وخیر خواہی فرمائی ہے۔ (ﷺ)

Marfat.com

ہماری اس مختصر تقریر سے واضح ہو گیا کہ اہل اسلام کے لئے داڑھی بڑھانا نہایت اہم ضروری ہے اور داڑھی منڈانا کترانا کئی وجوہ سے ممنوع و ناجائز و حرام ہے اب ایک طرف داڑھی کی یہ اہمیت ملاحظہ فرمائیے اور دوسری طرف موجودہ مسلمانوں کی روش اور حالات حاضرہ کی رفتار دیکھئے کہ لوگ اس سلسلہ میں بالخصوص کتنے آزاد و بیباک واقع ہوئے ہیں کہ خود داڑھی رکھنا اور اس حکم شرعی کی تبلیغ واحترام کرنا تو درکنار دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے سے روکتے اور پوری شدت کے ساتھ باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور مردوں کے علاوہ عورتیں بھی اس جنگ میں برابر کی شریک ہوتی ہیں اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ اگر کوئی نوجوان اپنے دینی جذبہ کے تحت داڑھی رکھ لیتا ہے تو گھر باہر والے اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں سکول کالج دفتر کارخانہ وغیرہ میں اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسے پریشان و بددل کیا جاتا ہے حد یہ ہے کہ داڑھی والے نوجوان سے رشتہ ناطہ کرنے میں بھی عار سمجھی جاتی ہے اور اگر کسی نوجوان کی داڑھی ہو تو شادی کے موقع پر مردوں عورتوں کی طرف سے بالخصوص اسے داڑھی منڈانے پر زور دیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ دعویٰ اسلام کے ساتھ کیا جاتا ہے اس ماحول میں کوئی ایک مرد مجاہد ہوتا ہے جو داڑھی کے عمل پر قائم رہے ورنہ کئی نووارد لوگ یہ صورتحال دیکھ کر میدان چھوڑ جاتے ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہ و حضور محمد رسول اللہ ﷺ سے ڈرنے اور شرم کرنے کی بجائے ایسے واہیات و بے لگام لوگوں سے خواہ مخواہ شرمندہ و مرعوب ہو جاتے ہیں اور داڑھی منڈا کر اس عظیم حکم شرعی کو لوگوں کی خواہشات و خرافات پر قربان کر دیتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

ہمیں نہایت افسوس و دلسوزی کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ عوام و معاشرہ میں رسول پاک ﷺ کے احکام و شریعت و سنت سے اتنی شدید بیزاری و بیبا کی اور معاذ اللہ نفرت و حقارت کے باوجود علماء عام طور پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں اور انہوں نے نماز، جماعت، داڑھی، پردہ، حیاء و تقویٰ وغیرہ روزمرہ کے اہم و ضروری اور عملی مسائل کو ترک کیا ہوا ہے اور بڑے بڑے جلسوں اور لمبی لمبی تقریروں میں اصلاح معاشرہ وان مسائل کے متعلق کچھ سننے کو کان ترس جاتے ہیں اگر علماء اپنے فرائض کو پوری طرح محسوس کرتے اور دیگر مسائل و تقاریر کے علاوہ ان عملی وضروری مسائل کا بھی اپنے بیان و تقریر میں حصہ رکھتے اور مزاحیہ طریقہ کی بجائے موثر طور پر ان مسائل پر روشنی ڈالتے اور ان مسائل سے لوگوں کی غفلت و بے راہروی پر ان کی گرفت فرماتے تو معاشرہ یقیناً تباہی کا شکار نہ ہوتا۔

فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

یاد رہے کہ احکام شریعت و سنت پر عمل نہ کرنا اگرچہ جرم و گناہ ہے جس کے باعث بندہ عذاب و سزا کا مستحق ہوتا ہے لیکن جب تک وہ اپنے کو قصوروار سمجھتا اور ندامت محسوس کرتا ہے محض ترک عمل کے باعث وہ کافر نہ ہوگا لیکن جہاں تک احکام شریعت و سنت کے انکار و استہزاء و نفرت و حقارت اور گناہوں کو حلال سمجھنے کا تعلق ہے اس میں آدمی کے کافر و مرتد ہونے کا خطرہ ہے۔ العیاذ باللہ۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اسلام و شریعت کے بارے میں منہ زوری و آزادی و بے باکی سے باز آجائیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب و غضب سے ڈریں اور اس سلسلہ میں بڑی احتیاط کریں۔

Marfat.com

داڑھی کا وجوب ومقدار:

مذکورہ دلائل کی روشنی میں داڑھی کی شرعی حیثیت واہمیت واضح اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ داڑھی رسول پاک ﷺ کی سنت دائمہ مستمرہ ہے جس پر آپ کا ہمیشہ عمل رہا اور کبھی اس کا خلاف نہیں ہوا۔ اور شریعت وفقہاء کی اصطلاح میں جو ایسی سنت ہو جسے آپ نے کبھی ترک نہ کیا ہو بلکہ اس کے ترک پر انکار فرمایا جیسے داڑھی نہ رکھنے پر نفرت وکراہت کا اظہار فرمایا ہے تو ایسی سنت وجوب کا درجہ رکھتی ہے علاوہ ازیں عمر بھر عمل کے علاوہ داڑھی کے متعلق آپ کا بار بار تاکیداً امر فرمانا بھی اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ لہذا جیسے نماز عید، وتر، اور قربانی واجب ہے اسی طرح شرعاً داڑھی بھی واجب ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سنت پر عمل کی تاکید وضرورت و اہمیت کے باوجود واجب کا مرتبہ محض سنت سے زیادہ اور فرض کے قریب ہوتا ہے اس کا چھوڑنا حرام اور بار بار اس حرام کا مرتکب فاسق ومردود الشہادت کہلاتا ہے اس ضروری بات کو ذہن نشین فرمانے کے بعد اس بات کا بھی خیال رہے کہ جس طرح شرعاً داڑھی واجب وضروری ہے اسی طرح اس کی مقدار ومعیار پورا کرنا بھی ضروری ہے اور داڑھی کی طرح اس کی مقدار کی پابندی بھی ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے اور اصلی وشرعی داڑھی وہی ہے جو شرعی مقدار پر پوری اترتی ہو اور جو داڑھی اس مقررہ مقدار وشرعی حد سے کم ہے وہ فی الحقیقت اصلی وشرعی داڑھی نہیں ہے۔ اور اپنی مرضی وفیشن کے مطابق اور مقدار شرعی کے مخالف ایسی برائے نام داڑھی رکھنے اور منڈانے والے دونوں برابر کے مجرم، واجب کے تارک اور حرام

Marfat.com

کے مرتکب ہیں۔ باقی رہی داڑھی کی مقدار تو وہ ہے ایک قبضہ ٹھوڑی کے نیچے ایک مشت یعنی چار انگل۔ مٹھی بھر داڑھی کی مقدار پوری کرنا واجب ہے۔ چنانچہ داڑھی کے متعلق رسول پاک ﷺ کے جو ارشادات مبارکہ مذکور ہوئے ہیں ان میں صرف داڑھی رکھنے کا حکم نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کا امر ہے اور اس سلسلہ میں جو پہلی حدیث مذکور ہوئی اس میں حدیث کے ایک جلیل القدر راوی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق بخاری شریف کے حوالہ سے یہ گزر چکا کہ آپ ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر چار انگل سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے۔

حدیث کی روایت کے بعد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس عمل سے بیان فرما دیا کہ حدیث میں داڑھی بڑھانے کا جو حکم ہے اس کی مقدار و حد ایک مشت ہے لہٰذا جس طرح حدیث شریف سے داڑھی کا وجوب و حکم ثابت ہوا اسی طرح اس کی شرعی حد و مقدار بھی معلوم و مقرر ہو گئی۔

کتب اصول میں مذکور ہے کہ جب حدیث میں تعین نہ ہو اور صحابی اپنے فعل سے اپنی روایت کردہ حدیث کی تحدید کر دے تو اس کا یہ فعل حدیث کی اصل مراد قرار دیا جائے گا۔ یہاں بھی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داڑھی بڑھانے کے متعلق حدیث کے راوی ہیں اور انہوں نے اپنے عمل سے منشاء رسالت کو ظاہر فرما دیا جس سے یک مشت داڑھی کا وجوب و ثبوت واضح ہو گیا

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب و مسلک بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت و عمل کے مطابق ہے۔ چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب الآثار میں مروی ہے

Marfat.com

اخبرنا ابو حنیفہ عن الھیشم عن ابن عمر انہ کان یقبض علی لحیۃ ثم یقص ماتحت القبضۃ وقال محمد و بہ ناخذ وھو قول ابی حنیفہ

یعنی ''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ہیشم سے روایت فرمائی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر چار انگل سے زائد بال کاٹ دیتے تھے۔ حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ اس حدیث پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے''۔

تفسیر روح البیان میں ہے:

ولا باس باخذ الزائد علی القبضۃ من اللحیۃ لانہ علیہ السلام کان یاخذ من لحیۃ طولا و عرضا اذا زاد علی قدر القبضۃ

یعنی ''داڑھی کے ایک مشت سے زائد بال تراشنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ جب حضور ﷺ کی ریش مبارک ایک مٹھی کی مقدار سے بڑھ جاتی تھی تو آپ طول وعرض سے کچھ تراش دیتے تھے''۔ (روح البیان جلد ۱، ص ۲۲۲)

تنویر میں ہے ''حضرت عمرو ابن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کی داڑھی مبارک ایک مشت سے لمبی ہو جاتی تو آپ مٹھی سے زائد بال طول وعرض سے تراش دیتے تھے''۔

(عینی شرح بخاری)

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وحلق کردن لحیہ حرام است وروش افرنج وہنود وجوالقیاں است کہ ایشاں

Marfat.com

راقلندر یہ گویند وگذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است

یعنی داڑھی منڈانا حرام ہے اور انگریزوں، ہندوؤں اور قلندروں کا طریقہ ہے اور بقدر قبضہ یعنی ایک مشت تک داڑھی بڑھانا واجب ہے۔

(الشعۃ اللمعات جلد ا، ص ۲۲۸)

درمختار میں ہے: یحرم علی الرجال قطع لحیۃ۔

مرد کو داڑھی کترانا حرام ہے:

نیز فرمایا: اما الاخذ منہا وھی دون ذالک کما یفعلہ بعض المغاربہ ومخنثہ الرجال فلم یجہ احد واخذ کلہا فعل یہود الہند و مجوس الاعاجم

یعنی داڑھی ایک مشت سے کم رکھنا اور کترانا جیسا کہ بعض مغربی ومخنث کرتے ہیں کسی کے نزدیک بھی حلال نہیں۔ اور داڑھی بالکل منڈا دینا یہ ہند کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا طریقہ ہے (جو بدرجہ اولی ناجائز وحرام ہے)

مذکورہ احادیث وروایات اور ائمہ دین وفقہاء کرام کی تصریحات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ ایک قبضہ یعنی مشت بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اس میں کمی کرنا اور اس شرعی مقدار وحد سے کم داڑھی کترانا منڈانا ممنوع وناجائز وحرام ہے اور اس شرعی مقدار وحد پر سب کا اتفاق ہے۔ احادیث اور روایات و سوانح میں حضور ﷺ حضرات صحابہ کرام، تابعین، وائمہ مجتہدین، علماء اعلام واولیاء کرام کی نورانی داڑھیوں کی جو کیفیت مذکور ہے اس سے بھی ایک مشت داڑھی کا

Marfat.com

ثبوت ملتا ہے اور احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا داڑھی شریف کو خلال و کنگھا کرنا مذکور ہے یہ بھی داڑھی مبارک کے ایک مشت و بڑا ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ برائے نام چھوٹی چھوٹی داڑھیوں میں کنگھا و خلال کرنے کی نہ ضرورت پڑتی ہے اور نہ ایسا متصور ہوتا ہے یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خلاف حد شرع داڑھی منڈانے کترانے والے صرف داڑھی ہی کی سعادت سے محروم نہیں بلکہ داڑھی میں کنگھا و خلال کرنے کی سنت سے بھی محروم ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

الحاصل جب یہ ثابت ہو گیا کہ حد شرعی یعنی ایک قبضہ سے کم داڑھی منڈانا کترانا شریعت و سنت کے خلاف اور ممنوع و ناجائز و حرام اور ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے تو اب اس پر غور کرنا چاہیئے کہ شرعاً واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ اور اس پر اصرار و اس کا بار بار ارتکاب گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور ایسا کرنے والا فاسق کہلاتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے۔

الفسق فی اللغة الخروج وفی الشریعت الخروج عن الطاعة الله بارتکاب الکبیره الی من جملتها الا صرار علی الصغیره

یعنی فسق لغت میں خروج کو کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے اللہ کی اطاعت سے نکلنے کا نام فسق ہے اور صغیرہ گناہ پر اصرار و اس کا بار بار ارتکاب بھی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔ جب یہ طے ہو گیا تو اب اس میں کوئی شبہ نہ رہا کہ حد شرعی یعنی ایک مشت سے کم داڑھی کترانے و منڈانے والے لوگ شریعت کی اصطلاح میں فاسق کہلاتے ہیں لہٰذا اب فاسق کے متعلق بعض احکام ملاحظہ فرمائیں۔

شرعاً فاسق کی شہادت مردود و نا معتبر ہے بلکہ اگر وہ توبہ کرے تب بھی جب

Marfat.com

تک اس پر توبہ کے آثار ظاہر نہ ہوں اس کی شہادت نامقبول ہے۔ ردالمحتار میں ہے

الفاسق اذا تا ب لا تقبل شهادته مالم يحض على زمان يظهر التوبة

فاسق کی اذان مکروہ ہے اگر وہ اذان کہے تو اس کا اعادہ کیا جائے۔

(بہار شریعت بحوالہ درمختار)

کئی جگہ داڑھی منڈانے کترانے والے اذان واقامت کہتے ہیں انہیں اس سے روکنا اور اذان لوٹانا چاہیئے اور کسی پابند شریعت ومتبع سنت سے اذان واقامت کہلانا چاہیئے۔

فاسق کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جس کا لوٹانا واجب ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ درمختار)

یہ خیال رہے کہ صرف داڑھی کترانے منڈانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے والے ہی کی نماز مکروہ نہیں ہوتی بلکہ ایسے فاسق کی اپنی نماز بھی مکروہ ہوتی ہے کیونکہ مقتدی کی نماز جبھی خراب ہوتی ہے کہ امام کی نماز میں نقص ہو اور اگر امام کی نماز درست ہو تو مقتدی کی نماز میں بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ لہٰذا امام سنی بریلوی صحیح العقیدہ اور شکل وصورت وغیرہ کے لحاظ سے بھی پابند شریعت اور متبع سنت ہونا چاہیئے اور ایسے لوگوں کو اس فسق سے جلد توبہ کرنی چاہیئے تا کہ کم از کم ان کی اپنی نمازیں تو پوری طرح صحیح ودرست قرار پائیں۔

فاسق کی تعظیم واعزاز شرعاً ممنوع وناپسندیدہ ہے اور اس کی امامت بھی اسی لئے مکروہ ہے کہ اس کو امام بنانے میں اس کی تعظیم پائی جاتی ہے اور فاسق اپنی نافرمانی اور غیر شرعی حرکات کے باعث شرعاً تعظیم کے لائق نہیں۔ ردالمحتار میں ہے

اما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لايهتم لامر دينه و

Marfat.com

بان فی تقدیمه الامامة تعظیمة وقد وجب علیهم اهانته شرعًا

اور حدیث پاک میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اذا مدح الفاسق غضب الربّ تعالی واهتزاله العرش

یعنی جب فاسق کی تعریف ومدح کی جائے تو رب تعالی مدح کرنے والے پر ناراض ہوتا ہے اور فاسق کی مدح کے باعث عرش کانپ جاتا ہے۔

(مشکوۃ شریف ص ۴۱۴)

لہٰذا فاسق کی نافرمانی اور خلاف شرع حرکات کے باعث اس کے ساتھ دلی محبت اور اس کی تعظیم واعزاز سے بچنا چاہیئے۔ اس حدیث پاک سے ان علماء کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہیئے جو مساجد و دینی اجلاس ومجالس میں علماء ومشائخ کی موجودگی میں فاسق وغیر متشرع دنیا دار مالدار لوگوں کو صدارت پیش کرکے ان کی تعظیم واعزاز کرتے اور ان کی شان میں قصیدے پڑھتے ہیں اس قسم کے علماء کی یہ ایسی غلط اور ناپسندیدہ حرکت ہے کہ جس پر ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے بھی بدیں الفاظ اظہار نفریں فرمایا ہے کہ

وهذا هو الداء العضال الاكثر العلمآء والشعراء والقراء المرائين مخازمانىا ۔(المرقات)

علاوہ ازیں اس حدیث پاک کی روشنی میں یہ بھی اندازہ فرمایئے کہ جب فاسق کی تعظیم ومدح شرعاً ناپسندیدہ ورب تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے تو ظالم و کافر ومرتد کی تعظیم ومدح کتنی ناپسندیدگی وناراضگی کا موجب ہوگی۔ آہ! افسوس کتنے ہی لوگ ان مسائل سے غافل و بے پرواہ ہیں انہیں تنگ نظری اور دقیانوسیت

Marfat.com

سے تعبیر کرتے ہیں اور محض ان شرعی مسائل کے اظہار پر علماء ربانی کو ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں حالانکہ وہ اپنے نافرمان و دشمن و بے ادب کو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

یاد رہے کہ فاسق کے متعلق جو یہ شہادت اذان وامامت و تعظیم کے مسائل بیان ہوئے ہیں یہ ہر فاسق وحد شرع کے خلاف داڑھی کترانے منڈانے والے کو عام ہیں چاہے وہ مالدار و ذی اقتدار ہو سید صاحب و نام نہاد مولوی و عالم، حافظ قرآن اور صوفی و پیر ہو جو بھی اس جرم وحرام وفسق کا مرتکب ہوگا اس کو یہ حکم شامل ہوگا۔والعیاذ باللہ تعالی

مخلصانہ گزارش:

حد شرعی سے کم داڑھی کترانے منڈانے والے بھائیو! آخر تم مسلمان کہلاتے ہو اپنی اسلامی ذمہ داری کا احساس کرو۔اسلام کو صرف زبانی جمع خرچ کا ذریعہ نہ بناؤ عملی طور پر بھی اس کو اپناؤ اور اختیار فرماؤ۔اور اپنی شکل وصورت، لباس وکردار، اخلاق واعمال کو بھی اسلام اور ہادی اسلام ﷺ کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالو۔داڑھی کے متعلق شرعی مسائل وفسق وفاسق کے الفاظ واحکام سے ناراضگی محسوس نہ کرو۔انہیں معمولی وپرانی باتیں سمجھ کر ہنسی مذاق میں ٹالنے کی کوشش نہ کرو۔دیکھو محض نفسانی خواہش انگریزی فیشن بیوی کی خوشنودی غیر شرعی ماحول وبعض دیگر وجوہ دنیوی مفاد کی بناء پر داڑھی منڈانے کترانے کے باعث شریعت اسلامیہ تمہیں فاسق قرار دے رہی ہے دنیوی طور پر چاہے تم کتنے ہی مالدار

Marfat.com

واقتدار کی اعلیٰ کرسی پر فائز ہو، عزت مآب و دولت مآب کہلاتے ہو، دنیا میں تمہاری کتنی ہی عزت وشہرت ہو لیکن اپنے اس فسق ونافرمانی اور سرکشی کے باعث خدا و رسول وشریعت مطہرہ کے نزدیک تم اتنے محروم بے وقعت اور غیر ذمہ دار و نامقبول ہو کہ شرعی تمہاری شہادت اور گواہی مردود ہے۔ تم منصب امامت کے لائق نہیں ہو اذان واقامت کے قابل نہیں ہو۔ تعظیم واعزاز کے مستحق نہیں ہو۔ ان باتو ں پر ناراض نہ ہو بلکہ ٹھنڈے دل دماغ کے ساتھ ان پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم محسوس کرو۔ مسلمان ہو کر فاسق نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِیمَان۔ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔ لہٰذا ایں خلاف شرع داڑھی کترانے منڈانے اور ہر قسم کے گناہ و حرام اور فسق وفجور سے توبہ کرو اور مومن صالح، مسلمان فرمانبردار نیکوکار پرہیزگار اور متبع سنت وشریعت بنو تاکہ تمہیں دنیا وآخرت میں سرخروئی، عزت، بزرگی اور برکت حاصل ہو۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے"

مسئلہ:

چونکہ داڑھی منڈانا کترانا شرعاً حرام وگناہ ہے اس لئے اس خلاف شرع کام کے لئے اوزار وسامان بنانا اس کی خرید وفروخت کرنا حجاموں کا لوگوں کی داڑھیاں مونڈنا کترنا۔ خشخشی کرنا اور ایسی کمائی کمانا بھی حرام وگناہ ہے کیونکہ حرام وگناہ کا ذریعہ بھی حرام اور گناہ وخلاف شرع حرکات پر کسی کی امداد واعانت کرنا بھی

Marfat.com

ممنوع وناجائز ہے۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ گناہ اورزیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

مسئلہ:

جیسا کہ داڑھی کی حد شرعی ایک قبضہ ہے اسی طرح مونچھوں کی مقدار بھی مقرر ہے، بڑی بڑی مونچھیں رکھنا سخت ممنوع ہے اور مونچھوں کا بالکل صفایا کرنا اور مونڈنا بھی درست نہیں ہے۔ تحقیق یہی ہے کہ مونچھوں کا کم کرنا سنت ہے اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہو جائے۔ یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے بال نہ لٹکیں۔ (اور مونچھوں کے بالوں سے بالائی ہونٹ کی سرخی و کنارا پوشیدہ نہ ہو) در مختار وغیرہ۔ فتاوی حمادیہ میں منقول ہے کہ عن ابی حنیفۃ مقدار الشارب مقدار الحاجب یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مونچھوں کی مقدار ابرو کی مقدار کے برابر ہونی چاہیئے۔

مسئلہ:

نیچے کے ہونٹ کے دونوں طرف کے بال اکھیڑنا بدعت ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ردالمختار میں ہے۔ نتف الفنبکین بدعة وھی جانبا العنفقة وھی شعر الشفة السفلی کذا فی الغرائب"

تبلیغ وجہاد:

عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو اٰیة (الحدیث)

Marfat.com

یعنی حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری طرف سے میری امت کو تبلیغ کرو اگرچہ ایک ہی آیت و حکم شرعی ہو۔ (بخاری شریف)

عن ابی سعید الخدری عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذالك اضعف الایمان۔

یعنی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے مسلمانو) تم میں سے جو شخص کوئی برائی و خلاف شرع بات دیکھے تو چاہیئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے (اور بزور طاقت اس کو نیست و نابود کر دے) اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو چاہیئے کہ اس کو زبان سے روکے (اور اس برائی کے خلاف احتجاج کرے اور آواز اٹھائے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو چاہیئے کہ اس برائی کو دل سے ناپسند کرے۔ اس سے علیحدہ رہے اور بشرط ہمت و طاقت اس کو روکنے کا ارادہ رکھے اور یہ ایمان کا ضعیف مرتبہ ہے"۔ (مشکوۃ مع اشعۃ اللمعات)

عن عبداللّٰہ ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علی الناس راع و ھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ و ھو مسئول عن رعیتہ والمرئۃ رعیتہ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم وعبدالرجل راع علی مال سیدہ وھو مسئول عند التکلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ

Marfat.com

یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو کہ تم سب (اپنے حلقہ اثر میں) صاحب رعیت حاکم ومحافظ ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا۔ مرد اپنے اہل خانہ (بیوی و اولاد وغیرہ) پر حاکم ہے اور اسے اپنے گھر کی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی حاکم ومحافظ ہے اور اسے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی کا غلام اور نوکر اپنے آقا و مالک کے مال واسباب کا نگران ومحافظ ہے اور اسے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک صاحب رعیت حاکم ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جوابدہ ہے۔ (مشکوۃ شریف)

اشعۃ اللمعات میں اس حدیث شریف کے تحت مذکور ہے کہ بزرگان دین نے فرمایا کہ جس طرح حدیث پاک میں مختلف لوگوں کے متعلق ارشاد ہے اس طرح ہر مرد وعورت بجائے خود اپنے جسم واعضاء کا حاکم ومحافظ ہے اور ہر ایک سے اپنے جسم واعضاء کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کہ اس نے اپنے اعضاء وجسمانی قوتوں (ہاتھ، آنکھ، پاؤں، کان، ناک، زبان اور شرمگاہ) کو جائز وناجائز طور پر کس طرح اور کہاں کہاں استعمال کیا ہے اور کس طرح ان کی حفاظت ونگرانی کی ہے۔

مذکورہ تینوں ارشادات مبارکہ اور احادیث شریفہ کی روشنی میں ہر مسلمان پر اپنے علم وحیثیت طاقت واستطاعت اور علاقہ ورعیت کے لحاظ سے تبلیغ وجہاد، خلاف شرع حرکات کے سدباب، برائی وجرائم کی روک تھام، ہدایت وحفاظت اور اصلاح معاشرہ ودرستگی احوال کو لازمی وضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ حکم ایک صدر وبادشاہ سے لے کر ایک مجرد انسان ومرد فقیر تک ہر مسلمان مرد وعورت پر عائد

Marfat.com

ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ اس حکم کی جتنی زیادہ تاکید واہمیت ہے آج کل مسلمان اتنے ہی اس سے ناواقف وغافل اور آخرت کی جوابدہی سے بے خوف ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرہ واسلامی ممالک میں ذہنی آوارگی بیباکی و بے راہروی، جہالت وفحاشی، بے حیائی وحرام کاری، دن بدن عام ہے جرائم و برائیوں کا سلسلہ خوفناک وشرمناک حد تک بڑھ چکا ہے اور عملی واخلاقی لحاظ سے معاشرہ بالکل تباہی وبربادی کے قریب آ گیا ہے۔ پہلے مسلمانوں کی دینداری و پرہیزگاری، پابندی شریعت، اتباع سنت، خوف خدا ومعاشرہ کی پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ کافر بھی مسلمانوں کے جذبات واسلامی شعار کا احترام کرتے تھے اور آج یہ حالت ہے کہ خود مسلمان کہلانے والے دیندار و پرہیزگار مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ان کے جذبات سے کھیلتے اور اسلامی شعائر وتعلیمات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں اور یہ صرف اس لئے کہ معاشرہ کی گرفت ڈھیلی ہو چکی ہے۔ اسلامی تعلیم وتبلیغ ایمانی غیرت ودینی تڑپ اور مذہبی جذبہ مفقود ہو گیا ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ کئی جاہل وبیباک "برے کو برا نہ کہو اور کافر کو کافر نہ کہو" کی آواز بلند کر کے کفر وبرائی سے نفرت کا جذبہ بالکلیہ ختم کر دینے کے درپے ہیں اور نہیں جانتے کہ جب تک کفر وبرائی سے نفرت کا جذبہ نہ ہو اس وقت تک کفر وبرائی سے بچنا اور ایمان وتقویٰ کی حفاظت کرنا مشکل ہے۔

صورتحال یہ ہے کہ وطن عزیز پاکستان کے اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے کے باوجود قانونی طور پر اسلام ودینداری کے تحفظ اور بگاڑ وفساد کے سرچشموں کی تباہی کے لئے کوئی احساس وکوشش نہیں ہے اور لادینیت، مغربیت

Marfat.com

بے راہروی و بداخلاقی کو زیادہ سے زیادہ فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ والدین کا اپنی اولاد پر کوئی کنٹرول نہیں یا انہیں دینی تربیت کا کوئی خیال نہیں عام لوگ آپس میں اپنی ذمہ داریوں سے ناواقف و بے پرواہ ہیں لڑکیوں لڑکوں کے سکولوں میں جو نئی پود پروان چڑھ رہی ہے وہ مسلمان کم اور میم صاحب زیادہ ہے کئی لوگ بظاہر معاشرہ کے بگاڑ عوام کی بے راہروی اور اپنے گناہوں کا احساس کرتے اور اسلام کا وظیفہ پڑھتے نظر آتے ہیں لیکن جہاں تک معاشرہ کی اصلاح، ترک گناہ اور عملاً اسلام پر عمل پیرا ہونے کا تعلق ہے اس سے وہ بالکل کورے ہیں بعض لوگ بجائے خود تو کچھ نہ کچھ اسلام پر عمل پیرا ہیں لیکن ان کی نیکی اور تقویٰ و شرافت صرف ان کی ذات تک محدود ہے وہ لوگوں کو گمراہی کی طرف جاتے اور اسلام و شریعت کی خلاف ورزی کرتے اور گناہوں میں مستغرق ہوتے دیکھتے ہیں لیکن ٹس سے مس نہیں ہوتے اور یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ ہر ایک نے اپنی قبر میں جانا ہے ہمیں کسی کو کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے ایسے لوگوں کے دل ایمانی غیرت اسلامی درد و دینی تڑپ سے خالی نظر آتے ہیں اور تو اور ان کی بیوی بچوں اور ہمنشینوں پر بھی ان کی نیکی و تقویٰ کا کوئی اثر و جھلک نظر نہیں آتی اور بعض ایسے ظالم و بیباک ہیں کہ وہ تبلیغ دین و برائی کی روک تھام کی بجائے اپنی حیا سوز حرکات و غیر شرعی اقدامات و کاروبار سے دینی شعائر کو مٹانے اور برائی کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت کرنے میں مشغول ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

بہر حال جہاں تک اسلامی ذمہ داری اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی نیکی کی اشاعت و برائی کی روک تھام کا تعلق ہے اپنی ذات سے لے کر ایک بہت

Marfat.com

بڑی سلطنت اور ایک بادشاہ سے لے کر مرد فقیر تک درجہ بدرجہ ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے کہ وہ اپنی ذات اور اپنے گھر سے لے کر اپنی پوری سلطنت ومملکت میں دین کی تبلیغ، نیکی کی اشاعت، برائیوں کی روک تھام اور جرائم کا سدباب کرے اور اپنے زیر اثر علاقہ وملک اور رعیت کی دینی طور پر تربیت کرے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسلامی احکام جاری کرے اور اپنے زیر اثر لوگوں کو برائی وگناہ سے پوری طرح روکے جس شخص نے اپنے اس فریضہ سے غفلت وکوتاہی کی وہ عند اللہ مجرم وجوابدہ ہوگا۔ مسلمان کی شان برائیوں کا ارتکاب اوران سے مصالحت کرنا نہیں بلکہ برائی کے خلاف جہاد ونیکی کی اشاعت کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے برائی سے صرف دلی نفرت وکراہت کو ایمان کا آخری وضعیف درجہ بیان فرمایا ہے اور کسی دوسرے کی برائی نفرت وکراہت کالازمی نتیجہ یہ ہے کہ کم ازکم آدمی خود برائی کے ارتکاب سے بچے اور برائی کے کاروبار میں شریک ومعاون نہ ہو۔ تاکہ برائی سے اس کی دلی نفرت وکراہت کا مظاہرہ ہو۔ جولوگ اس کے برعکس برائی سے نفرت وکراہت کی بجائے بذات خود برائی کی تحسین وحوصلہ افزائی کرتے، برائی کے کاروبار میں شریک ومددگار ہوتے، اور خلاف شرع رسوم وانگریزی فیشن ونفس کی اتباع میں برائی کو نیکی پر ترجیح دے کر کھلم کھلا برائی کو فروغ دیتے ہیں اور اس بات پر اکڑتے اور اصرار کرتے ہیں ان نام نہاد مسلمانوں کو سوچنا چاہئے کہ اس صورتحال میں ان کے پاس ایمان کا کونسا درجہ باقی رہ گیا ہے؟ اور اللہ تعالی ورسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں ان کا کیا عذر ہوگا؟ ......اے کاش! مدعیان اسلام اس بات پر غور کریں اور اس حقیقت کو سمجھیں۔

Marfat.com

انگریزی بال:

موجودہ دور کا مسلمان فرنگی تہذیب وانگریزی فیشن کا اتنا دلدادہ ہے کہ اس کی حجامت وسر کے بال بھی انگریزی قسم کے ہوتے ہیں اوران کا نام ہی انگریزی بال وانگریزی حجامت رکھا گیا ہے اورلفظ انگریزی ہی سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ حجامت واس قسم کے بال شرعی واسلامی اور سنت کے مطابق نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اس کے سراسر برعکس ہیں مگر افسوس کہ اس کھلی ہوئی حقیقت کے باوجود عام مسلمان کہلانے والوں کی حجامت وبال انگریزی ہوتے ہیں اورنوجوان تو نوجوان بوڑھے بوڑھے آدمی اپنے بال انگریزی بنواتے ہیں اور عورتیں اپنے بچوں کی حجامت بنواتے وقت حجام سے کہتی اور کہلواتی ہیں کہ اس کے انگریزی بال بنانا۔ بعض مولویوں اور پیروں کے لڑکے بھی اسی رنگ میں نظر آتے ہیں حالانکہ ایک کامل وسچا مسلمان صرف زبان سے کلمہ پڑھتے وقت ہی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ حجامت بنواتے وقت بھی مسلمان ہوتا ہے اوراس وقت بھی اپنے آقا ومولی ﷺ کا حلیہ شریفہ ونقشہ مبارکہ اور ہدایت وتعلیم پیش نظر رکھتا ہے۔

کاش! ان انگریزی حجامت بنوانے والے حضرات کو معلوم ہوتا کہ جن کا یہ لوگ کلمہ پڑھتے ہیں انہوں نے انگریزوں' عیسائیوں اور غیروں کے ساتھ مشابہت کرنے اوران جیسی وضع قطع بنانے سے منع فرمایا ہے۔ ایک لڑکے کو حضور ﷺ نے دیکھا کہ اس کے انگریزی نما بال ہیں سر کے بعض حصہ کے بال مونڈے ہوئے ہیں اور بعض حصہ کے چھوڑے ہوئے ہیں' یعنی مونڈے ہوئے نہیں ہیں۔ اس قسم کے بال دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

اخلقوا کلہ او اترکوا کلہ

یعنی یا تو سارے سر کے بال منڈوا دو یا سارے سر کے بال رہنے دو

(مشکوۃ شریف، صفحہ ۳۰۸)

اور عملی طور پر اس کا نمونہ اور بال رکھنے اور حجامت بنانے کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پیش فرمایا کہ بعض دفعہ سر مبارک منڈا دیا اور اکثر پورے بال شریف رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کبھی نصف کان تک ہوتے تھے کبھی کان کی لو تک اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک سے چھو جاتے اور بس۔ لہٰذا مرد کو اس سے زیادہ لمبے بال رکھنا جیسا کہ بعض سائیں ملنگ اور صوفی کہلانے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو ان کے سینہ پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں اور جوڑے بنا لیتے ہیں یہ خلاف شریعت و سنت اور عورتوں اور سکھوں سے مشابہت کے باعث ناجائز ہے اور اسی طرح انگریزی بالوں کی صورت میں سر پر گھار رکھنا اور ارد گرد سے کترانا منڈوانا بھی شریعت و سنت کے خلاف اور نصاریٰ کی تقلید و ناجائز ہے صحیح اسلامی طریقہ وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جس پر عمل کر کے دکھایا اور اسی پر علماء ربانی بزرگان اسلام و دیندار مسلمانوں کا عمل ہے۔

ٹیڑھی مانگ:

انگریزی بالوں کے ساتھ لڑکوں، لڑکیوں میں ٹیڑھی مانگ کا رواج بھی دن بدن ترقی پذیر ہے اسی طرح بعض لوگ اپنے بال بالکل سیدھے رکھتے ہیں اور مانگ نہیں نکالتے۔ حالانکہ یہ دونوں طریقے محض شوقینی و فیشن کا نتیجہ اور پیارے

Marfat.com

مصطفےٰ ﷺ کے طریقہ مبارکہ کے خلاف ہیں۔ حضور ﷺ کا طریقہ وسنت پاک یہ ہے کہ سر کے بیچ میں سیدھی مانگ نکالی جائے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے کاش مسلمان کہلانے والے اس طریقۂ مصطفوی کو اپنا شعار بنائیں اور انگریزی فیشن ونفس کی پیروی سے باز آئیں اور اپنی اولاد کو بیوی کو شوہر کو اس کی تلقین کریں۔

پتہ نہیں لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی تہذیب و معاشرت اور اپنے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ واسوہ حسنہ اور مبارک اداؤں کو چھوڑ کر دشمن اسلام ظالم انگریز کی ٹیڑھی باتوں اور غلط راستہ کو اختیار کر رہے ہیں معلوم نہیں ان مسلمانوں۔۔۔۔۔۔۔کو اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ کے مقدس سراپا کی بجائے انگریز کی نقالی وفیشن پرستی کیوں بھلی و پیاری معلوم ہوتی ہے مرد کے انگریزی بال عورت کی دو چوٹیاں۔ اس کی بھی ٹیڑھی مانگ اس کی بھی ٹیڑھی مانگ اس کی داڑھی صفا اس کا پردہ غائب۔ اس کے گلے میں ٹائی اس کے منہ پر پوڈر و سرخی‘ اس کی ٹانگوں میں پتلون‘ وہ حیا سوز باریک کپڑوں اور ٹیڈی لباس میں ملبوس انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اے میرے مولیٰ ان کو ہدایت کر‘ شرم وحیا اور ایمانی غیرت عطا فرما یہ کدھر جا رہے ہیں۔

سیاہ خضاب:

بعض عورتیں سر پر اور بعض مرد سر اور سفید داڑھی پر سیاہ خضاب استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے

Marfat.com

رسالہ مبارکہ "حك العیب فی حرمة تسوید الشیب" میں سولہ احادیث واقوال آئمہ سے اس کی ممانعت ثابت فرمائی ہے۔ البتہ بالوں کی سفیدی کو سرخی وزردی سے بدل سکتے ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند کیا ہے۔

زیورو برتن:

سونے یا چاندی کے برتن میں کھانا پینا، ان کی پیالیوں سے تیل لگانا، ان کے عطردان سے عطر لگانا، ان کی انگیٹھی سے بخور کرنا، ان کے چمچے سے کھانا، ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، ان کے آئینہ میں منہ دیکھنا، ان کی قلم دوات سے لکھنا، ان کے لوٹے یا طشت سے وضو کرنا، انکی کرسی پر بیٹھنا، مرد و عورت دونوں کے لئے یہ سب باتیں ممنوع ہیں۔ اسی طرح مرد و عورت کے لئے سونے چاندی کی گھڑی ہاتھ میں باندھنا بلکہ اس میں وقت دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ الغرض عورتوں کو بھی سونے چاندی کے زیور کی اجازت کے علاوہ کسی دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال ناجائز ہے۔ (کذافی کتب الفقہ والاحادیث)

مردوں کے لئے چاندی کی ایک انگوٹھی کے سوا چاندی سونے کے زیور وغیرہ کا استعمال حرام ہے اور ریشم پہننا بھی سخت ممنوع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

احل الذهب والحریر للاناث من امتی و حرم علی ذکورها

یعنی سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں پر حرام کئے گئے ہیں۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۷۵)

لہٰذا مردوں کو چاہئیے کہ وہ سونا و ریشم کی چیزوں کو ہرگز استعمال نہ کریں اور

Marfat.com

عورتوں کو اگر جائز طور پر حلال کمائی سے سونا و ریشم میسر ہو تو وہ پہن کر غیر مردوں کے سامنے نمائش نہ کریں۔

مرد کے لئے جو چاندی کی ایک انگوٹھی کی اجازت ہے اس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ صرف ایک نگینہ کی ہو اور ساڑھے چار ماشے سے کم ہو۔ (ردالمحتار) مرد کے لئے چاندی کی ایک انگوٹھی، اور عورت کے لئے سونے چاندی کے زیور کے سوا لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہ دھاتوں کی انگوٹھی وزیور مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ فرمایا کیا بات ہے؟ تم سے بُت کی بو آتی ہے۔ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ فرمایا کیا بات ہے تم پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے اسے بھی اتار دیا اور عرض کی یارسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بناؤں فرمایا چاندی کی اور اس کو ایک مثقال (ساڑھے چار ماشے) پورا نہ کرنا۔

(مشکوۃ شریف وردالمحتار)

جو حضرات ایک سے زیادہ چاندی کی انگوٹھیاں پہنے ہوئے ہوں یا ایک سے زیادہ نگینوں والی انگوٹھی ان کے ہاتھ میں ہو اسی طرح جو مرد و عورت لوہے پیتل وغیرہ کی انگوٹھی چھلا چوڑیاں کانٹے پہنتے ہیں انہیں چاہئے کہ ان ہدایات کے پیش نظر فوراً اتار دیں۔ یاد رہے کہ چونکہ مردوں کو صرف چاندی کی انگوٹھی کی اجازت ہے اس لئے انہیں چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کیونکہ یہ انگوٹھی نہیں عورتیں چاندی کے چھلّے بھی پہن سکتی ہیں۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

چین وزنجیر:

جیسا کہ لوہے پیتل وغیرہ دھاتوں کی انگوٹھی وغیرہ ممنوع وناجائز ہے اسی طرح گھڑی کی لوہے پیتل وغیرہ دھاتوں کی زنجیر وچین بھی ناجائز ہے جس کا عام طور پر آج کل رواج ہے اور بعض مولوی وپیر صاحبان بھی اس کے مرتکب ہیں۔ حالانکہ انہیں اس سلسلہ میں زیادہ احتیاط چاہئیے تاکہ انہیں دیکھ کر عوام بھی اس ناجائز فعل کا ارتکاب نہ کریں۔ ردالمحتار میں ہے ''سونے چاندی کی زنجیر گھڑی میں لگا کر اس کو گلے میں پہننا یا کاج میں لٹکانا یا کلائی پر باندھنا منع ہے''۔ صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس پر فرماتے ہیں:

بلکہ دوسری دھات مثلاً تانبے پیتل لوہے وغیرہ کی چینوں کا بھی یہی ہے' کیونکہ ان دھاتوں کا بھی پہننا ناجائز ہے اور اگر ان چیزوں کو لٹکایا نہیں اور نہ کلائی پر باندھا بلکہ جیب میں پڑی رہتی ہیں تو ناجائز نہیں کہ ان کے پہننے سے ممانعت ہے جیب میں رکھنا منع نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ شانزدہم، ص ۵۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا'' تانبے پیتل کا خلال گلے میں لٹکانا ناجائز ہے کیونکہ یہ تعلیق کے حکم میں ہے۔ ویسے جائز ہے اور سونے چاندی کا حرام ہے بلکہ عورتوں کو بھی ایسے ہی سونے چاندی کے ظروف میں کھانا ناجائز ہے اور گھڑی کی چین بھی عام ازیں کہ چاندی کی ہو یا پیتل کی ہاں ڈورا باندھ سکتا ہے۔'' (الملفوظ، حصہ سوم ص ۱۷)

مسئلہ:

تانبے پیتل کے تعویذ بھی مرد وعورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی کے

Marfat.com

مرد کو حرام عورت کو جائز۔ (الملفوظ، حصہ سوم، ص ۴)

انگوٹھی پہننے کا طریقہ:

مرد کے لئے مسنون وافضل طریقہ یہ ہے کہ اگر چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنا چاہے تو بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (چھنگلیاں) میں پہنے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے۔ (مشکوۃ شریف مع المرقاۃ)

بعض حضرات اس سے عدم التفات و بے توجہی فرماتے ہیں انہیں چاہیئے کہ اس کی احتیاط کریں۔

مسئلہ:

لوہے پیتل وغیرہ کی انگوٹھی اور چوڑیاں وغیرہ جن کا پہننا مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے ان کا بنانا اور بیچنا بھی ممنوع ہے کہ یہ ناجائز کام پر اعانت ہے۔ (عالمگیری وردالمختار) واللہ ورسولہ اعلم

لباس:

آج کل مسلمان جس طرح عموماً اور باتوں میں آزاد واقع ہوئے ہیں اسی طرح لباس کے سلسلہ میں بھی پوری آزادی ولاپرواہی اور بے اعتدالی دیکھنے میں آرہی ہے حتیٰ کہ معاملہ "ٹیڈی لباس" تک آپہنچا ہے اور ابھی معلوم نہیں یہ سلسلہ کہاں تک پہنچے گا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ مولیٰ تعالیٰ قوم کے حال پر رحم فرمائے اور انگریزی فیشن وغیر شرعی طریقوں کی بجائے ہر معاملہ میں اتباع شریعت و پیروی سنت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے جیسے شریعت مطہرہ نے دیگر باتوں میں مسلمان کی راہنمائی فرمائی ہے اور اس کی حدود مقرر فرمادی ہیں ایسے ہی لباس کے معاملہ میں بھی مسلمانوں کو پوری پوری ہدایات فرمائی ہیں اور حضرات محدثین نے کتب حدیث میں "کتاب اللباس" کے تحت بالا ہتمام حضور سرور عالم ﷺ کے لباس شریف واس سلسلہ میں آپ کے فرمودات کو جمع فرمادیا ہے اور کتب فقہ میں اس کی تفاصیل مذکور ہیں جن میں سے بعض اہم ہدایات یہ ہیں۔

لباس کے معاملہ میں بھی اسراف وتکبر کا مظاہرہ نہ ہو۔ مرد سونا اور ریشم نہ پہنیں۔ اتنے باریک کپڑے نہ پہنے جائیں جن سے بدن کی رنگت جھلکے۔ اور خصوصاً ستر عورت نہ ہو سکے۔ ایسا تنگ اور چست لباس نہ پہنا جائے جس سے اعضاء متشکل معلوم ہوں اور عضو کی پوری ہیئت نظر آتی ہو۔ مرد عورتوں والا اور عورتیں مردوں والا لباس استعمال نہ کریں۔ مردوں کا تہبند و پاجامہ ٹخنوں سے اونچا ہو۔ اور عورتوں کے پاجامے ڈھیلے ڈھالے اور نیچے ہوں کہ ٹخنے پوشیدہ ہوں اور پاؤں کا زیادہ حصہ چھپ جائے۔ لباس میں بھی غیر مسلموں کافروں اور فاسقوں فاجروں سے مشابہت نہ ہو۔

حضرات بزرگان دین وسلف صالحین لباس کے معاملہ میں بھی سرور عالم ﷺ کی نورانی اداؤں کو ملحوظ رکھتے تھے اور اس بات پر ان کا پورا پورا عمل تھا کہ

در ہمہ اقوال و افعال اے فتیٰ
قبلۂ خود ساز خلق مصطفےٰ ﷺ

مگر افسوس کہ آج یہ بات بہت کم پائی جاتی ہے معمولات مصطفوی کی بجائے عموماً

Marfat.com

لوگوں نے غیروں کے طریقوں اور فیشنوں کو اپنایا ہوا ہے اور جسے دیکھو خواہش نفس آزادی طبع اور ماحول سے متاثر نظر آتا ہے بعض دینی ''راہنماؤں'' اور ان کی ''اولاد شریف'' پر بھی دینی سادگی' ادائے مصطفوی اور طریقہ سلف صالحین کی بجائے موجودہ ماحول و فیشن کا کچھ نہ کچھ رنگ دیکھنے میں آتا ہے ان لوگوں نے بعض شرعی اصطلاحات و رخصتوں سے غلط فائدہ اٹھایا ہے اور ان کو دیکھ کر عوام اور زیادہ آزاد ہو گئے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی

ہندو' سکھ' عیسائی انگریز وغیرہ قومیں عام طور پر اپنی تہذیب و معاشرت' وضع قطع اور لباس کو اپنائے ہوئے ہیں مگر ہماری قوم کی اکثریت غیروں کی نقالی کرتی ہے اور اپنی تہذیب و لباس اور وضع قطع کو حقارت و نفرت سے دیکھتی ہے۔ حالانکہ محبت و غلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے فرمودات و معمولات سب سے بڑھ کر محبوب و پسندیدہ ہوں اور ہم جس جگہ جائیں ہماری مخصوص قومی و اسلامی روایات کا مظاہرہ ہو۔ اے کاش! اس طرف قوم کی توجہ ہو اور وہ اس حقیقت کو سمجھ لے کہ

اپنی ملت کا قیاس اقوام مغرب پہ نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی (ﷺ)

لباس کے متعلق چند ضروری گزارشات کے بعد اب ہم مختصراً کیفیت لباس کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں۔

عمامہ شریف:

ہمارے اسلامی و قومی لباس میں عمامہ (پگڑی) کا مقام بہت اہم ہے اور

Marfat.com

رسول پاک ﷺ نے اس کی تعریف فرما کر اس کی طرف بہت ترغیب دلائی ہے۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔ فرمایا "عمامہ باندھنا اختیار کرو یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کا شملہ پیٹھ کے پیچھے لٹکاؤ" (بیہقی عن عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ عمامہ کا ہر بل جو مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

(کنز العمال عن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعو عزهم

عمامے عرب کے تاج ہیں جب انہوں نے عمامہ چھوڑا اپنی عزت اُتار دیں گے۔ (مسند الفردوس عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

العمائم تیجان المسلمین۔ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

(ابن عدی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں جب انہوں نے عمامے اتارے اپنی عزت اتار دیں گے (دیلمی عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔ (دیلمی عن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عمامہ باندھو کہ عمامہ اسلام کا نشان ہے اور مسلمانوں مشرکوں کے درمیان فارق ہے۔ (دیلمی عن عبدالاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بیشک اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا

(ابو عبداللہ عن خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

عمامے باندھ کر اگلی امتوں (یہود و نصاریٰ) کی مخالفت کرو کیونکہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔ (بیہقی عن خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ والوں پر درود بھیجتے ہیں (طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عمامے عرب کا تاج ہیں تو عمامے باندھو تمہارا حلم بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے اور جب اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے او کمال قال (ہرمزی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔

(ابن عساکر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

(دیلمی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم، ازافادات اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عمامہ شریف کے متعلق بکثرت احادیث مبارکہ میں سے صرف چند احادیث پیش کی گئی ہیں دیکھئے رسول پاک ﷺ کے ارشادات میں عمامہ کی کس قدر فضیلت، اہمیت، عظمت اور برکت ہے لیکن آج کل عمامہ بھی آثار قدیمہ کی مثل ایک چیز بن کر رہ گیا ہے جو بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ عام لوگ خصوصاً نوجوان طبقہ عموماً ننگے سر نظر آتا ہے سکولوں اور کالجوں میں جو پود پروان چڑھ رہی ہے ان

Marfat.com

کے لئے تو سر چھپانا شاید معیوب وخلاف تہذیب شمار ہوتا ہے عمامہ تو رہا الگ ان کے لئے تو ٹوپی سر پر رکھنا بھی دشوار ہے حالانکہ ننگے سر رہنا یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ اسلامی تہذیب ووقار کے خلاف اور عامیانہ لوگوں کا طریقہ ہے۔ بعض جہلاء برخود غلط قسم کے لوگ عمامہ شریف کے متعلق اتنی اہمیت وفصاحت کے باوجود قصداً ننگے سر نماز پڑھتے بلکہ اِس پر تکرار کرتے اور دوسروں کو بھی ننگے سر نماز پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بعض حضرات نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور مساجد میں رکھی ہوئی نہایت معمولی قسم کی ٹوپی پہن کر ایک ''کارٹون'' قسم کی بدزیب حالت میں نماز پڑھ کر اسی وقت ٹوپی کو پھینک دیتے ہیں حالانکہ نماز بالخصوص بہت پُروقار احسن ہیئت میں ادا کرنی چاہیئے۔ ابھی کچھ بہت زیادہ عرصہ نہیں گزرا جبکہ ہمارے بزرگ ننگے سر اشخاص کو محلوں اور گلیوں میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے اور ننگے سر نوجوانوں کو بہت سرزنش فرماتے تھے مگر آہ! آج اس ''برہنہ سری'' کو تہذیبوں کی علامت سمجھا جاتا ہے اور بڑے بڑے معزز' رؤسا' لیڈر' حکمران اور تعلیمیافتہ حضرات ننگے سر گھومتے پھرتے ہیں بلکہ اسی طرح عام مجالس ومذہبی جلسوں میں تشریف لاتے۔ صدارتیں کرتے اور دھواں دھار مذہبی تقاریر فرماتے ہیں اور ''خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے'' کے مصداق مردوں میں اس ''برہنہ سری'' کی وبا کا اثر اب عورتوں میں بھی پہنچ گیا ہے اور وہ بھی اب بالکل برہنہ سر یا باریک قسم کے پردہ در کپڑوں دوپٹوں میں گھومتی پھرتی ہیں۔

؎ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں!
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

Marfat.com

جہاں تک حضرات علماء کرام و بالخصوص نئے نئے نوجوان فارغ التحصیل حضرات کا تعلق ہے وہ بھی عموماً عمامہ کی بجائے ''ٹوپی پوش'' ہی نظر آئیں گے عمامہ کی تبلیغ کرنا تو درکنار بکثرت حضرات بذات خود ان احادیث مبارکہ پر عمل اور عمامہ شریف کی برکات سے محروم و غافل ہیں بعض اچھے بھلے حضرات بھی عمامہ کو اپنے لئے ایک بوجھ و شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور مختلف ٹوپیوں میں ملبوس رہتے ہیں کئی حضرات ''عمامہ باندھنے کا طریقہ نہیں آتا'' کا بہانہ کر دیتے ہیں حالانکہ آدمی جو بھی کام کرے پہلے کچھ تکلف محسوس ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ اس میں ماہر ہو جاتا ہے اگر وہ صدق دل و صحیح نیت سے کام کو ہاتھ ہی نہ لگائے اور دور سے ہی کہتا رہے کہ مجھے طریقہ نہیں آتا مجھے طریقہ نہیں آتا تو اس طرح تو کوئی کام بھی سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ ذوق و شوق اور عزم و ارادہ ہو تو بڑے بڑے امور طے پا جاتے ہیں اگر حدیث پاک پر عمل کرنا اور سنت پاک کو اپنانا مقصود ہو تو عمامہ باندھنا کونسا دشوار کام ہے۔

بعض ایسے حضرات بھی ہیں جو پہلے عمامہ باندھتے تھے لیکن اب انہوں نے عمامہ ترک فرما کر ٹوپی کو اپنا لیا ہے بعض علماء عمامہ تو باندھتے ہیں لیکن بعض تھانیدار و افسران کی طرح کلہ و طرہ دار بڑا پر تکلف و ٹھاٹھ کے ساتھ۔ حالانکہ جن حضرات نے سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، حضرت امیر ملت محدث علی پوری، مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب، حضرت صدر الشریعۃ صاحب بہار شریعت، حضرت فقیہ اعظم محدث کوٹلوی، حضرت محدث اعظم پاکستان لائلپوری جیسے اکابر علماء و بزرگان دین کی زیارت فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ ان حضرات کے مبارک عماموں میں سادگی و تواضع کی ایک دلکش روحانی و اسلامی شان تھی۔ الغرض جب

Marfat.com

آج کل حضرات علماء کے یہ مشاغل وطرز عمل ہے تو دوسروں کا کیا کہنا' ایک زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ داڑھی و پگڑی کی عزت وشرم ہے مگر اس زمانہ میں الا ماشاء اللہ! داڑھی بھی ختم اور پگڑی بھی غائب اور عزت وشرم کا جو حال ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

مسائل عمامہ:

جیسا کہ پہلے مذکور ہوا عمامہ رسول پاک ﷺ کا فرمان' فرشتوں کا شعار' اسلام کا نشان اور مسلمان کا تاج ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ایسی عظیم و مہتم بالشان چیز کو اختیار کریں اور اس سلسلہ میں غفلت وکوتاہی' ماحول وفیشن کا خیال اور بے بنیاد عذر و حیلے و بہانے چھوڑ دیں اور جمعہ وعیدین و اوقات نماز و اپنی مجالس وتقاریب میں بالخصوص عمامہ باندھیں اور اسلامی شان شوکت کا مظاہرہ کریں۔

مسئلہ:

عمامہ باندھ کر نماز و جمعہ ادا کرنا بہت بڑی فضیلت واجر عظیم کا باعث ہے لیکن اگر عمامہ کے بغیر نماز پڑھی گئی یا کسی امام نے بغیر عمامہ نماز پڑھا دی تو نماز میں کوئی نقصان واقع نہیں ہوگا۔ اگرچہ عمامہ شریف کی شان وفضیلت وثواب سے محرومی رہے گی۔

مسئلہ:

گاندھی ٹوپی' انگریزی ہیٹ وغیرہ کافروں مشرکوں کی مخصوص ٹوپی ولباس پہننا مسلمان کے لئے جائز نہیں البتہ مسلمانوں میں جو ٹوپی مستعمل ومروج ہو (اور اس میں کوئی اور شرعی نقص نہ ہو) اس کو پہن سکتا ہے لیکن عظمت وشان فضیلت اور

Marfat.com

ثواب عمامہ باندھنے میں ہے لہذا جہاں تک ہو سکے اسے ترک نہ کرے۔

مسئلہ:

عمامہ ٹوپی پر باندھنا افضل ہے جیسا کہ احادیث میں گزرا لیکن ریشم اور زری کی ٹوپی اگرچہ عمامہ کے نیچے ہونا جائز ہے اسی طرح سنہری کلا جو افغانی سرحدی اور پنجابی عمامہ کے نیچے پہنتے ہیں اور وہ مغرق ہوتی ہے اور اس کا کام (تلہ) چار انگل سے زیادہ ہوتا ہے تو نا جائز ہے ہاں اگر چار انگل یا اس سے کم ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ:

عمامہ باندھے تو اس کا شملہ پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے۔ شملہ کتنا ہونا چاہیئے اس میں اختلاف ہے۔ زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے یہ سنت کے خلاف ہے اور بعض شملہ کو اوپر لا کر عملہ میں گھرس دیتے ہیں یہ بھی نہ چاہیئے خصوصاً حالت نماز میں ایسا ہوا تو نماز مکروہ ہوگی۔

مسئلہ:

عمامہ کو جب پھر سے باندھنا ہو تو اسے ایک دم اتار کر زمین پر نہ پھینک دے بلکہ جس طرح باندھا ہے اسی طرح پیچ در پیچ اتارا جائے۔

مسئلہ:

حضور اقدس ﷺ کا چھوٹے سائز کا عمامہ شریف سات ہاتھ کا اور

Marfat.com

بڑے سائز کا بارہ ہاتھ کا تھا بس اسی سنت کے مطابق عمامہ رکھے اتنی مقدار سے چھوٹا بڑا نہ رکھے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:

سنت یہ ہے کہ عمامہ سفید رنگ کا ہو اور اس میں کسی دوسرے رنگ کی آمیزش نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ کا عمامہ شریف اکثر اوقات سفید رنگ کا ہوتا تھا ویسے بھی آپ سفید لباس کو بہت پسند فرماتے تھے چنانچہ آپ کا ایک ارشاد ہے کہ لوگو سفید کپڑوں کو اختیار کرو تم میں سے جو زندہ ہیں وہ بھی سفید کپڑے پہنیں اور جن کا انتقال ہو جائے ان کو بھی سفید کپڑوں میں کفناؤ۔

(کشف الالتباس شیخ محدث دہلوی)

مسئلہ:

عمامہ با طہارت اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر باندھنا سنت ہے۔ (کشف الالتباس)

ٹوپی:

دو قسم کی ہوتی ہے ایک لاطیہ۔ دوسری ناشرہ۔ لاطیہ اسے کہتے ہیں جو سر سے ملی اور لپٹی ہوئی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو پہنا ہے۔ آپ عموماً لاطیہ پر عمامہ باندھتے تھے اور کبھی لاطیہ کے بغیر بھی عمامہ باندھ لیتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے عمامہ شریف کی شکل گنبد نما ہوتی تھی چنانچہ علماء و شرفاء عرب اس طریق سے عمامہ باندھتے ہیں ناشرہ وہ ٹوپی ہے جو سر سے ملی ہوئی نہ ہو بلکہ اوپر کو اٹھی ہوئی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بہت کم پہنا ہے (کشف الالتباس)

Marfat.com

قمیص یعنی کرتہ:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص کی آستین گٹے تک تھی۔ بعض روایات میں آستین کی لمبائی انگشتان مبارک تک بھی بیان ہوئی ہے۔

مسئلہ:

سنت یہ ہے کہ قمیص کے دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو۔ اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔
(ردالمحتار)

مسئلہ:

حضور اکرم ﷺ کی قمیص اقدس کا گریبان آپ کے سینہ مبارک پر ہوتا تھا جیسا کہ بہت سی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ (کشف الالتباس)

مسئلہ:

دائیں ہاتھ کے استعمال کے لئے قمیص کی جیب داہنی طرف ہونی چاہئے۔
(کشف الالتباس)

مسئلہ:

قمیص و جبہ پہننے میں سنت یہ ہے کہ پہلے دایاں ہاتھ دائیں آستین میں ڈالیں اور پھر بایاں ہاتھ بائیں آستین میں ڈالیں۔ (کشف الالتباس)

Marfat.com

حمد بر لباس:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کپڑا پہن کر حسب ذیل دعا پڑھے اس کے گذشتہ و آئندہ (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوۃ (مشکوۃ شریف)

مذکورہ اسلامی مسائل و طریقہ مسنونہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ آج کل کے نئے نئے لباس و چھوٹے پتلونی و فیشنی کرتے کہنی تک نصف آستینیں اور بند آستین والی "کفدار" و کالروالی قمیصیں مذکورہ مسنونہ طریقہ کے خلاف ہیں اور چونکہ یہ کپڑے عموماً انگریزی فیشن کی تقلید میں پہنے جاتے ہیں اس لئے اس چیز نے ان کی قباحت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے تا کہ وہ انگریزی فیشن سے بچیں اور مسنون و سادہ اسلامی و قومی لباس و طریقہ اختیار کر کے اپنی تہذیب و روایات کو ملحوظ رکھیں۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد جو آپ نے اپنے لشکروں کو اور اسلامی فوجوں کے لئے بھیجا تھا مسلمان پیش نظر رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں آپ کا وہ ارشاد یہ ہے

ایاکم و زی الاعاجم

یعنی عجمیوں کافروں کے بھیس سے بچو اور ان جیسی وضع قطع نہ بناؤ۔

(بہار شریعت)

تہبند پاجامہ اور شلوار:

پاجامہ پہننا سنت ہے کیونکہ اس میں بہت زیادہ ستر عورت ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

پاجامہ پہننا سنت بایں معنی کہا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اسے پسند فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پہنا۔ خود حضور اقدس ﷺ تہ بند پہنا کرتے تھے۔

مسئلہ:

بعض لوگ تہبند و پاجامہ بہت نیچے پہنتے ہیں کہ ٹخنے تو کیا ایڑیاں بھی چھپ جاتی ہیں حالانکہ یہ مکروہ و گناہ ہے اور حدیث میں اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے یہاں تک ارشاد فرمایا کہ جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ جہنم میں ہے۔

مسئلہ:

مرد کے لئے ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔ یعنی اس کا چھپانا فرض ہے لہذا جانگیا، نیکر، لنگوٹ وغیرہ ایسا کپڑا پہننا جس سے گھٹنے اور ران کا پردہ نہ ہو شرعاً حرام ہے اسی طرح ایسے باریک کپڑے نہ پہنے جس سے بدن کی رنگت جھلکے خصوصاً تہہ بند کہ اگر یہ باریک ہے تو اس سے ستر عورت نہ ہو سکے گا اور اس حالت میں نماز بھی نہیں ہوگی۔

مسئلہ:

بعض لوگ چوڑی دار پاجامہ پہنتے ہیں حالانکہ اس میں ٹخنے چھپتے ہیں اور عضو کی پوری ہیئت نظر آتی ہے لہذا اس کا استعمال درست نہیں خصوصاً عورتوں کے لئے۔ (بہار شریعت)

احکام طعام:

انسانی زندگی میں طعام کی بھی بہت اہمیت ہے جس کی صحت وطاقت

Marfat.com

کھانے پینے سے متعلق ہے اور روحانیت کا حصول وقلب کی صفائی اور عبادت کی قبولیت رزق حلال پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یا یھاالناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن، انه لکم عدو مبین

یعنی "اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"۔

لہٰذا ایک صحیح انسان ومسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حلال وطیب چیزیں استعمال کرے اور حرام وخبیث اور مشتبہ چیزوں سے اجتناب کی پوری کوشش کرے اور حصول مال ورزق کے لئے کوئی غلط وباطل اور ناجائز وشیطانی ذریعہ طریقہ اور راستہ اختیار نہ کرے۔ اس نام نہاد ترقی یافتہ دور میں مختلف ناموں پر کئی حرام وناجائز کاروبار جاری ہیں اس لئے ایک دیندار مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ کاروبار شروع کرنے اور حصول دولت کے لئے کسی سلسلہ میں منسلک ہونے سے قبل علماء ربانی کی طرف رجوع کرے اور ان سے صحیح اسلامی راہنمائی حاصل کرے تاکہ جسمانی زندگی کے ساتھ روحانی زندگی بھی برقرار رہے اور کسی حرام کام میں مبتلا ہو کر چند روزہ عیش وعشرت کے بعد اسے جہنم میں نہ جانا پڑے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا **لایدخل الجنة جسد غذی بالحرام**۔ یعنی جس جسم کو حرام کی غذا ملی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۲۴۳)

آداب خورد ونوش:

کتب فقہ وحدیث میں رسول اللہ ﷺ کے معمولات وکھانے پینے کے

Marfat.com

احکام و مسائل بالتفصیل مذکور ہیں چونکہ دور حاضر میں بکثرت لوگ اپنی جہالت ومغرب زدگی کے باعث دیگر احکام شریعت کی طرح کھانے پینے کے احکام و مسائل سے بھی عموماً غافل و جاہل ہیں اس لئے مختصراً اس پر روشنی ڈالنا ضروری ہے تاکہ مسلمان کہلانے والوں کو اس سلسلہ میں بھی اپنی تہذیب و روایات اور احکام خورد ونوش کا علم ہو اور وہ ان آداب و مسائل پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ کھانے پینے کے احکام و مسائل اور بعض آداب و سنن ملاحظہ ہوں۔

کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا مسنون اور باعث برکت ہے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھے نہ جائیں اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال یا تولیہ سے پونچھ لیں۔ کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔ سنت یہ ہے کہ قبل طعام وبعد طعام دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے جائیں بعض لوگ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھو لیتے ہیں بلکہ صرف چٹکی دھونے پر کفایت کرتے ہیں اس سے سنت ادا نہیں ہوتی۔ کھانے سے قبل نوجوانوں اور بچوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور علما و مشائخ و بوڑھوں کے ہاتھ بعد میں اور کھانے کے بعد ان حضرات کے ہاتھ پہلے اور نوجوانوں بچوں کے ہاتھ بعد میں دھلائے جائیں۔

کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کیا جائے اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جب یاد آئے بسم اللّٰہ فی اولہ واخرہ پڑھے۔ بسم اللہ بلند آواز سے کہے تاکہ اگر ساتھ والوں کو یاد نہ ہو تو انہیں بھی سن کر یاد آ جائے۔

کھانا داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پانی پیئے اور پانی پینے میں تین مرتبہ برتن منہ سے جدا کر کے سانس لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

Marfat.com

داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیئے اور داہنے ہاتھ سے لے اور داہنے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔

رکابی یا پیالے کے بیچ میں سے ابتدأ نہ کھائے بلکہ ایک کنارہ سے کھائے اور جو کنارہ اس کے قریب ہے اس سے کھائے جب کھانا ایک قسم کا ہو تو ایک جگہ سے کھائے ہر طرف ہاتھ نہ مارے۔

کھانے کے وقت جائز اور اچھی باتیں کرے کیونکہ بالکل چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

گرم کھانا نہ کھائے نہ کھانے پر پھونکے نہ کھانے کو سونگھے اور نہ کھانے میں عیب بتائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کو عیب نہ لگایا اگر پسند آیا تناول فرمایا ورنہ نہ کھایا۔ اگر دستر خوان پر کوئی میٹھی چیز بھی ہو تو سنت ہے کہ میٹھی چیز درمیان میں کھائے اور کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اور ختم بھی نمک پر کرے۔ اس مبارک سنت کے باعث ستر (۷۰) بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔

کھانے سے فارغ ہو کر خدا کا شکر کرے اور الحمد للہ پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر ادا کرے تو روزہ دار صابر کی طرح ہے۔ نیز فرمایا جو شخص کھانا کھا کر حسب ذیل دعا پڑھے اس کے گذشتہ (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ دعا یہ ہے

الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام و رزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ (مشکوۃ شریف)

Marfat.com

دستر خوان پر روٹی کے بعض ٹکڑے جمع ہو جائیں تو اگر کھانا ہے تو کھائے ورنہ مرغی گائے بکری وغیرہ کو کھلا دے یا کہیں احتیاط کی جگہ پر رکھ دے کہ چیونٹیاں یا چڑیاں کھالیں راستہ پر نہ پھینکے اور رزق کی بے حرمتی نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دستر خوان چنا جائے تو کوئی شخص دستر خوان سے نہ اٹھے جب تک دستر خوان نہ اٹھالیا جائے اور اگر چہ کھا چکا ہو کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے جب تک سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کئے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ دوسرا شخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا اور وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا اور شاید اس کو ابھی کھانے کی حاجت ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچوں انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ گنواروں کا طریقہ ہے۔

اکٹھے ہو کر کھانا پینا باعث برکت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے'' بعض لوگ کھانے پینے کے بعد جو پانی یا سالن بچ جائے اس کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جوٹھا ہوگیا ہے جو دوسرے کو نہیں پلایا جائے گا یہ ہندوؤں کا طریقہ ہے اسلام میں چھوت چھات نہیں مسلمان کے جوٹھے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں اور اس علت سے پانی کو پھینکنا اور سالن کو ضائع کرنا اسراف ہے۔

کھانا بقدر کفایت اعتدال کے ساتھ کھائے بہت زیادہ پیٹ بھر کر کھانا اچھا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا

Marfat.com

میں سب سے زیادہ پیٹ بھرتا ہے نیز فرمایا آدمی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کریں اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے تہائی پانی پینے کے لئے اور تہائی سانس کے لئے رکھے۔

بیٹھنے کا طریقہ:

کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھادے اور داہنا کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے اور جوتے اتار کر کھانا کھائے حضور ﷺ نے فرمایا کھانے کے وقت جوتے اتار لو کہ سنت جمیلہ ہے۔ لہٰذا اس کے برعکس کھڑے ہو کر کھانا پینا اور میز کرسی پر جوتے پہن کر کھانا کھانا خلاف سنت و خلاف آداب اور انگریزوں عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ مگر افسوس کہ آج کل مسلمان انہیں خلاف سنت انگریزی طریقوں کو اپنا رہے ہیں کھڑے ہو کر چلتے پھرتے کھانے کا رواج بھی چل نکلا ہے اور شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر میز کرسی پر کھانا تو بہت عام ہو گیا ہے۔ غافل و نادان لوگ کتنا ہی روپیہ برباد کر کے انگریزوں کافروں کا فیشن پورا کرتے ہیں لیکن اپنے پیارے نبی ﷺ کا سہل و آسان اور سادہ و پیارا طریقہ چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی

ٹیک لگا کر کھانا:

دیوار یا سرہانے سے ٹیک لگا کر یا بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک دے کر کھانا بھی ممنوع و سنت کے خلاف ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زجران یعتمد الرجل علی یدہ الیسری عند الاکل

یعنی تحقیق رسول اللہ ﷺ نے آدمی کو کھانے کے وقت بائیں ہاتھ پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول للنبہانی)

نیز حضور ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا میں (ہاتھ یا تکیہ) کا سہارا لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری شریف) لہذا جو لوگ کھانے کے وقت ہاتھ وغیرہ پر ٹیک لگاتے ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ ممنوع و خلاف سنت عادت ترک کردیں۔ بعض علماء بھی سہو وغفلت کے باعث اس فعل کے مرتکب ہوتے ہیں انہیں چاہیئے کہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ احتیاط فرمائیں اور اپنے قول و فعل سے سنت پاک کی تبلیغ فرمائیں۔

انگلیاں اور برتن چاٹنا:

کھانے کے آداب میں سے ہے کہ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے ان میں جوٹھا نہ لگا رہنے دے اور برتن کو بھی انگلی سے پونچھ کر چاٹ لے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تمہیں نہیں معلوم کہ کھانے کے کونسے حصے میں برکت ہے نیز فرمایا کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے وہ برتن اس کے لئے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جس طرح تو نے مجھے شیطان سے بچایا اسی طرح اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرمائے۔ ایک روایت میں ہے ”جو شخص کھانے کے بعد برتن چاٹ لے تو برتن اس کے لئے استغفار کرتا ہے“۔ بعض لوگ اپنی غفلت کے باعث ان برکات سے محروم رہتے ہیں

Marfat.com

اور بعض نا معقول تہذیب مغرب زدہ افراد کھانے کے وقت داہنے ہاتھ سے پانی پینا اور کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹنا خلاف تہذیب جانتے ہیں حالانکہ ان کی یہ نام نہاد تہذیب فرنگی تہذیب ہے اور اسلامی تہذیب وہی ہے جس کا ابھی بیان ہوا۔ لہٰذا کسی بدتہذیب فرنگی آدمی کی وجہ سے اپنی اسلامی تہذیب و طریقہ کو ترک نہیں کرنا چاہئیے بلکہ ایسے لوگوں کے سامنے اپنی اسلامی تہذیب و روایات کا بالخصوص مظاہرہ کرنا چاہئیے کیونکہ ایمانی غیرت کا تقاضا اور اسلاف کرام کا یہی طریقہ ہے۔

معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھا رہے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا اور آپ نے اسے اٹھا کر صاف کر کے کھا لیا۔ حاضرین میں سے بعض لوگوں نے اس کو خلاف تہذیب سمجھتے ہوئے آپس میں آنکھوں سے اشارہ کیا۔ اس پر کسی نے حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانے پر بعض لوگوں نے اسے معیوب جانتے ہوئے حقارت کی بناء پر آپس میں اشارہ کیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ان عجمیوں کی وجہ سے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور ہمیں حضور کا یہ حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے اسے صاف کر کے کھا لیا جائے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑا جائے۔ (ابن ماجہ)

چمچوں سے کھانا:

اللہ تعالیٰ نے دیگر وجوہ کے علاوہ انسان کو ہاتھ اور انگلیوں کے ساتھ کھانے سے ممتاز و مشرف فرمایا ہے اور تین انگلیوں سے کھانے کے متعلق حضور پاک ﷺ کا

Marfat.com

ارشاد بیان ہو چکا ہے لیکن کئی لوگ محض تن آسانی اور امارت اور فیشن کی بناء پر کھیر چاول وغیرہ بلا تکلف چمچوں سے کھاتے ہیں اور اس صورت میں انگلیاں اور برتن چاٹنے کی دونوں سنتوں سے محروم رہتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

امام ابو یوسف کا فتوی:

خلیفہ ہارون الرشید کے پاس حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے کہ کھانے کا وقت آ گیا اور ان حضرات کے لئے کھانا لایا گیا۔ کھانے کے ساتھ ہارون رشید نے چمچے طلب کئے۔ اس پر حضرت امام صاحب نے خلفیہ سے فرمایا کہ آیہ کریمہ ولقد کرمنا بنی ادم کے تحت آپ کے جد امجد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر میں یہ فرمایا ہے کہ جعلنا لھم اصابع یاکلون بھا یعنی اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے کہ بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔ یعنی ''انہیں انگلیاں عطا فرمائیں جن کے ساتھ وہ کھاتے ہیں''۔ یہ ارشاد پاک سن کر ہارون رشید نے چمچے لوٹا دیئے اور انگلیوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ (کمافی المدارک وغیرہ)

چمچوں کے متعلق مسئلہ واضح ہونے کے علاوہ خلیفہ کے دربار میں امام صاحب کا مسئلہ بیان فرمانا اور خلیفہ کا فوراً سر تسلیم خم کرنا کس قدر قابل داد و روح پرور ہے کاش آج کل بھی علماء و امراء میں یہی باتیں دیکھنے میں آئیں۔

چھری اور کانٹے:

آج کل کئی فیشن پرست و اونچی سوسائٹی کے لوگوں میں چھری کانٹے کا رواج بھی پایا جاتا ہے حالانکہ یہ انگریزوں عجمیوں کا مذموم طریقہ ہے جو حضور ﷺ

Marfat.com

کے ارشاد کے خلاف ہے کیونکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ

"(کھانے کے وقت) گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اس کی بجائے دانت سے نوچ کر کھاؤ اس لئے کہ یہ خوشگوار و زود ہضم ہے"۔ (ابوداؤد)

برتنوں کا بیان:

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حریر و دیباج (ریشم) نہ پہنو۔ سونے چاندی کے برتن میں نہ پانی پیو نہ کھانا کھاؤ۔ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے اور آخرت میں تمہارے واسطے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

لہٰذا سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال ناجائز اور ان کے سوا ہر قسم کے برتن مثلاً تانبے پیتل سیسہ بلور وغیرہ کا استعمال جائز ہے مگر مٹی کے برتنوں کا استعمال سب سے بہتر ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے اپنے گھر کے برتن مٹی کے بنوائے فرشتے اس کی زیارت کو آئیں گے یاد رہے کہ تانبے اور پیتل کے برتنوں پر قلعی ہونی چاہئیے بغیر قلعی ان کے برتنوں کو استعمال کرنا مکروہ ہے"۔

مسئلہ:

کھانا کھانے کے وقت اگر کوئی آجائے تو عموماً اسے کہا جاتا ہے کہ آؤ کھانا کھاؤ۔ یہ اچھی بات ہے مگر ایسا کہنے والے کو چاہئیے کہ محض نمائش کے لئے ایسا نہ کہے بلکہ دل سے پوچھے اسی طرح آنے والے کو چاہئیے کہ اگر اس کو طلب ہو تو محض تکلف کے طور پر جھوٹ نہ بولے اور بھوک و جھوٹ کو جمع نہ کرے کیونکہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے ہاں اگر اسے حاجت نہ ہو تو اور بات ہے اور

Marfat.com

بہتر یہ ہے کہ اس موقع پر ”اللہ تعالیٰ برکت دے“ ”زیادہ دے“ کے قسم کے دعائیہ الفاظ کہے۔ بعض لوگ اس موقع پر اس کی بجائے بسم اللہ کہتے ہیں یہ نہ کہنا چاہیئے کیونکہ یہاں بسم اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں۔ اس موقع پر کھانا پوچھنے والے کے جواب میں بسم اللہ کہنے کو بہت سخت ممنوع فرمایا گیا ہے اسی طرح یہ بھی خیال رہے کہ اگر کوئی کھانے کے وقت آئے اور اس کو کھانے کے متعلق نہ پوچھا جائے تو وہ اس پر طعن وغیبت نہ کرے بلکہ اس کو صاحب خانہ کی کسی مجبوری و عذر پر محمول کرے۔ (بہار شریعت۔ مشکوٰۃ شریف۔ ردالمحتار وغیرہ)

فتنۂ تصویر:

اس دور پر آشوب میں جو فتنے زیادہ زوروں پر ہیں ان میں فتنہ تصویر سرفہرست ہے اور موجودہ دور میں بے حیائی فحاشی وعریانی وشہوت انگیزی اور جنسی جذبات کو برانگیختہ کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ تصویر فلمی رسائل وجرائد غیر ملکی لٹریچر فحش ادب اور سینما کے کاروبار کی جان ہے اور جو دیگر اخبارات ورسائل ہیں ان میں سے بھی بہت کم ایسے ہونگے جو اس لعنت سے محفوظ ہوں ورنہ عام طور پر آج کل صحافت اور تصویر لازم اور ملزوم ہو کر رہ گئے ہیں اور تصاویر کی اشاعت میں اخبارات ورسائل ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ تصاویر کا یہ سلسلہ صرف مردوں لیڈروں اور حکمرانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ بے پردہ وحیا باختہ عورتوں ایکٹرسوں لڑکیوں کے سکولوں کالجوں مردوزن کے مخلوط مجمعوں شادی شدہ جوڑوں اور غیر ملکی عورتوں کی تصاویر کو زیادہ اہتمام کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے اور

Marfat.com

عورتوں کے جو مقامات زیادہ پوشیدہ رکھنے کے لائق ہیں ان کو زیادہ نمایاں کیا جاتا ہے شاید ہی کوئی گھر دکان اور دفتر ہوگا جو تصویر سے محفوظ ہو حد یہ ہے کہ اب مردہ کو بھی اس وقت دفن نہیں کیا جاتا جب تک اس کی تصویر نہ اتار لی جائے۔

الغرض تصویر بھی بعض ان گناہوں میں سے ہے جن کے جرم و گناہ ہونے کا احساس و تصور ختم ہو چکا ہے نام نہاد مسلم معاشرہ اس کو پوری طرح اپنا چکا ہے اور لوگ اس سلسلہ میں شرم وحیا اور خدا و رسول ﷺ کے احکام کا احترام بالائے طاق رکھ چکے ہیں اور تو اور بعض خالص مذہبی تقاریب و اجلاس میں فوٹو گرافر بلا تکلف تصاویر اتارتے ہیں اور بعض مولانا صاحبان اور پیر کہلانے والے حضرات کی تصاویر سے اخبارات کے صفحات کو مزین کرتے ہیں اور گونگے قسم کے مولوی اور پیر نہ ان کو روکتے ہیں اور نہ اپنی تصاویر کی اشاعت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں جس کے باعث عوام مزید بیباک و جری ہو جاتے ہیں اور معاشرہ پر اس کا انتہائی غلط و تباہ کن اثر پڑتا ہے۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے مسلمان حکومت کی شان کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ ایسی برائیوں اور خلاف شرع حرکات کو مٹائے اور اسلامی احکام کو فروغ دے مگر اس کے برعکس آج کل ''مسلمان حکومتیں'' انگریز کی تقلید کرتے ہوئے آرٹ و ثقافت وغیرہ کے نام پر ان سراسر غیر اسلامی چیزوں کی سرپرستی وحوصلہ افزائی کر رہی ہیں قیام پاکستان کے بعد کرنسی کو تصویر کی لعنت سے پاک کر دیا گیا تھا لیکن کچھ عرصہ سے انگریزی دور کی طرح پھر سو (۱۰۰) کے نوٹ و دیگر پر تصویر چسپاں کر دی گئی ہے اور حج جیسے اہم اسلامی فریضہ میں تصویر کو ضروری قرار دیا گیا ہے اس

Marfat.com

تمام صورتحال پر جتنا افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔

کاش! مسلمانوں کو معلوم ہو اور علماء کرام قوم کو بار بار اس مسئلہ کی طرف توجہ دلائیں کہ کسی جاندار ذی روح کی تصویر بنانا بنوانا خریدنا بیچنا اور احترام ومحبت کے ساتھ رکھنا شرعاً ممنوع وحرام ہے کسی عزیز ولیڈر اور عورت وا یکٹرس کی تصویر بنانا تو درکنار از روئے اسلام کسی غوث وقطب ورسول ونبی کی تصویر بنانا رکھنا بھی ناجائز وگناہ ہے تصویر کی وجہ سے ایک طرف بت پرستی وشرک کو تقویت پہنچتی ہے دوسری طرف بے حیائی وفحاشی پھیلتی ہے اور علاوہ ازیں قدرت خداوندی کے مقابلہ کی صورت پائی جاتی ہے جو سخت عذاب وغضب الٰہی کا موجب ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس تصویر میں روح پھونکے اور روح نہ پھونک سکے گا (لہٰذا عذاب میں مبتلا رہے گا) اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چاہے۔ بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنائیں۔

(مسند احمد۔ بخاری ومسلم)

یعنی اگر کسی میں ہمت وطاقت ہے تو وہ چیونٹی، گیہوں یا جو جیسی کوئی چھوٹی سی چیز بنا کر دکھائے اگر ایسا نہیں کرسکتا تو پھر مصنوعی طور پر ایک بے جان تصویر بنا کر خدا کا مقابلہ کرنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

جان ڈالنے کا مطالبہ:

ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیمة یقال لھم احیوا ما خلقتھم

Marfat.com

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا دنیا میں جو تصویریں تم بناتے تھے ان میں جان ڈالو" لیکن نہ وہ جان ڈال سکیں گے نہ عذاب سے چھٹکارا پائیں گے۔ (سنن نسائی وغیرہ)

تصویر کا بدلہ:

دنیا میں لوگ تصویر بنانے کے بدلے میں رقم حاصل کرتے ہیں اور دنیا داروں سے انعام پاتے ہیں لیکن حضور ﷺ فرماتے ہیں

کل مصور فی النار یجعل اللہ بکل صورہ صورھا نفسا فتعذبہ فی جھنم

یعنی ہر تصویر بنانے والا مصور جہنم میں داخل ہوگا اور ہر تصویر جو اس نے بنائی تھی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک مخلوق پیدا کرے گا جو جہنم میں اس مصور کو عذاب دے گی۔ (بخاری ومسلم)

سخت عذاب:

ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک قیامت کے روز تصویر بنانے والوں پر سخت عذاب ہوگا۔ (مسند احمد)

رحمت سے محروم:

لا تدخل الملکۃ بیت فیہ کلب ولا صورۃ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں کتا یا تصویر ہو رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ (ابن ماجہ وغیرہ)

دعوت سے واپسی:

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور پر نور ﷺ کی دعوت کی سرکار تشریف لائے لیکن ایک پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور واپس کیوں ہو گئے۔ سرکار نے فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور جس گھر میں تصویریں ہوں رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے"

(اور جہاں فرشتے تشریف نہ لائیں وہاں اللہ کا حبیب بھی جلوہ افروز نہیں ہوتا ﷺ)

(ابن ماجہ ونسائی)

اپنے گھر کا معاملہ:

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے گھر میں ایک باتصویر پردہ لٹکایا ہوا تھا کہ حضور ﷺ سفر سے تشریف لائے اور وہ باتصویر پردہ دیکھ کر دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے اور اس ناپسندیدہ منظر کے باعث آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ جو مصور خدا تعالیٰ کی نقل کرتے ہیں ان کو روز قیامت سخت عذاب ہوگا اور کہا جائے گا جو تصویریں تم نے بنائی تھیں ان

Marfat.com

میں جان ڈالو۔ بیشک جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اس کے بعد حضور ﷺ نے اس پردے کو اتار کر پھاڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

بیت اللہ میں داخلہ نہ فرمایا:

رسول اللہ ﷺ روز فتح مکہ معظمہ تشریف لائے تو بیت اللہ میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت مریم، و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں۔ کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار، حضور ﷺ یہ دیکھ کر واپس پلٹ آئے اور فرمایا بیشک یہ تصاویر، بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچ ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے۔ پھر آپ نے حکم فرمایا جس کی بناء پر تمام منقوش تصویریں مٹا دی گئیں اور مجسم تصاویر کو باہر نکال دیا گیا اور جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور ﷺ نے اپنے قدم پاک سے اسے مشرف نہ فرمایا۔ (بخاری شریف)

تصاویر مٹانا اور توڑنا:

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترك فی بیته شیئا فیه تصالیب الا نقضه

یعنی نبی ﷺ جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔ (بخاری شریف)

حضرت حبان اب حصین سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ اس کام پر بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی دیکھو اسے حد شرع کے برابر کردو۔ (مسلم شریف)

یہ تمام صحیح وصریح احادیث مبارکہ عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کوئی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ چاہے کسی کی تصویر ہو اور خواہ کسی طریقہ سے بنائی گئی ہو شرعاً سخت ممنوع اور ناجائز ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان ارشادات مبارکہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ تصویر کی کتنی شدید مذمت وممانعت فرمائی گئی ہے تصویر بنانا اور رکھنا کتنا جرم وگناہ ہے تصویر بنانے والے مصوروں، فنکاروں اور آرٹسٹوں کے لئے کس قدر عذاب وسزا ہے اور تصویر سے نفرت وناپسندیدگی کا یہ عالم ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے تشریف نہیں لے جاتے رحمت عالم ﷺ کی جلوہ گری نہیں ہوتی محض تصویر کی وجہ سے حضور ﷺ حضرت علی کے گھر سے واپس آجاتے ہیں۔ اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتے حتی کہ بیت اللہ شریف میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتے جب تک کہ وہاں سے تصویروں کو مٹایا اور نکالا نہیں جاتا حالانکہ وہاں حضرات انبیاء وملائکہ علیہم السلام کی تصویریں تھیں جب ان حضرات کی تصویروں کی وجہ سے حضور رحمت عالم ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل نہیں ہوتے تو جن گھروں، دوکانوں، سینماؤں میں ایرے غیرے لوگوں لیڈروں رشتہ داروں، عورتوں اور ایکٹرسوں کی فحش وحیا سوز تصاویر ہوں ان کی محرومی ونحوست اور بدبختی کا کیا حال ہوگا؟ مسلمان کہلانے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے پیش نظر

Marfat.com

دیگر فتنوں کے علاوہ اس فتنۂ تصویر کے خلاف بھی مسلسل جہاد کریں اور اپنے حلقۂ اثر و دیگر جس مقام پر بس چلے تصاویر کو توڑنے مٹانے اور اتروانے کی سعی فرمائیں۔

مسئلہ:

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے یونہی اگر تصویر نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اسی طرح نمازی کے آگے، دائیں بائیں یا پس پشت بھی تصویر کا ہونا مکروہ ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ:

اگر تصویر کا سر اور چہرہ کاٹ دیا جائے مثلاً کاغذ یا کپڑے پر تصویر تھی اس پر سیاہی پھیر دی یا اس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا تو پھر کوئی حرج و کراہت نہیں لیکن اس کے لئے چہرے کا پوری طرح مٹانا ضروری ہے اگر صرف آنکھ یا کان ناک جدا کر دیا تو یہ کافی نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:

جاندار و ذی روح کی تصویر بنانا بہر حال حرام ہے لیکن اگر درخت وغیرہ کسی بے جان غیر ذی روح چیز کا نقشہ بنائے تو یہ شرعاً جائز ہے۔ (مرقاۃ)

مسئلہ:

مٹی کی گائے بیل ہاتھی گھوڑا وغیرہ کھلونے بچوں کے لئے خریدنا ناجائز ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔ (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

مسئلہ:

بعض احادیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو گڑیوں کے ساتھ کھیلنا مذکور ہے وہ منسوخ ہے اور تصاویر کی حرمت سے قبل کا واقعہ ہے لہذا اس سے گڑیوں اور بچوں کے باتصویر کھلونوں کا استدلال نہیں کرنا چاہیئے۔

پردہ کی ضرورت واہمیت:

سرور عالم مخبر صادق نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا تھا۔

ماترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء

میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں کا فتنہ سب سے زیادہ نقصان دہ ہوگا۔(بخاری ومسلم)

چنانچہ حضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ زمانہ حاضرہ میں اپنے پورے شباب پر ہے اور دن بدن بلکہ لمحہ بہ لمحہ اس فتنہ کی ''فتنہ سامانیاں'' ہلاکت آفرینیاں اور آپس سے متعلق برائیاں بڑھتی جارہی ہیں اور روزانہ اخبارات کی خبروں کا ایک معتدبہ حصہ اسی فتنہ سے متعلق ہوتا ہے، بے حیائی وفحاشی کا طوفان اغواء وزنا کی کثرت نومولود بچوں کی ہلاکت شرمناک تصاویر ''جنسی'' بیماریاں ناجائز آمدن اور اسراف وفضول خرچی چکلہ وسینما اور رقص وسرود ذہنی آوارگی و بے راہروی اور قتل وخونریزی جرائم وغیرہ کے بکثرت ہولناک وروح فرساوارادت اسی فتنہ کی مرہون منت ہیں۔

دوسرا ارشاد:

النساء حبائل الشیطان

Marfat.com

عورتیں شیطان کے اسباب اور وسائل و جال ہیں۔ (بیہقی)

اس پیشگوئی کے مطابق اس دور کی یہ دنیا شیطان کے لئے ایک وسیع شکارگاہ ہے جہاں وہ اپنے جنی وانسی ایجنٹوں کے ساتھ اس جال (عورت) کے ذریعہ لوگوں کے ضمیر، ایمان، شرافت و حیا اور اخلاق و کردار کا شکار کرنے میں شب و روز مصروف ہے ہر جگہ بے پردہ و حیا باختہ زندہ عورتوں اور حیا سوز برہنہ تصویروں کے جال لگے ہوئے ہیں تاکہ کسی نہ کسی طرح لوگوں کو پھانسا جائے ان کی شرافت وحیا کو لوٹا جائے اور عفت و پاک دامنی کو مجروح و داغدار کیا جائے۔ والعیاذ باللہ تعالی

جہاں تک چکلہ و سینما کا تعلق ہے ان کا تو موضوع ہی "جنس" اور عورت ہے اور اس کے علاوہ کہیں عورت کے روپ میں اس شیطانی جال سے جاسوسی کی جارہی ہے کہیں معاذ اللہ اسے جنسی رشوت کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ صابن کا اشتہار ہو یا سائیکل کا حلوائی کی دوکان ہو پان سگریٹ کی بزازی کا کاروبار ہو یا منیاری کا ہر جگہ مردوں کو مائل کرنے اور گاہکوں کو پھانسنے کے لئے عورت کی شکل وصورت میں شیطانی جال آویزاں ہیں اور جس چیز کا عورت کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں اس کے اشتہار میں بھی عورت کی تصویر لازمی ہے۔ مزید آگے بڑھیے تو اس کو ہوٹلوں اور مختلف دوکانوں کے پردوں میں زنانہ انگریزی سکولوں اور نام نہاد مخلوط تعلیمی اداروں میں اسمبلیوں اور مخلوط دفاتر میں ہسپتالوں اور ہوائی جہاز کے محکموں میں بسوں کے آئینوں اور کلبوں کے پردہ میں شادی خانہ آبادی اور ماتم کدہ میں مشاعروں اور موسیقی وثقافت کے جشنوں میں بازاروں اور مختلف نمائشوں میں اور ان سب سے بڑھ کر بعض نام نہاد ملاؤں پیروں اور نفس پرست قلندروں

Marfat.com

اور ملنگوں کے جھرمٹ میں شیطان اس جال کے ذریعہ شکار کرتا اور بے پردگی و فحاشی پھیلاتا ہوا نظر آئے گا۔فالی اللہ مشتکی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

بہر حال بعض دیگر عظیم فتنوں کی طرح عورت و بے پردگی کا فتنہ بھی اس وقت اپنے پورے زوروں اور شدتوں پر ہے اور شیطان اس جال کے ذریعہ اپنا شکار کرنے میں پوری طرح مصروف کار ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ جس قدر یہ فتنہ زوروں پر ہے علماء وصلحا اور دیگر ارباب اثر کی جانب سے اسی قدر اس فتنہ سے اغماض برتا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مکمل شرعی پردہ تو پہلے بھی بہت کم تھا لیکن جو تھوڑا بہت تھا وہ بھی اب ختم ہوتا جا رہا ہے اور اگر خدانخواستہ حالات کی یہی رفتار رہی تو وہ دن دور نہیں جب اسلام کے نام اور مسلمانوں کی عظیم قربانیوں سے معرض وجود میں آنے والا پاکستان لندن وپیرس اور ایران وقاہرہ کی صف میں کھڑا ہو جائے گا' خدا ایسے روز بد سے بچائے اور اسلام کے وقار و مسلمانوں کے ناموس وایمان کی حفاظت فرمائے۔آمین۔

بہت زیادہ دکھ اور اضطراب اس بات کا ہے کہ دوسروں کو تبلیغ وہدایت تو درکنار بعض علماء ومشائخ کے اپنے معزز وشریف گھرانے فرنگی تہذیب انگریزی تعلیم اور بے پردگی وآزادی کی زد میں ہیں۔

اکبر الٰہ آبادی جس نے آج سے بہت پہلے فرنگی تہذیب کے آغاز ہی میں بے پردگی کے خلاف بدیں الفاظ اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کیا تھا کہ۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں!
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑھ گیا!

Marfat.com

پوچھا جو میں نے بیبیو! پردہ کدھر گیا!
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

پچھلے دنوں میں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ اسی اکبر کی انگریزی تعلیم یافتہ "پوتیاں" کراچی کے بازاروں اور سڑکوں پر بے پردہ گھوم رہی تھیں "نامہ نگار" کہتا ہے کہ اچانک میں نے انہیں اسی طرح گھومتے پھرتے دیکھا اور

؎ پوچھا جو میں نے بیبیو پردہ کدھر گیا
تو
کہنے لگیں کہ قبر پہ دادا کی پڑ گیا

الغرض یہ حالات ہیں جنہوں نے ہمیں پردہ کی ضرورت واہمیت کے متعلق کچھ عرض کرنے پر مجبور کردیا ہے مولیٰ تعالیٰ بحبیبہ المصطفے علیہ التحیۃ والثناء ہمیں اسلام کی صحیح ہدایات وتعلیمات کو سامنے لانے اور قوم کو ان پر عمل کرنے اور بے پردگی وفحاشی کے طوفان سے اپنا بچاؤ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ ایک حقیقت ہے کہ عورت جتنی باپردہ و باحیا ہوگی زنا و بدکاری بے راہروی وذہنی آوارگی اتنی ہی کم ہوگی اور عورت جتنی آزاد، بے باک، بے پردہ وحیا باختہ ہوگی زنا وبدکاری اتنی ہی عام ہوگی۔ معاشرہ مختلف جرائم کی آماجگاہ بن جائے گا۔ ایمان واخلاق کی حدود ٹوٹ جائیں گی عورت کا ناموس لٹ جائے گا اس کا مقام واحترام ختم ہو جائے گا۔ عورت مردوں کے ہاتھ میں ایک معمولی کھلونا بن جائے گی۔ انسان وحیوان اور ماں بہن بیوی بیٹی کی تمیز ختم ہوجائے گی اور ایسے ایسے مسائل و برائیاں ظہور پذیر ہوں گی کہ جن سے نمٹنا مشکل ہوجائے گا۔

Marfat.com

اطمینان وسکون اور امن وقانون تباہ ہو جائے گا اور بالاخر خدا کا عذاب وغضب سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ والعیاذ باللہ تعالی۔

چونکہ بے پردگی زنا کاری و بدکاری اور بے راہروی وذہنی آوارگی کا اہم ذریعہ ہے اس لئے شریعت اسلامیہ نے عورت کو پردہ کی سخت تاکید فرمائی ہے اور اس کو اپنے وجود، اپنے چہرہ، اپنے لباس وزیورات اور خوشبو وآواز کے متعلق اہم ہدایات جاری کی ہیں اور وہ تمام اسباب وذرائع جن سے فتنہ انگیزی عورت کی بے آبروئی بے راہروی، ذہنی آوارگی کا احتمال ہوسکتا ہے ان پر پابندی لگادی ہے یہاں تک کہ پردہ عورت کے لئے شرعاً ایسا لازم ہوگیا ہے کہ جب مطلق پردہ و بے پردگی کا لفظ بولا جائے تو یہ عورت ہی کی ذات کے متعلق سمجھا جاتا ہے علاوہ ازیں عورت کے لئے ''عورت'' مستورات خواتین وغیرہ جو الفاظ مستعمل ہیں ان سب میں شرافت حیا اور حجاب و پردہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مثلاً

''عورت'' کا معنی ہے وہ چیز جسے چھپایا جائے اور شرم وحیاء کے باعث اسے پردہ میں رکھا جائے۔ چنانچہ مفردات امام راغب میں ہے: **العورة سوء ة الانسان و ذالك كناية اهلها من العار و ذالك لما يلحق فى ظهوره من العار اى المذمة والذاسمى النساء عورة** یعنی ''عورت'' انسان کی شرمگاہ کا نام ہے اور یہ عار سے مشتق ہے۔ اس لئے کہ اس کے ظاہر کرنے سے انسان کو شرم و عار لاحق ہوتی ہے۔ اسی لئے ''عورت'' کا نام عورت رکھا گیا ہے''۔

المنجد میں ہے **العورة ايض كل مكمن للستر كل امر ليحيا منه كل شى يستر الانسان من اعضائه انفة و حياء** یعنی ''عورت'' ہر وہ جگہ ہے جو پردہ

Marfat.com

کیلئے بنی ہو' عورت ہر وہ امر ہے جس (کی برہنگی) سے حیا محسوس ہو' عورت ہر وہ چیز ہے جسے انسان غیرت وحیاء کے باعث چھپائے اور پردہ میں رکھے"۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ عورت از سرتا پا چھپانے اور پردہ میں رکھنے کی چیز ہے اور انسان کو اس کے ظاہر و بے پردہ ہونے سے شرم وعار محسوس ہوتی ہے لہذا جو عورت غیر محرموں سے پردہ نہیں کرتی اور بے پردہ آوارہ گھومتی پھرتی ہے وہ عورت کہلانے کی مستحق نہیں اور جو شخص اپنے سے متعلقہ عورت (ماں' بہن' بیوی' بیٹی) کو پردہ کی تلقین نہیں کرتا اور اسے پردہ نہیں کراتا وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

مستورات کا صیغہ ہی لفظ ستر سے بنا ہے اور ستر کا معنی بھی چھپانا پردہ میں رکھنا اور حیا کرنا ہے۔لہٰذا مستورات کا مطلب ہوا پردہ والیاں اور حیا والیاں۔ معلوم ہوا کہ جو مستورات پردہ وحیا سے بیزار و بیگانہ ہیں وہ سچی مستورات بلکہ "مستورات" کہلانے کی مستحق نہیں ہیں۔

خاتون کا معنی ہے شریف عورت۔المنجد میں ہے الخاتون المرۃ الشریفہ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی شریف زادی اور شریف عورت بے حجابی و بے پردگی کو گوارا نہیں کرسکتی بے پردہ بے ہنر وہی عورت ہوتی ہے جو اپنے خاندان و بزرگوں کی عزت اور اپنی شرافت کو بالائے طاق رکھ دیتی ہے

ان لفظوں کی تحقیق و معانی سے ثابت ہوا کہ پردہ عورت' خاتون اور مستورات کے نام میں شامل و داخل اور ان کے لئے نہایت ضروری ہے۔لہٰذا جو عورتیں اپنے کو عورت' خواتین اور مستورات کہتی' کہلواتی ہیں اصول وضابطہ کے مطابق ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرم وحیا اور پردہ وشرافت کو اپنائیں ورنہ یہ نام چھوڑ کر اپنے لئے کوئی نیا نام تلاش کریں۔

Marfat.com

پردہ قرآن کی روشنی میں:

قرآن کریم میں پردہ کے احکام ومسائل کو بڑی جامعیت و تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ بعض راہ گم کردہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن میں پردہ کے لئے کوئی واضح ہدایت نہیں اور موجودہ مغرب زدہ منکرین حدیث کے امام غلام احمد پرویز کا تو یہ حال ہے کہ وہ آراستہ پرداختہ بے پردہ وحیا باختہ ''عورتوں'' سے قرآن پر لیکچر کراتا ہے اور ایسی ''مستورات'' کو مجلس عام میں اپنے سامنے بٹھا کر قرآنی رموز واسرار کا درس دیتا ہے۔ فیا عجبا۔ ہم ان صفحات پر پردہ کی ضرورت واہمیت کے سلسلہ میں چند واضح قرآنی ارشادات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ سنئے مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی

(پارہ۲۲، رکوع۱)

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''

معلوم ہوا کہ عورت کی بے پردگی ونمائش زمانہ جاہلیت کا شیطانی وجاہلانہ طریقہ ہے جسے آج بڑے زور شور اور جدوجہد کے ساتھ نام نہاد نئی روشنی اور تہذیب کے نام پر پیش کیا جارہا ہے۔

مسلمان عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت ونام نہاد نئی روشنی کے حیا سوز زہریلے اثرات سے اپنے کو بچائے۔ غیر محرموں اور بیگانے مردوں سے پوری طرح پردہ کرے اور اپنا جسم وزیورات وزینت ان پر ظاہر نہ ہونے دے۔

Marfat.com

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ از روئے قرآن عورت کا صحیح مقام اس کا گھر ہے اور مردوں کے دوش بدوش چلنے اور شمع محفل بننے کی بجائے قرآن نے اسے "چراغ خانہ" بننے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لہٰذا مسلمان خاتون کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی شدید مجبوری وضرورت شرعی کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور سکولوں، کالجوں، دفتروں، اسمبلیوں، بازاروں، نمائشوں اور سینماؤں، کلبوں وغیرہ مقامات کا ہرگز رخ نہ کرے۔

یاد رہے کہ مذکورہ آیت میں براہ راست خطاب رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات وامہات المومنین کی طرف ہے لیکن اس کا حکم سب عورتوں کو لازم وشامل ہے بلکہ عام عورتوں کے لئے اس حکم کی پابندی بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کیونکہ جب رسول پاک ﷺ کی بیویوں اور مومنوں کی ماؤں کے لئے گھروں میں رہنے اور پردہ کرنے کی اتنی تاکید ہے (حالانکہ وہاں کسی قسم کے فتنہ کا تصور ہی ناممکن ہے) تو دوسری عورتوں کے لئے تو اس سے زیادہ احتیاط وحفاظت کی ضرورت ہے کیونکہ یہاں تو بکثرت فتنوں کا احتمال ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حکم پر عمل کا بے مثال مظاہرہ:

امام احمد سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ حج وعمرہ کے لئے کیوں تشریف نہیں لے جاتیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں حج فرض اور عمرہ ادا کر چکی ہوں اور میرے رب نے مجھے گھر بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے (یعنی وقرن فی بیوتکن) لہٰذا خدا کی قسم میں گھر سے باہر نہ نکلوں گی۔ یہاں تک کہ میرا انتقال ہو جائے۔ راوی فرماتے ہیں خدا کی قسم حضرت سودہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے عہد کے مطابق تا زندگی اپنے گھر سے باہر قدم نہیں نکالا یہاں تک کہ آپ کا جنازہ نکلا (رضی اللہ عنہا) (درمنثور)

کاش! آج کل کے مسلمان مرد وعورت بھی اپنی اماں محترمہ کے اس ارشاد وعمل پر غور اور عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب۔ ذلکم اطھر لقلوبکم و قلوبھن ط

''اور جب تم ان (نبی کی بیویوں) سے کوئی چیز مانگو' تو پردے کے باہر سے مانگو' اس میں زیادہ ستھرائی ہے۔ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی''۔

(پارہ ۲۲، رکوع ۴)

اس آیت مبارکہ سے بھی معلوم ہوا کہ عورت کا اصل اور صحیح مقام اس کا گھر ہے اور اگر کوئی شخص کسی ضرورت کے لئے کسی کے گھر پر جائے اور صاحب خانہ گھر پر موجود نہ ہو اور گھر میں مقیم عورت سے کسی ضروری بات کرنے اور چیز لینے کی حاجت ہو تو پردے کے باہر سے یہ کام کرے کیونکہ پردہ کے باعث مرد وعورت دونوں کا دل پاکیزہ اور ستھرا رہتا ہے اور دل میں کوئی شیطانی وسوسہ اور برا خیال نہیں آتا اور اس کے برعکس اگر غیر محرم مرد وعورت تنہا بیٹھیں آپس میں بے تکلفی ہو۔ آزادانہ میل ملاپ و ملاقاتیں ہوں اور عورتیں بے پردہ گھومتی پھریں تو اس سے معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔ حیا مفقود نظر آوارہ' نیت خراب اور دل ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور اس کا نتیجہ بسا اوقات نہایت سنگین' شرمناک اور ہلاکت آفریں ہوتا ہے کیونکہ بے پردہ عورت پر پڑنے والی نگاہیں شرافت و فتنہ سے بہت کم پاک ہوتی ہیں اور

Marfat.com

بے پردگی لوگوں کی آنکھوں کو گستاخ مزاج کو آوارہ اور دلوں کو برائی پر آمادہ کر دیتی ہے چنانچہ دور حاضر میں اس بات کا عام مشاہدہ ہو رہا ہے۔

خیال رہے کہ اس آیت میں براہ راست صحابہ کرام کو امہات المومنین سے پردہ کے باہر سے مانگنے کا حکم فرمایا جا رہا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب صحابہ کرام و امہات المومنین کے مابین پردہ اس قدر اہم و ضروری ہے تو دوسرے مردوں عورتوں کے درمیان پردہ کتنا لازمی و ضروری ہوگا۔ جسے اس مغرب زدہ دور میں بالکل معمولی چیز سمجھ لیا گیا ہے۔

یٰا یھا النبی قل لازواجك و بنٰتك ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ط (پارہ ۲۲، رکوع ۵)

"اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں"۔

اس آیت میں بضرورت شرعی و مجبوری باہر نکلنے کی صورت میں عورتوں کو چادروں کے ساتھ اپنا تمام بدن بالخصوص چہرہ ڈھانپنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور نہ صرف عام مسلمانوں کی عورتوں بلکہ نبی پاک ﷺ کی بیویوں اور صاحبزادیوں کو بھی پردہ کے اہتمام والتزام کی ہدایت کی گئی ہے اس سے ازروئے قرآن پردہ کی ضرورت و تاکید و اہمیت بالکل واضح و ظاہر ہے۔ حضرت ابن عباس و ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ

امر نساء المومنین ان یغطین رؤسھن ووجوھن بالجلابیب الا عینا واحدا

Marfat.com

یعنی اس آیت میں اہل اسلام کی عورتوں کو (باہر نکلنے کی صورت میں) یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سروں اور چہروں کو چادروں کے ساتھ ڈھانپ لیں اور راستہ دیکھنے کے لئے صرف ایک آنکھ کشادہ رکھیں (کذافی التفاسیر)

اللہ اکبر! ایک طرف یہ قرآنی تعلیمات اور دوسری طرف زمانہ حاضرہ کے مسلمانوں کے حالات دیکھیں اور

ع...... ببیں تفاوتِ راہ از کجا است تا بکجا

کا اندازہ فرمائیں۔ بہر حال اس آیت میں پردہ کے متعلق اس قدر وضاحت و تاکید کے باوجود کیا کسی مسلمان کو مسلمان عورتوں کے پردہ و بالخصوص چہرہ ڈھانپنے کے متعلق کوئی شبہ رہ سکتا ہے؟ کیا اب بھی یہ کہنے کی گنجائش ہوسکتی ہے کہ معاذ اللہ قرآن و اسلام میں پردہ و بالخصوص عورتوں کا چہرہ ڈھانپنے کے متعلق کوئی تصریح و واضح ہدایت موجود نہیں؟

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ قرآن پاک تو مسلمان عورت کو بضرورت باہر نکلنے کی صورت میں چادر کے ساتھ اپنا تمام بدن و بالخصوص چہرہ چھپانے کا حکم فرماتا ہے لیکن آج کل بالعموم مسلمانوں کی بہو بیٹیاں اور بہنیں بلا ضرورت محض سیر و تفریح، فرنگی تعلیم اور اپنی نمائش و شاپنگ کیلئے پوری زینت و زیبائش کے ساتھ باہر نکلتی ہیں اور غیر مردوں کو دعوت نظارہ دینے کیلئے اپنا سارا وجود و بالخصوص چہرہ کھلا رکھتی ہیں۔ کیا یہ صراحتہً قرآنی احکام کی خلاف ورزی اور بے حیائی کا مظاہرہ نہیں؟

چادر کا مطلب:

یاد رہے کہ آیت کریمہ میں جس لفظ کا معنی چادر کیا گیا ہے وہ لفظ جلابیب'

Marfat.com

جلباب کی جمع ہے اور جلباب اس بڑی چادر کو کہا جاتا ہے جو عام اوڑھنی و دوپٹہ کے
اوپر اوڑھی جاتی ہے اور لحاف کی طرح تمام بدن کو چھپا لیتی ہے ۔ (کذا
المدارک والظہری وغیرہما) اور یہی چادر اوڑھنے اور اس سے منہ ڈھانپنے کا حکم
مولیٰ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عورتوں کو فرمایا ہے ۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اگر عورت
بضرورت باہر نکلے تو اتنی بڑی چادر اوڑھ کر نکلے کہ جس سے پوری طرح پردہ ہو
سر اور چہرہ سمیت تمام بدن چھپ جائے اور حکم خداوندی کا تقاضا پورا ہو کیونکہ
عورت ننگے سر منہ یا نائیلون وغیرہ کا باریک کپڑا، دوپٹہ یا نام نہاد عربی ترکی مصری
فیشن ایبل برقعہ پہن کر باہر نکلتی یا چادر اوڑھ کر منہ سر ننگا رکھتی ہے ۔ وہ پردہ و جلباب
کا تقاضا پورا نہیں کرتی بلکہ احکام قرآن کی خلاف ورزی و ارشاد خداوندی کی
نافرمانی کا ارتکاب کرتی ہے ۔ والعیاذ باللہ

ہاں البتہ اگر (تہبند کی بجائے پاجامہ و شلوار کی طرح) چادر کی جگہ پر
طرز کا خیمہ نما سادہ و معمولی قسم کا بڑا برقع استعمال کیا جائے جس سے عورت کا چہرہ
اور سر سے پاؤں تک تمام بدن چھپ جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ چادر
کا صحیح بدل ہو سکتا ہے لیکن جیسا کہ اوپر گزرا اس میں بھی دو آنکھوں کی بجائے ایک
آنکھ کی جگہ کھلی رکھی جائے تا کہ عورت بقدر ضرورت اپنا راستہ دیکھ سکے اور
مردوں تک اس کی نظر زیادہ نہ پھیلے کیونکہ جس طرح مسلمان عورت کیلئے غیر محرم
سے اپنا آپ چھپانا ضروری ہے اسی طرح غیر مردوں کو دیکھنے سے اجتناب
لازمی ہے تا کہ دونوں طرف سے فتنہ کا مکمل طور پر سدِ باب ہو۔

Marfat.com

دعوتِ فکر:

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں کہ پردہ وحجاب کے متعلق قرآنی احکام و اسلامی تعلیمات کتنی اہم اور بہتری وسلامتی کی حامل ہیں ۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر معاشرہ ان کو اپنا لے تو اس سلسلہ میں کسی قسم کی بدمزگی' آوارگی' بے راہروی و دنیا وَ آخرت کی رسوائی' اغواوَ زنا' جیل و مقدمہ ناجائز اولاد و معاشقہ اور فساد و بگاڑ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ذرا سوچئے جو مسلمان خاتون بحکم قرآن پردہ کا اس قدر اہتمام کرے کہ اپنے جسم کا کوئی حصہ خصوصاً اپنا چہرہ تک کسی غیر محرم و بیگانہ مرد کو نہ دکھائے۔ کیا کوئی آوارہ مزاج و بدنیت مرد اس کے قریب جانے اور اسے برائی پر آمادہ کرنے کی توقع کر سکتا ہے؟ اور ایسی حیادار و باپردہ مقدس خاتون جو دور سے کسی غیر محرم کو اپنا چہرہ اور جسم کا کوئی حصہ نہیں دکھاتی وہ خود کسی غیر محرم کے قریب جا سکتی ہے؟ یا اسے اپنے قریب آنے یا اپنے جسم کے خاص مقامات پر تصرف کرنے کی اجازت دے سکتی ہے؟ یا اس کا کوئی سرپرست و محرم باپ' بیٹا' بھائی' شوہر اس کے متعلق ایسی باتوں کا تصور کر سکتا ہے؟ نہیں اور یقیناً نہیں' سوائے کسی دیوث و بے غیرت اور مردہ ضمیر و ایمان فروش کے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

چہرہ چھپانے کا فلسفہ:

اگر یہ سوال کیا جائے کہ عورت کے پردہ پر اتنا زور کیوں دیا جاتا ہے اور قرآن پاک میں بالخصوص عورتوں کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے تو اس کے

Marfat.com

جواب میں یہ عرض کیا جائے گا کہ ''ایک انسان کو دوسرے انسان کی جو چیز سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ اس کا چہرہ ہی تو ہے' انسان کی خلقی و پیدائشی زینت یا دوسرے الفاظ میں انسانی حسن کا سب سے بڑا مظہر چہرہ ہے۔ نگاہوں کو سب سے زیادہ وہی کھینچتا ہے۔ جذبات کو سب سے زیادہ وہی اپیل کرتا ہے خود اپنے دل کو ٹٹولئے' اپنی آنکھوں سے فتویٰ طلب کیجئے اور اپنے نفسانی تجربات کا جائزہ لے کر سچ سچ بتائیے کیا سارے جسم کی بہ نسبت چہرے کا حسن آپ کی نگاہ میں اہم ترین نہیں ہے؟ اور بالخصوص نسوانی چہرہ جذب و کشش کا مرکز اور فساد نظر و فتنہ کا محل اور اس کا ہر ہر پہلو شعراء کا موضوع نہیں ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر اس حقیقت کے مسلّم ہو جانے کے بعد اگر سوسائٹی میں صنفی انتشار' ذہنی آوارگی' بدنظری اور بدکاری و فحاشی کا طوفان روکنا مقصود ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ عورت کیلئے پردہ لازم اور بالخصوص چہرہ کا چھپانا نہایت ضروری قرار دیا جائے کیونکہ اگر اصل مقصد واقعی اس طوفان کو روکنا ہے تو اس سے زیادہ خلاف حکمت بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کو روکنے کیلئے چھوٹے چھوٹے دروازوں پر تو کنڈیاں چڑھائی جائیں اور سب سے بڑے دروازہ کو چوپٹ کھلا چھوڑ دیا جائے''۔ اس لئے اسی خلاف حکمت بات سے بچنے اور برائی کا مکمل انسداد کرنے کیلئے عورت پر پردہ اور بالخصوص چہرہ چھپانا قرآن و اسلام میں ضروری قرار دیا گیا ہے۔

نظر پر پابندی:

قل للمومنين يغضوا من ابصارهم و يحفظوا فروجهم ذالك

Marfat.com

ازکی لھم ان اللّٰہ خبیر بما یصنعون۔ وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن الآیہ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۰)

"مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہتر ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر (اوپر کا اوڑھا ہوا کپڑا) جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں"۔

یہاں پر حفاظتی وانسدادی تدبیر کے طور پر مردوں عورتوں کو بالقصد ایک دوسرے کو دیکھنے پر پابندی عائد کردی گئی ہے کیونکہ دیدہ بازی و بدنگاہی اور عورتوں کا مردانہ حسن و مردوں کا زنانہ حسن سے لطف اندوز ہونا فحاشی و بدکاری اور گمراہی و بے راہروی کا پہلا دروازہ ہے۔ جب غیر مرد و عورت کی ایک دوسرے پر نظر پڑتی اور نگاہ ملتی ہے اس کے بعد شہوانی جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں اور برائی کا راستہ تلاش کیا جاتا ہے اس لئے اسلام نے اس قسم کی نظر پر پابندی لگادی ہے تاکہ شروع ہی میں فتنہ کا سدباب ہو اور آگے بڑھنے کا موقع ہی نہ آئے مزید تاکید کیلئے نظر پر پابندی کے ساتھ شرمگاہوں کی حفاظت کا بھی حکم فرمادیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کردیا ہے کہ یہ نگاہوں کا جھکانا اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنا تمہارے لئے بہتر و ستھرائی کا سبب ہے جس کے باعث ناپاک افعال و شدید گناہوں سے محفوظ رہو گے اور اگر تم نے اپنی نظر یا شرمگاہ کے معاملہ میں خیانت کی تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کو تمام

Marfat.com

حرکات کا علم اور سب کے کاموں کی خبر ہے۔

ہوسکتا تھا کہ کسی مریض القلب کو یہ خیال گزرتا کہ یہاں صرف نگاہ نیچی کرنے کا حکم ہے لباس و پردہ کے متعلق کوئی پابندی نہیں؟ چنانچہ بعض لوگ کہتے بھی ہیں کہ جی پردہ ہو یا نہ ہو بس نیت صاف ہونی چاہیئے لیکن اسلام نے نیت کی صفائی کے ساتھ جہاں نگاہیں نیچی کرنے کا حکم فرمایا ہے وہاں عورتوں کو پردہ کرنے او بالخصوص اپنے نمایاں مقامات چھپانے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔ (یعنی) "اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالیں"۔ جس آیت میں عورتوں کو اپنے سروں اور چہروں کو چادروں سے ڈھانپنے کا حکم فرمایا گیا ہے وہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اب اس آیت میں گریبان ڈھانپنے کا حکم ہو رہا ہے اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ عورتوں کے لئے پرد اور بالخصوص سر چہرہ اور گریبان کا ڈھانپنا کس قدر ضروری ہے مگر آہ افسوس! اسلام قرآن نے جن مقامات کو زیادہ چھپانے کی ہدایت فرمائی آج انہیں مقامات کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کر کے غضب خداوندی کو دعوت دی جاتی ہے ایک طرف تو مسلمان ملک میں بے غیرت و نام نہاد مسلمانوں کی جیتی جاگتی مائیں بہنیں بہو بیٹیاں پورا بناؤ سنگار کر کے آراستہ پیراستہ ہو کر بالکل ننگے منہ سر یا برائے نام فیشن ایبل برقعوں نائلون کے دوپٹوں اور ٹیڈی لباس میں ملبوس گلیوں بازاروں سکولوں کالجوں کلبوں سینماؤں میں دعوت نظارہ دیتی گھومتی پھرتی ہیں اور دوسری طرف بذریعہ تصویر اشتہاروں' بورڈوں اخباروں رسالوں میں عورت کے ایک ایک عضو بالخصوص سر چہرہ اور سینہ کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کر کے دکھایا جاتا ہے۔

Marfat.com

ع......الٰہی قیامت کیوں نہیں آتی یہ ماجرا کیا ہے؟

اپریل ۱۹۶۳ کے ماہنامہ ''نقاد'' کراچی میں ایک مغرب زدہ تعلیم یافتہ ٹیڈی لڑکی کا مضمون شائع ہوا تھا جس میں وہ ''ٹیڈی گرلز کے دشمنوں سے احتجاج'' کے عنوان سے لکھتی ہے۔

''عورت خدا کی بہت حسین مخلوق ہے خدا نے اس کے سینے پر حسن کا دوہرا تمغہ سجایا ہے عورت کے سینے کا وہ دلکش اور زندگی بخش ابھار جس سے ہر انسان عہد طفلی میں بلک بلک کر زندگی کا رس چوستا ہے اور عہد جوانی حتی کے بڑھاپے میں بھی اس حسین ابھار پر للچائی ہوئی نظریں ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا اسی ابھار کو ذرا سا نمایاں کرنے پر ہم کو بے شرم کا خطاب دیا جاتا ہے جیسے چھاتیوں کا وجود بھی ہم پر ایک تہمت ہو۔ ''شریف'' گھرانوں کی عورتوں کو چادروں میں منہ چھپا کر کمر جھکا کر چلنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ زندگی بھر کبڑی بن کر چلتی ہیں اور خدا کا بخشا ہوا نشان امتیاز چوروں کی طرح چھپائے چھپائے قبروں میں جا گرتی ہیں واہ وا کیا شرافت کا مظاہرہ ہے معصوم بے زبانوں کے ساتھ اے بوالہوس بزرگان قوم۔۔۔۔۔ اپنے جذبہ فرعونیت کو اتنا تو ضرور دبا لیجئے کہ عورت آپ کی خدائی کا خوف کئے بغیر اپنے خدا کا بخشا ہوا شان امتیاز چوروں کی طرح چھپاتی نہ پھرے''۔ (بلفظہا)

اس مضمون نگار لڑکی کا نام ہے ''نرگس جمال لاہور'' پہلے پردہ اور بالخصوص عورت کو اپنا سر منہ گریبان ڈھانپنے کے متعلق اپنے سچے خدا کا فرمان پڑھئے اور پھر خدا کا نام لے کر نرگس جمال کا لکھا ہوا مذکورہ مضمون ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیے کہ حالات کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

اے فرنگی تہذیب اے انگریزی تعلیم اے سکول و کالجو تمہی قوم کی بھولی بھالی بیٹیوں کو اتنا دریدہ دہن طوطا چشم اور بیباک و بے حیا بنا دیا ہے۔

اے حاکمو! اے مولویو! اے پیرو اور لڑکیوں کے پالنہارو!

؎ کس سمت کی ہوا ہے کدھر جا رہے ہیں لوگ
فرصت ملے تو گھر سے نکل کر تو دیکھئے

بہر حال اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ مسلمان مرد و عورت کو بڑی احتیاط کی ضرورت ہے اور آنکھیں جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کے لئے عورتوں کو اپنے پردہ بالخصوص گریبان ڈھانپنے کا ضروری حکم ہے جس سے معلوم ہوا کہ انسانی زندگی اور لباس و معاشرت میں مرد و عورت کا معاملہ اور شرعی قرآنی احکام ایک جیسے نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے جیسا کہ مذکورہ آیت میں مردوں کو صرف نگاہیں نیچی کرنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور عورتوں کو اس کے ساتھ پردہ کرنے دوپٹہ اوڑھنے اور گریبان ڈھانپنے کی بھی تاکید کی گئی ہے لہذا ظاہر ہو گیا کہ عورتوں کا غیر محرموں سے پردہ نہ کرنا' اور حیا و شرافت کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر عورتوں کو مردوں کے ساتھ دوڑانا' شانہ بشانہ چلانا' پہلو بہ پہلو بٹھانا' مخلوط مجالس میں آنا جانا اور غیر محرم مردوں عورتوں کا بلا تکلف ملنا ملانا اور ملاقاتیں فرمانا اسلامی احکام و قرآنی معاشرہ کے سراسر برعکس محض ابلیس و انگریز کا طریقہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی

آواز کی پابندی:

یٰنساء النبی لستن کاحد من النساء انِ اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہٖ مرض و قلن قولا معروفا (پ۲۲ع۱)

"اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو"۔

عورتوں کی بے پردگی و حسن و جمال کے مظاہرہ کی طرح چونکہ ان کی آواز بھی معاشرتی بے راہروی دلوں کی کجی اور فتنہ کا باعث ہوسکتی ہے کیونکہ عورت کی آواز میں طبعی طور پر ایک دلکشی نرمی نزاکت اور حلاوت پائی جاتی ہے نیز آواز اور باتیں سن کر دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے جو بالآخر بے پردگی پر منتج ہوتی ہے اس لئے اس آیت میں بوقت ضرورت عورتوں کو ایسے طریقہ سے گفتگو کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ جس سے کسی سننے والے کے دل میں کوئی غلط خواہش لالچ اور کشش پیدا نہ ہو پچھلے صفحات میں وہ آیت گزری ہے کہ جس میں یہ فرمایا گیا تھا کہ "اگر مرد مستورات سے کوئی چیزیں مانگیں تو پردہ کے باہر سے مانگیں"۔ اب اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ اگر عورتوں کو بات کرنے کی کوئی ضرورت پیش آئے تو پردہ میں رہ کر ایسی سنجیدگی اور سادگی و باوقار طریقہ سے بات کریں کہ محض بات کی حد تک وہ بات رہے اور سننے والے کے دل میں ان کے انداز گفتگو سے کوئی لذت وخواہش و لالچ پیدا نہ ہو اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام و قرآن عورت کے سلسلہ میں کتنی احتیاط کا سبق دیتے ہیں اور مختلف رخنوں، برائی کے راستوں اور فتنوں کے دروازوں کو کس حکیمانہ طریقہ سے بند فرماتے ہیں تا کہ کسی قسم کے خطرہ کا کوئی احتمال و گنجائش و امکان ہی نہ رہے پھر صرف عورت کے انداز گفتگو اور آواز کی پابندی پر ہی بس نہیں کیا بلکہ یہاں تک فرمایا کہ

ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن

Marfat.com

یعنی "عورتیں چلنے میں بھی احتیاط کریں اور اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ ماریں کہ ان کا چھپا ہوا زیور معلوم ہو اور اس کی جھنکار دوسروں تک پہنچے"۔

(پارہ ۱۸ ارکوع ۱۰)

یہاں پر صراحتہً یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ عورتیں اپنی چال ڈھال اور اپنے گھروں میں بھی اتنی احتیاط کریں کہ ان کے زیور کی آواز بھی کسی غیر محرم کے کان تک نہ پہنچے جب عورت کے زیور کی آواز کا اتنا پردہ ہے تو اس کی اپنی آواز وجسم کی بے پردگی کس طرح جائز و گوارا ہو سکتی ہے؟ اور جب غیر مرد کو زیور کی آواز سنانا بھی منع ہے تو خود زیور اور جن اعضاء میں زیور پہنا جاتا ہے ان کا دکھانا کس قدر ممنوع ہوگا؟ اس کے ساتھ ہی ذرا اس پر بھی غور فرمایئے کہ از روئے شریعت عورت کے لئے اذان، اقامت، امامت اور خطابت جیسے اہم مبارک اور پاکیزہ امور ممنوع و ناجائز ہیں اسی طرح عورتوں میں کوئی نبی نہیں ہوا کیونکہ نبی کا کام ہے مجمعوں میں جانا، تبلیغ و تقریر و خطاب فرمانا اور یہ باتیں عورتوں کے پردہ کے مناسب و لائق نہیں مگر کس قدر ظلم اور غضب کا مقام ہے کہ جس اسلام کے اتنے واضح اور صاف و صریح احکام ہیں اسی اسلام کے "نام لیواؤں" کے ملک میں ان کی عورتیں اور بیٹیاں مردانہ مجالس و مخلوط مجمعوں، مباحثوں، سکولوں، کالجوں، اسٹیجوں، اسمبلیوں، اسٹیشنوں اور ریڈیو پر لاؤڈ اسپیکروں میں تقاریر و خطاب فرماتی نظر آتی ہیں۔

فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

یاد رہے کہ اوپر کی آیت میں اگرچہ بظاہر ازواج مطہرات کو خطاب ہے لیکن حکم سب مسلمان خواتین کو شامل و عام ہے بلکہ عام عورتوں کے لئے ازواج مطہرات

Marfat.com

وامہات المومنین سے بہت زیادہ احتیاط و پابندی کی ضرورت ہے۔

پردہ احادیث کی روشنی میں:

پردہ کے متعلق قرآن پاک کے بعض صاف وصریح ارشادات کے بعد اب ہم احکام قرآنی کی مزید تفصیل وتشریح کے لئے احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں اوران کی روشنی میں پردہ کی اہمیت کواور زیادہ واضح کرنا چاہتے ہیں تا کہ بے پردہ وحیا باختہ عورتوں اوران کے جاہل و بے غیرت سرپرست مردوں پر حجت قائم ہو۔ اور دیندار عورتوں اور خدا ؤ مصطفےٰ (جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کا احترام کرنے والے مردوں کے لئے باعث عبرت و مشعل راہ ثابت ہوں اور وہ فرنگی تہذیب کی موجودہ حیاسوز آندھیوں میں اپنے ناموس وغیرت کا مزید تحفظ کرسکیں۔

عورت اور شیطان:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفها الشیطان

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت چھپانے کی چیز ہے اس کا باہر نکلنا شیطانی غلبہ وخطرہ کا باعث اور گھر میں رہنا بہتر ہے جیسا کہ قرآن پاک کا ارشاد بھی گزر چکا۔

گھر کی بندش:

المرٔۃ عورۃ فاحبسوهن فی البیوت

عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے پس انہیں گھروں میں قید رکھو۔

(ابن ابی شیبہ، تفسیر درمنثور الزواجر)

Marfat.com

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتقوا الله فی النساء فانهن عوانی عندکم و العانی الاسیر

(او کمال قال)

یعنی عورتوں کے بارہ میں اللہ سے ڈرو پس تحقیق وہ تمہاری قید میں ہیں۔

(تفسیر روح البیان، جلد ۱۰، صفحہ ۲۶۶)

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت قابل پردہ چیز ہے اور مردوں کے پاس بمنزلہ قیدی کے ہے لہذا مردوں پر لازم ہے کہ بلا حاجت وضرورت شرعی "سیر وتفریح" اور آوارہ گھومنے پھرنے سے انہیں روکیں اور گھروں میں قید رکھیں لیکن قید کا یہ مطلب نہیں کہ مرد عورتوں کو گھر میں بند رکھ کر ان پر ظلم کریں۔ بلکہ ان کے بارہ میں اللہ سے ڈریں ان کے حقوق بجا لائیں اور خوراک، رہائش، لباس وغیرہ کا خیال رکھیں۔ سبحان اللہ! کیسی پاکیزہ تعلیم ہے اور اس میں معاشرہ کی اصلاح کے ساتھ عورت کی کتنی ہمدردی و بھلائی ہے مگر واہ رے فرنگی تہذیب جس نے مغرب زدہ مردوں کو بے غیرت بنا دیا اور عورتوں کو شتر بے مہار کی طرح آوارہ و بیباک کر دیا۔

شیر خدا کا ارشاد:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے غیرت مردوں کو خطاب کر کے فرماتے ہیں۔

"کیا تمہیں حیا نہیں، کیا تمہیں غیرت نہیں، تمہاری عورت باہر نکلتی ہے اور وہ لوگوں کو دیکھتی ہے اور لوگ اس کی طرف نظریں اٹھاتے ہیں"۔

خاتون جنت کا فرمان:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ عورت کے لئے کس

Marfat.com

بات میں بہتری ہے۔ فرمایا

"عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھے اور نہ مرد اس کو دیکھ سکیں"۔ (الزواجر، جلد۲، ص۴۵)

جنازہ پر پردہ کا اہتمام:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزاج مبارک میں چونکہ انتہا کی شرم وحیا تھی اس لئے آپ بعد انتقال اپنے جنازہ کے متعلق متفکر تھیں کہ جنازہ پر پردہ کی کیا صورت ہوگی۔ چنانچہ آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بطور مشورہ فرمایا کے کھلے جنازہ میں عورتوں کی بے پردگی معلوم ہوتی ہے جس کو میں ناپسند کرتی ہوں۔ اس پر حضرت اسماء نے عرض کی اے جگر گوشہ رسول! میں نے حبش میں ایک طریقہ دیکھا ہے آپ فرمائیں تو میں اس کو پیش کروں۔ یہ کہہ کر انہوں نے خرمے کی چند شاخیں منگوائیں اور ان پر کپڑا اتانا جس سے پردہ کی صورت ہوگئی۔ یہ دیکھ کر خاتون جنت بہت خوش ہوئیں اور فرمایا جنازہ پر پردہ کے لئے یہ بہت اچھا طریقہ ہے چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد رات کے اندھیرے کے باوجود آپ کا جنازہ اسی طرح پردہ کی صورت میں لے جایا گیا"

(سیر الصحابیات بحوالہ اسد الغابہ، جلد۵، ص۲۲۴)

اللہ اکبر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور زنان جنت کی سردار کے پردہ کا اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ انتقال کے بعد کفن میں ملبوس ہونے کے باوجود جبکہ بے پردگی کا کوئی احتمال نہیں ہوتا کس طرح اپنے جنازہ کے پردہ کا اہتمام فرما رہی

Marfat.com

ہیں اور ادھر آج کل کے نام نہاد مسلمانوں کی حالت پر غور فرمائیں کہ ان کی ہمشیرگان و بہو بیٹیاں بازاروں، دوکانوں، سینماؤں کالجوں وغیرہ مقامات پر کس طرح کھلے بندوں اپنی زندگی و جوانی اور حسن وزیبائش کا مظاہرہ کرتی پھرتی ہیں کیا ایسی بے پردہ وحیا باختہ عورتیں اپنی تمام ترقی و تعلیم و دانائی کے باوجود جنت میں خاتون جنت کی رفاقت کے قابل ہو سکتی ہیں؟

حشر میں پردہ کا انتظام:

جیسا کہ اوپر گزرا چونکہ سیدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کا کمال درجہ اہتمام فرماتی تھیں حتیٰ کہ بعد وصال بھی پردہ کے اہتمام سے غافل نہ ہوئیں اس لئے قیامت کے دن آپ کے پردہ و حفاظت کا قدرتی طور پر انتظام ہوگا اور جب آپ پل صراط سے گزرنے لگیں گی تو عرش سے منادی پکارے گا "اے اہل محشر اپنے سروں کو جھکا لو اور آنکھیں نیچی کرلو کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی پل صراط سے گزرنا چاہتی ہے (رضی اللہ عنہا)"

(نورالابصار، ص ۴۵، ۴۶)

جنت سے محروم:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماں باپ کا نافرمان، دیوث (جسے اپنی عورت کی غیرت نہ ہو) ہمیشہ شراب پینے والا اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا"

Marfat.com

نابینا سے پردہ:

"ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھیں کہ اچانک حضرت ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے آنے پر حضور ﷺ نے ہم دونوں (بیویوں) کو فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ جو ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (وہ تو نابینا ہیں لیکن) کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھتیں"۔ (ترمذی، وابوداؤد)

فائدہ:

ایک طرف امہات المومنین رسول اللہ ﷺ کی بیویاں اور دوسری طرف صحابی رسول اور وہ بھی آنکھوں سے نابینا، اس کے باوجود حضور ﷺ کا پردہ کے متعلق اس طرح ارشاد فرمانا اور آج کل عام قسم کی حیا باختہ عورتوں کا آراستہ پیراستہ ہوکر فاسقوں، فاجروں اور ایرا و غیرہ لوگوں کے سامنے گھومنا پھرنا۔

ع...... ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا است

نابینا حافظ سے تعلیم:

فقہاء اسلام نے مذکورہ حدیث کی روشنی میں اور اس بناء پر کہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ فرمایا کہ "عورت کو نابینا مرد حافظ سے قرآن پڑھنا ممنوع وناپسندیدہ ہے، اسے چاہیے کہ کسی قرآن خواں عورت سے قرآن پڑھے"۔

(نفع المفتی والسائل، ص ۱۱۶)

Marfat.com

کہاں یہ اسلامی تعلیمات اور حفاظتی واحتیاطی تدابیر کہ عورت کے لئے نابینا حافظ قرآن سے قرآن پاک کا سبق پڑھنا اور کہاں مخلوط ماحول میں ٹیڈی لڑکیوں اور فیشن ایبل دوشیزگان کا مغرب زدہ نوجوانوں پروفیسروں سے انگریزی تعلیم حاصل کرنا، مخلوط مجالس ومباحثوں میں شرکت کرنا اور بازاروں دوکانوں پر شاپنگ کرتے پھرنا۔

ع......شرم ان کو مگر نہیں آتی

خلوت میں شیطان:

عن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (ترمذی)

نیز فرمایا "خبردار کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ رات نہ گزارے سوا اس کے کہ وہ اس کا خاوند ہو یا شرعی محرم"۔ (مسلم شریف)

معلوم ہوا کہ اپنے خاوند و شرعی محرم کے بغیر عورت کا رات کو کسی غیر مرد کے پاس رہنا یا اس کیساتھ خلوت و تنہائی میں بیٹھنا شرعاً ناجائز و شیطانی خطرہ کا باعث ہے چاہے وہ غیر محرم مرد دیور یا جیٹھ ہو، خالہ، ماموں، پھوپھی زاد بھائی یا بہنوئی ہو، کوئی مولوی یا پیر ہو، پروفیسر و حافظ قرآن استاد ہو، حکیم ڈاکٹر یا اور کوئی دوکاندار وغیرہ ہو۔

Marfat.com

پیچھے رکھنے کا حکم:

عن حذیفه قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول فی خطبته الخمر جماع الاثم والنساء قبائل الشیطان وحب الدنیا راس کل خطیئة قال و سمعته یقول اخروا الانساء حیث اخرهن اللّٰه

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ میں فرماتے سنا کہ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ دنیا کی محبت ہر برائی کی اصل ہے۔ نیز فرمایا عورتوں کو پیچھے رکھو جیسے اللہ نے انہیں (مردوں سے) پیچھے رکھا۔ (مشکوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ عورتوں کا نمبر مردوں کے بعد ہے۔ چنانچہ وہ بہت سے امور میں مردوں سے پیچھے اور ان کے بعد درجہ رکھتی ہیں اور قرآن پاک میں بھی ان کا ذکر مردوں کے بعد اور ان کے ذکر کے تحت آیا ہے۔ لہذا آج کل کے مقلدین افرنگ کا عورت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور اسے مردوں کے دوش بدوش چلانے اور برابر کرنے کی کوشش کرنا خلاف اسلام وخلاف فطرت محض باطل پرستی پر مبنی ہے۔ عورتوں کو مردوں کی برابری اور ان سے پیش قدمی کی بجائے پیچھے رکھنے کے حکم میں بھی ان کی حفاظت و پردہ کا راز مضمر ہے کیونکہ آگے اور برابر ہونے کی بجائے پیچھے ہونے میں بھی پردہ وحفاظت میں رہنا بہتر ہے مگر انگریز کی ذہنی غلامی و فرنگی تہذیب کے دستور کے مطابق مغرب زدہ عورت مردوں کی مجلس میں پہلو بہ پہلو بیٹھتی بلکہ ان کی صدارت وقیادت فرماتی نظر آتی ہے نہایت شوخی و بیباکی کے

Marfat.com

ساتھ خود آگے ہوتی ہے اور ان کا نام نہاد خاوند نوکروں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

؎ تہذیب نو جب آئی خوف خدا گیا
اور ساتھ ساتھ شرم رسول خدا گئی

اہل قبر سے پردہ:

"اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تک میرے حجرہ (گنبد خضریٰ) میں رسول اللہ ﷺ اور میرے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مدفون تھے میں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہاں صرف میرے شوہر محترم اور والد بزرگوار ہی ہیں پردہ کا اہتمام کئے بغیر ہی زیارت کے لئے حاضر ہو جاتی تھی لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں دفن ہو گئے تو اللہ کی قسم اس کے بعد میں ان سے شرم کے باعث اپنے آپ کو کپڑوں میں خوب لپیٹ کر (باپردہ) وہاں حاضر ہوتی"۔ (مشکوۃ شریف)

مومنوں کی ماں کی شرم و پردہ کا یہ عالم ہے کہ وہ ایک برگزیدہ صحابی وخلیفہ رسول کی قبر سے اس قدر حیا فرماتی ہیں اب جن مردوں کی عورتیں اور بہو بیٹیاں ٹیڈی لباس میں ملبوس بے پردہ گھومتی پھرتی اور مخلوط و مردانہ مجلسوں اور اداروں میں کھلم کھلا شریک ہوتی ہیں اور عام بازاری مردوں سے بھی حیا نہیں کرتیں وہ ذرا سوچیں کہ وہ خود اور ان کی یہ عورتیں کیا ام المومنین کی اولاد ہیں؟

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

Marfat.com

مصیبت میں پردہ:

"ایک صحابیہ نے اپنے لخت جگر کے شہید ہونے کی خبر سنی تو وہ تحقیق حال کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی درآں حالیکہ اس انتہائی مصیبت وصدمہ میں بھی اس کے چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ بعض صحابہ کرام نے ایسے موقع پر بھی اس قدر پردہ کے اہتمام پر بطور تحسین حیرت کا اظہار کیا تو اس مقدس خاتون نے فرمایا "ان ارزأ ابنی فلن ارزأ حیائی یعنی بیشک میرا بیٹا شہید ہوگیا ہے لیکن میری حیا نہیں مری"۔ (ابوداؤد)

اللہ اکبر! ذرا ایک طرف اس بلند ہمت و باحیا خاتون کے صبر وغیرت کو دیکھیے اور دوسری طرف زمانہ حال کی ان عورتوں کے متعلق خیال کیجئے کہ جن میں سے بعض باپردہ عورتیں بھی مصیبت وموت کے وقت بال کھولے ہوئے بے پردہ واویلا کرتی نظر آتی ہیں۔ اور شادی وخوشی کے موقع پر ناچ گانے اور ڈھولک بجانے کی تقریب میں شریک ہوتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حج اور جہاد:

اسلام نے عورت کے تحفظ و پردہ کا اس قدر اہتمام فرمایا ہے کہ نہ عورتوں پر جہاد ضروری قرار دیا ہے اور نہ انہیں محرم وشوہر کے بغیر حج ہی کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں "میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا (مردوں کی طرح) عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں ان پر ایسا جہاد ہے جس میں جنگ نہیں۔ الحج والعمرۃ ....

Marfat.com

دوسری روایت میں ہے:

جهاد كن الحج۔ "اے عورتو تمہارا جہاد حج ہے"۔ (مشکوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ حج ہی عورتوں کا جہاد ہے اور مسلمان عورت کا کام خود سپاہی بننا نہیں بلکہ ملک وقوم کو سپاہی بیٹے عطا کرنا ہے۔ باقی رہا حج تو اس میں بھی عورت اپنے شوہر و محرم کے بغیر نہیں جاسکتی۔ حج کے خرچ کے علاوہ اس کے ساتھ شوہر یا محرم کا ہونا ضروری شرط ہے اور بغیر محرم حج کو جانا جرم و گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہرگز کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے (اگرچہ وہ سفر حج ہو) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جہاد کے سلسلہ میں میرا نام لکھ لیا گیا ہے اور میری عورت حج کے لئے جارہی ہے (میرے لئے کیا حکم ہے) فرمایا تو جا اور عورت کے ساتھ جا کر حج ادا کر۔ (بخاری و مسلم)

جب حج جیسے سراسر عبادت و مقدس سفر میں عورت شوہر و محرم کے بغیر نہیں جاسکتی تو اس کا اور کسی سفر میں تنہا نکلنا شوہر و محرم کے بغیر سفر کرنا، عرسوں، میلوں اور دیگر مقامات و شہروں میں جانا اور تعلیم و سیاحت و ملازمت کے لئے لندن و امریکہ وغیرہ ممالک تک پرواز کرنا کیسے حلال ہوگا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان گرامی کے خلاف ملک و بیرون ملک میں تنہا سفر کرنے والی عورتوں کا آئے دن جو عبرتناک حشر اور بسوں کے اڈوں، اسٹیشنوں وغیرہ پر قتل و اغواء و عصمت دری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں وہ اخبار بین و باخبر حضرات سے مخفی نہیں۔ کاش! لوگ احکام اسلام پر عمل پیرا ہو کر اپنے ایمان اور

Marfat.com

عزت و جان کو محفوظ رکھیں اور دنیا و آخرت میں سرخرو رہیں۔

عورت کا مصافحہ:

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جس عورت کو بیعت کرتے اسے اپنی زبان مبارک سے فرماتے "میں نے تجھے بیعت کیا"۔ خدا کی قسم آپ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں چھوا۔ (بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ بیعت کے موقع پر عورتوں نے عرض کیا حضور (ﷺ) ہمارے ساتھ مصافحہ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: انی لا اصافح النساء۔ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ (موطا امام محمد)

اللہ اللہ!! رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے آقا و مولیٰ اور حقیقتاً ایمانی باپ ہونے کے باوجود اتنی احتیاط فرماتے ہیں کہ آپ کا مقدس ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ مس نہیں ہوا اور آپ نے صاف فرما دیا کہ میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا۔ جب حضور ﷺ کی احتیاط کا یہ عالم ہے تو اور کسی پیر و مریدنی' استاد و شاگردنی اور منہ بولے نام نہاد باپ بیٹی اور بہن بھائی کے لئے کسی بے احتیاطی کی گنجائش کیسے ہوسکتی ہے۔ حضور ﷺ کے اس قول و عمل مبارک سے واضح ہوگیا کہ مغرب زدہ تعلیمیافتہ عورتوں کا اپنے ہم جنس مسٹروں کے ساتھ مصافحے کرنا (جن کی تصاویر آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں) اور سادہ لوح جاہل عورتوں کا پیروں

Marfat.com

اوران کے صاحبزادوں کے ساتھ ہاتھ ملانا‘ دست بوسی کرنا اور ان کے پاؤں دبانا‘ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد وطریقہ کے خلاف اور محض ناجائز وحرام ہے۔

عورت اور نماز:

مردوں کی طرح عورتوں پر بھی پنجگانہ نماز فرض ہے مگر مردوں عورتوں کی نماز میں متعدد امور میں فرق ہے اور اسلام نے نماز کے معاملہ میں بھی عورت مرد کے درمیان امتیاز رکھا ہے اور اس سلسلہ میں بھی عورت کو مرد کے برابر نہیں کیا۔ مردوں کی نماز کے لئے اذان‘ اقامت‘ جماعت‘ امامت اور مساجد کی حاضری کو ضروری قرار دیا گیا ہے لیکن عورتوں پر نہ یہ چیزیں ضروری ہیں نہ ان کے لئے موذن مکبر اور امام وخطیب بننا جائز ہے۔ مرد جتنے قدم چل کر مسجد میں حاضر ہو کر نماز با جماعت ادا کریں گے انہیں اتنا زیادہ ثواب وبلندی درجات ہوگی اور عورت اپنے مکان میں جتنے محفوظ واندرونی حصہ میں نماز پڑھے گی اسے اتنا ہی زیادہ ثواب وقرب خداوندی حاصل ہوگا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”عورتوں کی بہترین مسجدان کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے“۔

(طبرانی وغیرہ)

”عورت اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتی ہے“۔ (کتاب الترغیب)

”اللہ کے نزدیک عورت کی سب سے زیادہ محبوب نماز وہ ہے جو گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصہ میں ادا کرے“۔ (ابن خزیمہ)

Marfat.com

"عورت کا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا گھر سے باہر (مسجد وغیرہ میں) نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اندر کی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔

(طبرانی شریف)

"عورت کا کوٹھڑی میں نماز پڑھنا دالان میں نماز پڑھنے سے اور تہہ خانہ میں نماز پڑھنا کوٹھڑی میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔(ابوداؤد)

انہی احادیث کے پیش نظر علماء ومحدثین نے اس موقع پر ان الفاظ میں باب باندھا ہے۔

ترغیب النساء فی الصلوۃ فی بیوتھن ولزومھا و ترھیبھن من الخروج منھا ۔

یعنی عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کی طرف رغبت کریں اور اسے لازم پکڑیں اور نماز کے لئے بھی گھروں سے باہر نکلنے سے احتراز کریں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باب اختیار صلوۃ المرءۃ فی حجرتھا علیٰ صلوتھا فی دارھا وصلوتھا فی مسجد قومھا علیٰ صلوتھا فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"یعنی عورت کا اپنے گھر کے قریب اپنی قوم ومحلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور دالان میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے"۔(کتاب الترغیب، ص ۱۶۹)

Marfat.com

ان احادیث میں ارشادات ائمہ سے ظاہر ہوا کہ عورت کا اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں نماز پڑھنا زیادہ پسندیدگی وثواب وقرب خداوندی کا باعث اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے کئی درجے زیادہ بہتر ہے۔ حالانکہ مسجد نبوی کے متعلق وارد ہے کہ اس میں ایک کا ثواب پچاس ہزار نماز کے برابر ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کا ثواب ہے اور محلہ وقبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نماز کا ثواب ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو (۵۰۰) نماز کا ثواب ہے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نماز کا ثواب ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا پچاس ہزار' نماز کا ثواب اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کا ثواب ہے"۔ (مشکوۃ شریف، ص۷۲)

تو گویا عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں پچاس ہزار نماز کے ثواب سے زیادہ بہتر ہے اسی لئے خاتون جنت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسجد نبوی سے مکان قریب ہونے کے باوجود مسجد کی بجائے گھر ہی میں نماز ادا فرماتی تھیں چنانچہ منقول ہے کہ

"جناب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی سیرت سے بھی خواتین کے لئے پردہ کی اہمیت پر زور دیتی تھیں"۔ آپ کا مکان مسجد نبوی سے بالکل متصل تھا لیکن آپ برقع وچادر میں نہاں ہو کر بھی اپنے والد بزرگوار (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے نماز میں شرکت یا آپ کے مواعظ سننے کے لئے مسجد میں تشریف نہ لاتیں۔ بلکہ اپنے بیٹوں پیارے حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زبانی خطبات کے مضمون سن لیا کرتیں۔ (روزنامہ کوہستان لاہور، ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء)

Marfat.com

عورت کے نماز کے مذکورہ احکام سے واضح ہو گیا کہ اس کے باوجود کہ نماز ایک نہایت مہتمم بالشان پاکیزہ اور مبارک عادت ہے۔ مسجد اور بالخصوص مسجد نبوی ”خدا کا گھر“ ایک ایسا پاک ونورانی مقام ہے جس میں ایک نماز کا ثواب پچاس گنا زیادہ ملتا ہے جس کے حاضرین ونمازی صحابہ کرام علیہم الرضوان اور امام خود سید الانبیاء ﷺ تھے۔ عورتوں اور ان عورتوں کے لئے جو کہ نہایت مقدس وپرہیز گار خواتین اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی صحابیات تھیں مسجد نبوی کی بجائے اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا کئی گنا زیادہ ثواب بہتری اور فضیلت کا موجب قرار دیا گیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جہاں تک ہو سکے عورت کے لئے پردہ کی پابندی، پردہ کے باوجود غیر محرموں کی نظروں سے محفوظ اور گھر میں مقیم رہنا ضروری ولازمی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کے نزدیک عورت کے لئے پردہ کی پابندی اور گھر میں مقیم ومحبوس رہنا کتنا اہم ہے اور یہ کہ جب صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے لئے گھر سے نماز کے لئے مسجد نبوی میں جانا بہتر وپسندیدہ نہیں تھا تو موجودہ دور کی عورتوں کیلئے مسجدوں، جلسوں، جمعوں، عیدوں اور عرسوں میں جانا کس طرح بہتر وپسندیدہ ہو سکتا ہے؟ اور جس عورت کے لئے گھر کی بہ نسبت مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا بہتر قرار نہیں دیا گیا اس عورت اور خصوصاً نوجوان عورت ودوشیزہ لڑکی کے لئے جاذب نظر رنگ برنگ برقعوں اور پر کشش وزرق برق لباس میں ملبوس چودھویں صدی کے مغرب زدہ دور فتن میں میلوں، نمائشوں، مینا بازاروں، سکولوں، کالجوں، بازاروں، پارکوں، کلبوں، سینماؤں دفتروں کمپنیوں اور گانے بجانے وبے پردگی پر مشتمل بیاہ شادی وغیرہ تقاریب میں داخل وشامل ہونا

Marfat.com

از روئے اسلام کیونکر بہتر و جائز اور گوارا و برداشت ہو سکتا ہے۔

؎ اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں!
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

فرمان رسالت:

تفسیر روح البیان میں نقل فرمایا:

و فی حدیث افضل رجال امتی الذین یجاھدون فی سبیل اللّٰہ و افضل نساء امتی اللاتی لا یخرجن من البیوت الامر لا بدلھن منہ

''یعنی حدیث شریف میں ہے کہ میری امت کے افضل مردوہ ہیں جو فی سبیل اللہ جہاد کریں اور میری امت کی افضل عورتیں وہ ہیں کہ جو گھروں سے باہر نہ نکلیں مگر کسی ایسے ضروری کام کے لئے جس کے لئے انہیں باہر نکلے بغیر چارہ نہ ہو''۔

(صفحہ ۴۶۶، جلد۳)

اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ عورت کا اصل صحیح اور محفوظ مقام اس کا گھر ہے اور اس کا گھر ہی میں رہنا بہتر و ضروری ہے اور گھر سے باہر نکلنے کی صرف اسی صورت میں اجازت ہے جبکہ کوئی ایسا ضروری کام پیش آ جائے جس کے لئے باہر نکلے بغیر چارہ نہ ہو۔ مثلاً وہ باپ' بھائی خاوند' بیٹے کے سہارا سے محروم ہو جو ایسے ضروری امر و سودا سلف لانے میں اس کے کام آ سکے یا اور کوئی ایسی مجبوری ہو جس کے لئے وہ گھر سے باہر نکلنے پر مجبور ہو اور اس کے بغیر کوئی اسے چارہ نہ ہو۔ یہ نہیں کہ وہ خواہ مخواہ سیر و تفریح اور فیشن و عیاشی کے طور پر مینا بازاروں پارکوں کلبوں اور

Marfat.com

سینماؤں میں گھومتی پھرے جب تک خود دوکانداروں سے سودا نہ خریدے اسے تسکین نہ ہو اور سکولوں کالجوں دفتروں ہسپتالوں ہوائی اڈوں اور مخلوط مجالس میں فرنگی تعلیم وغیر شرعی ملازمت و خلاف اسلام حرکات کی مرتکب ہو۔ والعیاذ باللہ تعالی

بہر حال جب نماز باجماعت کے لئے عورت کا گھر سے باہر نکلنا بہتر نہیں تو دیگر ایسے ویسے لغو وفضول اور اسلامی مزاج کے خلاف کاموں کے لئے عورت کو باہر نکلنے کی اجازت کیوں کر دی جاسکتی ہے؟

طریقہ نماز میں فرق:

یہی نہیں کہ گھر کی بہ نسبت عورت کا صرف مسجد میں آنا ہی بہتر نہیں۔ بلکہ شرعی طور پر مرد و عورت کی نماز میں فرق اور عورت کی نماز کا طریقہ ہی ایسا مقرر کیا گیا ہے کہ عورت جہاں بھی ہو اپنی نسوانیت و زنانہ حیا محسوس و پیش نظر رکھے۔ مثلاً مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ ایسا ہے جس کا چھپانا فرض ہے جبکہ عورت کے لئے پانچ عضو منہ کی ٹکلی، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سوا نماز میں تمام بدن کا چھپانا فرض ہے اگر چہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں نماز پڑھے اگر مذکورہ پانچ اعضاء کے علاوہ بدن کا کوئی اور حصہ ننگا ہو یا ایسا کپڑا پہنا اور باریک دوپٹہ اوڑھا جس سے جسم یا بالوں کی رنگت نظر آ سکتی ہو تو عورت کی نماز ہوگی ہی نہیں۔ اسی طرح مرد کی نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے جاتے ہیں اور عورت کی نماز میں بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھی جاتی ہے۔ مرد کی نماز میں بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ

Marfat.com

اٹھائے جاتے ہیں اور عورت کی نماز میں کندھوں تک ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ مرد کی نماز میں بعض صورتوں میں بلند آواز سے تکبیرات و قرآن پڑھا جاتا ہے اور عورت کی نماز میں نہ بلند آواز سے تکبیریں ہو سکتی ہیں نہ قرات کیونکہ عورت کی آواز بھی عورت (پوشیدہ رکھنے کی چیز) ہے اگرچہ وہ نماز پڑھ رہی ہو اور اندھیری کوٹھڑی میں مصلے پر کھڑی ہو۔ مرد کی نماز میں بحالت رکوع گھٹنوں پر ہاتھ اور انگلیاں کھلی رکھنے کا حکم ہے اور عورت کی نماز میں انگلیاں ملا کر رکھی جاتی ہیں۔ مرد کی نماز میں مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ پیٹھ برابر اور سیدھی ہو جائے اور عورت کی نماز میں صرف اس قدر جھکے کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔ پیٹھ بالکل سیدھی نہ ہو۔ نہ گھٹنوں پر زور دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح سیدھے نہ کر دے۔ مرد کی نماز میں سنت یہ ہے کہ سجدہ میں بازو کروٹوں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے اور عورت کی نماز میں حکم یہ ہے کہ سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے۔ مرد کی نماز میں سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھے' داہنا قدم کھڑا رکھے اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور عورت کی نماز میں سجدوں کے بعد عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے۔ علی ہذا القیاس ان سب مسائل اور عورت کے طریقہ نماز میں اس کی نسوانیت و حیا کو ملحوظ رکھا گیا ہے مگر آہ ثم آہ کہ جس عورت کی نماز اتنے محتاط و محفوظ اور محدود طریقہ پر سمٹ سمٹا کر ادا ہوتی ہے آج وہی عورت مسلمان اور

Marfat.com

پاکستانی عورت عام طور پر نماز سے سبکدوش اور بے حیائی اور بے باکی میں اتنی شوخ وحیا باختہ ہوچکی ہے کہ وہ کھلم کھلا بناؤ سنگار کر کے اکڑ اکڑ کر بازاروں سڑکوں پر چلتی ہے۔ اپنے قابل ستر مقامات کو زیادہ نمایاں کرتی ہے۔ اسٹیجوں، اسمبلیوں اور سکولوں کالجوں کے مباحثوں میں ہاتھ ہلا ہلا کر دھواں دھار تقریر فرماتی ہے۔ کھیلوں کے پروگراموں میں اچھلتی، کودتی، دوڑتی، بھاگتی ہے۔ رقص وسرود وسینما کی سطح پر تماشائیوں کو اپنے جسم کا ایک ایک عضو دکھا کر داد حاصل کر کے ملک وقوم کا نام روشن کرتی ہے پس جسے رونا آئے اسے چاہیئے کہ اسلام کی حالت پر روئے۔

؎ دہائی ہے مسلماں اور ننگ مذہب وملت
دہائی ہے مسلمان اور ایسی پستی و ذلت

صحابیات کی تمنا:

حضرت اسماء بنت یزید انصاری صحابیہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں عورتوں کی طرف سے بطور قاصد کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ بے شک آپ کو اللہ جل شانہ نے مرد اور عورت دونوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا اس لئے ہم عورتوں کی جماعت آپ پر ایمان لائی اور اللہ پر ایمان لائی لیکن ہم عورتوں کی جماعت مکانوں میں گھری رہتی ہے پردوں میں بند رہتی ہے مردوں کے گھروں میں مقیم رہتی ہے ہم ان کی اولاد کو پیٹ میں اٹھائے رہتی ہیں اور اب ان سب باتوں کے باوجود مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں ہم سے بڑھے

Marfat.com

رہتے ہیں جمعہ میں شریک ہوتے ہیں جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں۔ بیماروں کی عیادت کرتے ہیں جنازہ میں شامل ہوتے ہیں حج پر حج کرتے ہیں اوران سب سے بڑھ کر جہاد کرتے ہیں اور جب وہ حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے جاتے ہیں تو ہم عورتیں ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ ان کے لئے کپڑا بنتی ہیں ان کی اولاد پالتی ہیں کیا ہم ثواب میں ان کی شریک نہیں؟ حضور اقدس ﷺ یہ سن کر صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا اے صحابہ تم نے دین کے بارہ میں اس عورت سے بہتر سوال کرنے والی کوئی سنی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو تو خیال بھی نہ تھا کہ عورت بھی ایسا سوال کرسکتی ہے اس کے بعد حضور ﷺ اسماء کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ غور سے سن! اور سمجھ اور جن عورتوں نے تجھ کو بھیجا ہے ان کو بتا دے کہ عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ اسکی خوشنودی چاہنا' اس کے جائز حکم پر عمل کرنا' ان سب چیزوں (جمعہ جماعت تیمارداری نفلی حج وعمرہ جنازہ وجہاد) کے ثواب کے برابر ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ جواب سن کر نہایت خوشی خوشی واپس گئیں۔ (اسد الغابہ)

سبحان اللہ! صحابیات کے کیسے مقدس جذبات تھے اور شریعت مطہرہ کا کس قدر احترام ملحوظ تھا کہ گھر کی ذمہ داریوں اور پردہ کی پابندی پر اعتراض نہیں کیا کہ ہمیں پردہ سے باہر نکلنے اور گھروں کو خیر باد کہنے کی اجازت مردوں کے مساوی حقوق اوران کے شانہ بشانہ چلنے کی آزادی دی جائے بلکہ عرض کیا تو یہ کیا کہ کیا گھر کی ذمہ داری و پردہ کی پابندی کے باعث ہمارے ثواب میں کوئی نقصان تو واقع

Marfat.com

نہیں ہوتا جس پر حضور ﷺ نے انہیں گھر میں رہتے ہوئے پورے ثواب کا طریقہ و خوشخبری سنائی۔ بہر حال اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ کی پابندی اور گھروں میں رہنا ضروری ہے اور وہ جمعہ و جماعت جنازہ و جہاد وغیرہ مردانہ عبادتوں سے مستثنیٰ ہیں لہٰذا ان کا سکولوں' کالجوں' بازاروں' نمائشوں اور دفتر سینماؤں میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پیغمبر اسلام نبی محترم ﷺ نے اپنی امت واہل اسلام مستورات کو مکمل پردہ' شرم وحیا' گھروں میں سکونت وغیرہ کے احکام وارشادات کے علاوہ ان تمام رخنوں اور ذریعوں کا بھی مکمل سد باب فرمادیا ہے جن میں سے کسی ایک کے ذریعہ بے پردگی' فحاشی' ذہنی آوارگی و بے راہروی کی گنجائش وامکان ہوسکتا ہے۔ تاکہ عورت کے ناموس واحترام وعفت وعصمت کی مکمل حفاظت ہو۔ مردوزن کی نگاہیں اور قلوب برے خیالات وغلط تاثرات سے آلودہ ومتاثر نہ ہوں۔ اور معاشرہ اخلاقی انارکی بے حیائی و بدکاری سے پوری طرح محفوظ رہے اس سلسلہ میں ہادئ عالم ورحیم وکریم آقا ﷺ نے مستورات کے متعلق جو احتیاطی تدابیر وحفاظتی ہدایات ارشاد فرمائی ہیں اہل اسلام مردوزن کو چاہیئے کہ انہیں پیش نظر رکھیں اور ان پر عمل پیرا ہوکر اپنے آپ کو جہنم کے عذاب' عزت وناموس کو برائی کے حملہ اور معاشرہ کو بے راہروی واخلاقی تباہی سے بچائیں۔ سنیئے

عورت اور قلم اور بالاخانہ:

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابن مسعود عبداللہ ابن

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہم سے باختلاف الفاظ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لا تسكنوهن الغرف ولا تعلموهن الكتابة و علموهن المغزل و سورة النور

یعنی عورتوں کو بالا خانوں پر نہ ٹھہراؤ۔ انہیں لکھنا نہ سکھاؤ (ان کے ہاتھ میں قلم نہ پکڑاؤ) ان کو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور قرآن پاک کی سورت نور پڑھاؤ۔

(رواہ امام الترمذی، بیہقی وغیرھما)

اس حدیث پاک میں خطرات وفتنوں کے سدباب کے لئے حضور ﷺ نے (اول نمبر) عورتوں اور لڑکیوں کو بالا خانوں اور کوٹھوں چباروں پر ٹھہرانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بالا خانوں پر رہائش کی صورت میں فتنہ کا احتمال ہے اس لئے کہ بالا خانوں سے عورتیں خود بھی بلا تکلف جھانک سکتی ہیں اور غیر مردوں کی نظریں بھی ان تک پہنچنا آسان ہوتا ہے چنانچہ یہ ظاہری بات ہے کہ جن عورتوں کو مکان کی نچلی سطح سے دروازے سے باہر جھانکنا دشوار ہوتا ہے اور وہ اس میں سخت شرم وجھجک محسوس کرتی ہیں اور کسی غیر مرد کی نگاہ کا ان تک پہنچنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ وہی عورتیں کوٹھوں اور بالا خانوں کی کھڑکیوں اور منڈیر سے سر جھکا کر اور نظریں دوڑا کر بلا تکلف دیکھتی ہیں اور اس طرح گلی بازار و دیگر مکانات سے ان کا دیکھا جانا اور غیر مردوں کی نگاہیں ان تک پہنچنا بھی بہت آسان ہوتا ہے اور اس بے پردگی وتانک جھانک سے اشارہ وگفتگو وغیرہ تک معاملہ پہنچ کر کئی فتنے اور ذلت ورسوائی کا سامان پیدا ہوتا ہے لہذا جہاں تک ہوسکے مستورات کی نگرانی کی جائے اور انہیں بالا خانوں پر نہ ٹھہرایا جائے تاکہ فتنہ وخطرہ کا کوئی ایسا احتمال ہی نہ رہے جو

Marfat.com

دنیا و آخرت میں تباہی و خرابی کا باعث ہو سکتا ہے۔

اس فرمان رسالت کی روشنی میں پردہ کی اہمیت اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب عورت کا اپنے مکان کے بالاخانہ میں رہنا منع اور فتنہ کا باعث ہے تو اس کا بے پردہ و زرق برق لباس پہن کر گلیوں، بازاروں، سکولوں، کالجوں، میلوں، نمائشوں اور کلبوں، سینماؤں وغیرہ مقامات پر جانا کس طرح جائز و گوارا ہو سکتا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی بھلائی و خیر خواہی کے لئے عورتوں اور لڑکیوں کو لکھنا سکھانے اور ان کے ہاتھ میں قلم پکڑانے سے بھی منع فرمایا ہے کیونکہ عورت کے لکھنے اور قلم ہاتھ میں پکڑنے میں متعدد فتنے اور خرابیاں ہیں اور اس کے نہ لکھنے میں کوئی حرج و نقصان نہیں کیونکہ شرعی نقطۂ نظر سے عورت نے کہیں منشی و سیکرٹری بن کر کلرکی کر کے دفتر، سکول اور منڈی و دوکان میں ملازم ہو کر نوکری اور کمائی تو کرنا نہیں اس لئے کہ یہ باتیں اس کی نسوانیت، حیا اور شرعی تقاضوں کے موافق نہیں۔ نیز اس کے اخراجات اس کے اقرباء و خاوند کے ذمہ ہیں اور گھر سے باہر اس کے ملازمت کرنے کی صورت میں خاوند کی خدمت بچوں کی تربیت اور گھر کا نظام برقرار نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا اسے لکھنا سکھانے کی ضرورت ہی نہیں علاوہ ازیں اس کے قلم ہاتھ میں پکڑنے کی صورت میں کسی فائدہ کی بجائے فتنہ و خطرہ کا زیادہ احتمال ہے۔

مروی ہے کہ حضرت لقمان گزر رہے تھے کہ آپ نے ایک لڑکی کو لکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ تلوار کس کو ذبح کرنے کے لئے صیقل ہو رہی ہے۔

(اخرج الترمذی الحکیم عن ابن سعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح تیز تلوار خطرہ کا باعث ہوتی ہے اسی طرح

Marfat.com

عورت کے لکھنا سیکھنے سے شدید خطرہ وفتنہ کا امکان ہے اس لئے شارع علیہ السلام نے صاف طور پر عورتوں کو لکھنا سکھانے سے منع فرمادیا۔ اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں عورتوں کو لکھنا سکھانا حکماً "بند کر دیا"۔

(کمافی روض الاخیار)

حالانکہ اس دور خیر و برکت میں لڑکیوں کے لکھنا سیکھنے میں فتنوں کا اتنا امکان نہیں تھا جتنا کہ اس وقت مشاہدہ ہو رہا ہے۔ بہر حال عورت کے لئے قلم ہاتھ میں پکڑنا اخلاقی و شرعی لحاظ سے سخت معیوب و ذہنی آوارگی اور فتنہ سامانی و بیبا کی کا باعث ہے چنانچہ لکھنا جاننے والی نام نہاد تعلیمیافتہ عورتیں اور لڑکیاں عام طور پر آزاد و بے پردہ اور حیا باختہ ہوتی ہیں جو رقعہ بازی و قلم دوستی کے ذریعہ اپنے مذہب معاشرہ اور والدین سے بغاوت کرتے ہوئے غیر مردوں اور اپنے ہمجنس مغرب زدہ لڑکوں کے ساتھ رومان و معاشقہ لڑاتی دوستی و ناجائز تعلقات قائم کرتی اور اپنی "پسند" کی شادی کیلئے اغواء و فرار ہوتی رہتی ہیں اور آج کل یہ بیماری اتنی عام ہے کہ شاید ہی کوئی مغرب زدہ تعلیمیافتہ گھر یا محلہ اس سے محفوظ ہوگا۔ اخبارات و عدالتوں میں بھی آئے دن اس قسم کی ناجائز و معاشقہ پرور خط و کتابت شرمناک مثالیں اور عبرتناک داستانیں منظر عام پر آتی رہتی ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ خط و کتابت ورقعہ بازی کا ذریعہ کسی آدمی کی زبانی پیغام بھیجنے سے زیادہ آسان و محفوظ ہوتا ہے جہاں سامنے بات کرنا اور کسی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجنا دشوار ہو وہاں بسا اوقات خط و کتابت اور رقعہ بازی کے ذریعہ چپکے سے بآسانی کام چل جاتا ہے اور اسی وجہ سے آج کل کی پڑھی لکھی لڑکیاں عموماً قلم سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے آوارگی

Marfat.com

فحاشی اور فتنہ انگیزی کا باعث بنتی ہیں اسی طرح ہوائی جہاز' ہسپتال' ٹیلیفون ریلوے' اسکول وغیرہ جن دفاتر و محکموں میں عورتیں ملازم و متعلق ہوتی ہیں اور وہاں ان کی آزادی و بے پردگی کے باعث اخلاقی طور پر فضا مسموم ہوتی اور ذہنی آوارگی پھیلتی ہے وہ بھی اسی لکھائی پڑھائی'' کی مرہون منت ہے۔ نیز نوجوان لڑکیوں کا مختلف ناز و ادا سے لکھنا سیکھنے اور مغربی تعلیم حاصل کرنے کے لئے روزانہ سکولوں کالجوں میں جانا شرم وحیا کے تقاضوں سے آزاد ہونا اور شادی کی عمر کو پہنچنے اور بالغ ہونے کے باوجود زیادہ تعلیم پانے کے باعث عرصہ دراز تک شادی نہ کرنا یا بالکل مجرد زندگی گزارنا اور مخلوط ماحول و دفاتر وغیرہ میں ملازمت کرنا مردوں کے ساتھ مساوات اور ان پر فوقیت کا خواب دیکھنا اور مرد و زن کی مساوات بے پردگی کی حمایت' پسند کی شادی و فرنگی تہذیب کی تائید میں مضامین اور مختلف حیا سوز ناول افسانے شائع کرنا۔ بکثرت فتنے چونکہ اسی انگریزی تعلیم و عورت کے قلم ہاتھ میں پکڑنے کا کرشمہ ہیں۔ اس لئے مخبر صادق نبی غیب دان ﷺ نے آج سے صدیوں پہلے عورت کے ہاتھ میں قلم کی گمراہی و فتنہ سامانی دیکھ کر اپنے نام لیواؤں کو صاف فرما دیا کہ ''عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ'' تاکہ اس صورت میں جن خطروں اور فتنوں کا امکان و احتمال ہے ان کا مکمل طور پر سدباب ہو جائے۔ نیز آپ نے عورتوں کو بالا خانوں پر ٹھہرانے اور لکھنا سکھانے کی ممانعت کے ساتھ ہی ان کو چرخہ کاتنا سکھانے اور قرآن پاک کی سورت نور بالخصوص پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا تاکہ مسلمان لڑکی و عورت امور خانہ داری سے واقف ہو کر گھر میں رہ کر باپردہ و باوقار زندگی گزارے اور سورت نور پڑھ کر دنیا و آخرت میں اپنے لئے نورانیت کا سامان

Marfat.com

کرے، اور فرنگی تہذیب و بے پردگی اور جہالت و آوارگی کی ظلمت و تاریکی میں بھٹکتی نہ پھرے۔

فصلی اللہ علی خبیبہ سیدنا محمد و علے آلہ وصحبہ و بارك وسلم

تفصیل اوصاف:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تباشر المراۃ فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها

''یعنی کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملاقات کر کے اس کے اوصاف اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے'' (بخاری و مسلم)

اس حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عورتوں کے متعلق کمال طور پر احتیاط کا حکم فرمایا ہے۔ چونکہ عورتوں کا عورتوں کے ساتھ ملاقات کرنا ایک دوسری کے پاس اٹھنا بیٹھنا گھروں میں مستورات کے پاس آنا جانا عموماً بلا تکلف و بلا حجاب ہوتا ہے اور اس صورت میں اس بات کا امکان ہے کہ ایک عورت کسی دوسری عورت سے ملاقات کے بعد اپنے خاوند کے سامنے اس کے حسن و جمال اور اوصاف و آرائش کا تذکرہ کرے۔ یا کوئی مرد اپنی عورت کے ذریعہ دیگر غیر محرم عورتوں کے اوصاف معلوم کرائے یا ان کی تفاصیل سننا چاہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اپنے شوہروں کے سامنے دوسری عورتوں کے متعلق اس قسم کا تذکرہ کرنے سے منع فرمادیا کیونکہ عموماً جب کسی کے حسن و جمال اور خوبی و کمال کے متعلق سنا جاتا ہے تو پھر اس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے لہذا جب خاوند اپنی

Marfat.com

عورت کی زبانی کسی عورت کے اوصاف سنے گا تو پھر اسے دیکھنے کی تمنا و کوشش کرے گا اور دیکھنے کے بعد اس کے قرب و ہمنشینی کی خواہش ہو گی اور اس طرح اخلاق و شریعت کی حدود سے تجاوز کرتے کرتے مختلف فتنوں کا ظہور ہو گا جو دنیا و آخرت میں نقصان و رسوائی کا باعث ہونگے۔ لہٰذا نہ عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کا تذکرہ کرے نہ اسے مزید اشتیاق پیدا ہو اور نہ کسی فتنہ و برائی کا امکان و گنجائش ہو۔ غیر محرم کے اوصاف اور حسن و جمال کی تفصیل سن کر اگر اس کا قرب دیکھنا میسر نہ ہو اور اس میں کامیابی نہ ہو سکے تو بسا اوقات آدمی جنسی و شہوانی جذبات کے تحت اپنے تخیل و تصور میں اس سننے کے مطابق مختلف نقشے بناتا اور برے خیالات و غلط افعال میں کھو جاتا ہے لہٰذا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مذکورہ فرمان کے ذریعہ ان سب چیزوں کا سد باب فرما دیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کتنا جامع دین ہے اور اس نے اپنے نام لیواؤں کا کتنا تحفظ و نگرانی اور عورت کے ناموس و عصمت کی کس قدر حفاظت فرمائی ہے مگر آہ افسوس! آج کل اسلام کا نام لیوا اس قدر آزاد و بیباک اور غافل و بیگانہ ہو چکا ہے کہ اپنی بیوی سے خفیہ طور پر کسی دوسری عورت کے محاسن و اوصاف کی تفصیل سننا تو درکنار وہ کھلم کھلا غیر عورتوں کے شانہ بشانہ چلتا اور پہلو بہ پہلو بیٹھتا ہے۔ بازاروں کلبوں سینماؤں وغیرہ میں گھنٹوں کے حساب سے انہیں دیکھتا ہے اور عورتوں کی تصاویر بنا کر اور ان کے زیادہ محفوظ مقامات کو ابھار کر ان کی تشہیر و نمائش اور خرید و فروخت کرتا ہے اور اپنے مکانوں دوکانوں میں ایکٹرسوں وغیرہ بے پردہ و حیا باختہ عورتوں کی تصاویر اور کیلنڈر و بورڈ آویزاں کر کے ہمہ وقت انہیں اپنے سامنے رکھتا

Marfat.com

اور دوسروں کو ان کی طرف نظر بازی کی دعوت دیتا ہے۔

اور جس عورت کے ناموس و عصمت کی حفاظت کے لئے کسی عورت کو اپنے خاوند کے سامنے اس کے اوصاف و محاسن بیان کرنے سے منع فرمایا گیا ہے وہ عورت بن سنور کر اور پرکشش و جاذب نظر رنگین و شوخ اور تنگ لباس پہن کر خود ہزاروں مردوں کو دعوت نظارہ دیتی ہے اور ثقافت و سیاست کی اسٹیج، سینما کے پردہ و عام تصاویر کے ذریعہ غیر مردوں کے شہوانی جذبات کو برانگیختہ کرتی اور ان کی ہوسناک نگاہوں کا شکار بنتی ہے اور پھر اس اخلاقی تباہی و بے حیائی و رسوائی کو اپنے لئے معراج ترقی سمجھتی ہے۔ فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

عورت کا عورت سے پردہ:

فرمان رسالت سے یہ واضح ہو گیا کہ اگرچہ عورت، عورت کا آپس میں پردہ نہیں لیکن کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسری عورت کو دیکھ کر اپنے خاوند کے سامنے اس غیر محرم کا تذکرہ کر کے اس کے لئے ذہنی آوارگی کا سامان مہیا کرے۔ اس اسلامی تعلیم کی روشنی میں کسی مسلمان عورت سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ فرمان رسالت کے خلاف کسی باپردہ عورت کے محاسن اپنے خاوند کے سامنے بیان کرے لیکن اگر آوارہ و بیباک قسم کی کافرہ و مشرکہ اور بدکار و فاسقہ عورتیں ہوں تو چونکہ ان کا در پردہ صالح عورتوں کا تذکرہ اپنے شوہروں اور غیر مردوں سے کرنا کوئی بعید و غیر متوقع نہیں اس لئے ایسے مواقع پر اہل اسلام عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ جہاں تک ہو سکے وہ خود کافرہ مشرکہ اور بدکار و فاسقہ عورتوں سے پرہیز و پردہ کریں تاکہ وہ ان کو دیکھ کر اپنے مردوں کے سامنے ان کے اوصاف و محاسن بیان نہ کر سکیں۔

Marfat.com

قرآن پاک میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولا یبدین زینتھن الی قولہ تعالیٰ او نسائھن

"یعنی مسلمان عورتیں غیر مسلم عورتوں پر اپنی زینت وسنگار ظاہر نہ کریں"۔ (پ ۱۸ رکوع ۱۰)

اس آیت کریمہ کے تحت تفاسیر میں فرمایا: **فلزم اجتناب العفائف عن الفواسق و صحبتھا والتجرد عندھا**

یعنی اس حکم قرآنی کی روشنی میں باپردہ وشریف خواتین پر لازم ہے کہ وہ کافرہ فاسقہ عورتوں کی صحبت اوران کے سامنے بے پردہ ہونے سے اجتناب کریں۔

لئلا تصفھا الکافرۃ لاھل دینھا فتحصل المغاسد

تاکہ کافرہ عورتیں اپنے مردوں کے سامنے ان کے اوصاف بیان کر کے مفاسد نہ پھیلائیں۔ (تفسیر روح البیان الھاوی وغیرھا)

مسئلہ:

عورت کو چاہئیے کہ اپنے کو بدکار عورت کے دیکھنے سے بچائے۔ یعنی اس کے سامنے دوپٹہ وغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اس کی شکل وصورت کا ذکر کرے گی مسلمان عورت کو یہ بھی حلال نہیں کہ کافرہ کے سامنے اپنا ستر کھولے۔ (عالمگیری)

گھروں میں کافرہ عورتیں آتی ہیں اور مسلمان بیبیاں ان کے سامنے اسی طرح مواضع ستر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مسلمہ کے سامنے رہتی ہیں ان

Marfat.com

کو اس سے اجتناب لازم ہے اکثر دائیاں کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جنانے کی خدمت انجام دیتی ہیں اگر مسلمان دایاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ کرایا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان اعضاء کے کھولنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت)

فاروق اعظم حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تحریر فرمایا تھا کہ کفار اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ (تفسیر خازن و بغوی)

یادداشت:

یاد رہے کہ اگرچہ مسلمان عورت کو مسلمان عورت سے پردہ نہیں مگر ان کے لئے بھی یہ حد مقرر ہے کہ کوئی عورت کسی عورت کا ستر یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک کا حصہ نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے سامنے اپنا ستر ننگا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نہ مرد دوسرے مرد کی ستر (ناف سے گھٹنے تک) کی جگہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی ستر (ناف سے گھٹنے تک) کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے (مسلم شریف)

مقام غور:

ایک طرف ان پاکیزہ اسلامی تعلیمات پر غور فرمایئے اور دوسری طرف حالات حاضرہ کو دیکھئے کہ قوم کدھر جا رہی ہے اور اخلاقی پاکیزگی ایمانی غیرت مردانہ حمیت اور حیاء نسوانی کی روایات کس تیز رفتاری سے ختم ہو رہی ہیں۔ بہرحال

Marfat.com

دیندار مرد وزن اور شریف گھرانوں کے افراد غور کریں کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے عورت کے لئے پردہ وگھر میں سکونت کتنی ضروری ہے اور جب بحکم شرعی یہاں تک تاکید وپابندی ہے کہ کوئی عورت کسی باپردہ عورت کا تذکرہ اپنے خاوند کے سامنے نہ کرے اور اسی بناء پر مسلمان عورتیں کافرہ مشرکہ اور بدکار وفاسقہ عورتیں سے پردہ و پرہیز کریں تو پھر خود ایک مسلمان عورت ونوجوان لڑکی کے فاسقوں فاجروں اور غیرمحرم وغیر مسلموں کے سامنے پردہ نہ کرنے اور پرکشش لباس پہن کر بازاروں، پارکوں اور سکولوں کالجوں وغیرہ میں آزادانہ آنے جانے کا اسلام میں کیونکر تصور کیا جاسکتا ہے۔ وماعلینا الاالبلاغ

بیرونی لباس:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وھن تفلات

"یعنی اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو لیکن وہ ایسی حالت میں نکلیں کہ میلی کچیلی ہوں"۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ولا تمنعوا نساء کم المساجد و بیوتھن خیر لھن

"اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روک اگرچہ ان کے گھر ان کے لئے (مسجدوں سے) بہتر ہیں"۔ (ابوداؤد شریف)

Marfat.com

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے باعتبار ثواب و قرب خداوندی انکے گھر مسجدوں سے بہتر ہیں۔

عورتوں کے لئے مردوں کی طرح مسجدوں میں جانا اور باجماعت نماز پڑھنا ضروری نہیں لیکن اگر وہ از خود مسجدوں میں جانا چاہیں تو انہیں روکا نہ جائے

جب عورتیں مسجد میں جانے کے لئے گھر سے باہر نکلیں تو وہ معمولی و سادہ اور میلے کچیلے لباس میں ہوں۔

جہاں تک پہلے حکم کا تعلق ہے اس پر اس سے قبل ہم بالتفصیل روشنی ڈال چکے ہیں اور یہ کہ جب عورت کا نماز کے لئے گھر سے مسجد میں جانا بہتر نہیں تو اس کا بازار و دوکان میلہ و نمائش سکول و دفتر اور سینما و اسمبلی وغیرہ میں جانا کیونکر بہتر ہو سکتا ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ گھر میں سکونت پذیر رہے اور اس کے مرد رشتہ دار اس کی حفاظت و دینی تعلیم و جائز ضروریات پوری کریں۔

دوسرے حکم سے یہ ظاہر ہے کہ اگرچہ عورتوں کا مسجدوں میں جانا شرعاً ضروری و بہتر نہیں لیکن اگر وہ از خود جانا چاہیں تو انہیں روکا نہ جائے مگر اسکے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ عہد رسالت چونکہ پوری طرح خیر و برکت سے معمور تھا اور فتنہ و بدنگاہی، ذہنی آوارگی و بے راہروی کا اندیشہ نہیں تھا اس لئے اگرچہ مشروط و محتاط طریقہ کے ساتھ مسجدوں میں جانے سے منع نہیں کیا گیا لیکن یہ برابر ترغیب دی جاتی رہی کہ ان کا گھر میں رہنا بہتر اور نماز کے لئے زیادہ ثواب کا باعث ہے لیکن حضور ﷺ کے بظاہر پردہ فرمانے کے بعد چونکہ عورتیں حضور ﷺ کی ہدایات کے مطابق پوری طرح محتاط نہ رہ سکیں اور ان میں پہلے کی بہ نسبت کچھ کچھ آزادی آنے

Marfat.com

لگی اس لئے عہد رسالت میں عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی جو مشروط اجازت تھی وہ باقی نہ رہی اور بحکم شریعت ان کا مساجد میں آنا ممنوع وناپسندیدہ ٹھہرایا گیا۔

چنانچہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

لو ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رائی ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

یعنی عورتوں نے حضور ﷺ کے بعد زینت و اچھے کپڑوں کے ساتھ باہر نکلنے کا جو سلسلہ شروع کر دیا ہے اگر حضور بحیات ظاہری اسے ملاحظہ فرماتے تو البتہ ضرور انہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔ (مسلم شریف)

اسی طرح جوں جوں عورتوں کی آزادی وفتنوں کا ظہور ہوتا گیا عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے منع کیا جاتا رہا۔ ابو عمر شیبانی نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے اور فرماتے تھے گھروں میں جاؤ تمہارے لئے گھر بہتر ہیں۔ (ترغیب، صفحہ ۷۶)

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی عورتوں کو مسجد سے سنگریزے مار کر نکال دیتے تھے۔ (عینی شرح بخاری، جلد ۳، صفحہ ۱۲۸)

خود حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرما دیا تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی جس پر آپ نے فرمایا کہ آج کل عمر تمہاری جو باتیں جانتے ہیں اگر وہ حضور ﷺ کی حیات ظاہری میں ظاہر ہوتیں تو آپ بھی تمہیں مسجد میں آنے کی

Marfat.com

اجازت نہ دیتے (عنایہ)

فقہاء اسلام نے بھی اپنے اپنے ادوار میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی متابعت وحکمت شرعی کی روشنی میں عورتوں کے نماز کے لئے مسجدوں میں آنے کی ممانعت کا فتوی ارشاد فرمایا۔

درمختار میں ہے:

ویکرہ حضور ھن الجماعة ولو لجمعة وعید و وعظ مطلقا ولو عجوز الیلا علی المذھب المفتی به لفساد الزمان

فتح القدیر میں ہے:

عمم المتاخرون المنع للعجائز فی الصلوة کلھا لغلبة الفساد فی سائر الاوقات

"یعنی فساد زمان وظہور فتن کے باعث دن کا وقت ہو یا رات کا عورتیں بوڑھی ہوں یا جوان ان کا نماز وغیرہ کے لئے مسجد میں آنا مکروہ وممنوع ہے"۔

مسلمانو غور کرو کہ جب بوڑھی عورتوں تک کا نماز جیسی نورانی عبادت کے لئے مسجد جیسے مقدس مقام میں حاضر ہونا منع ہے تو نوجوان عورت بالغ وکنواری دوشیزگان کا سودا سلف خریدنے کے لئے بازاروں اور نام نہاد مروجہ تعلیم کے لئے سکولوں کالجوں میں جانا کیسے جائز ہوگا چہ جائیکہ وہ حیاوغیرت کو بالکل بالائے طاق رکھ کر سینماؤں، کلبوں، دفتروں اور مخلوط مجلسوں میں شرکت کریں مگر آہ افسوس! مذکورہ فتاویٰ سے قطع نظر بوڑھی ہوں یا جوان عورتوں کا مسجد میں آنا تو بہر حال بند ہو چکا ہے لیکن ان کا بازاروں اور سکولوں کالجوں میں جانا نہ صرف جاری ہے بلکہ اس

Marfat.com

میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مغرب زدہ افراد و عوام تو درکنار کئی علماء و پیر صاحبان کی بالغ و جوان لڑکیاں بھی باقاعدہ سکولوں کالجوں میں جاتی ہیں حالانکہ عورتوں کو لکھنا سکھانے سے حضور ﷺ کی صریح ممانعت و مروجہ تعلیم کے فرنگی و ناپسندیدہ ہونے سے قطع نظر نوجوان عورت و بالغ لڑکیوں کا گھروں سے باہر نکلنا اور روزانہ بازاروں اور سڑکوں اور غیر محرموں کی نظر سے گزر کر جانا اسلامی احکام کے سراسر خلاف بالکل ممنوع و متعدد فتنوں کا موجب ہے۔

بھلا جب عورتوں کا مسجدوں میں آنا باعث شرم و نماز باجماعت آ کر ادا کرنا ممنوع ہو تو بالغ و جوان لڑکیوں کا روزانہ بن سنور کر ناز و ادا کے ساتھ سکولوں کالجوں میں جانا کیونکر ممنوع و غیرت و حیاء کے خلاف نہ ہوگا۔ تعجب ہے ان مسلمانوں پر جو احکام شرعی کی پیروی و حیا و شرافت کے تقاضا کو ملحوظ رکھنے کی بجائے لڑکیوں کی اس نام نہاد تعلیم پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ نوجوان لڑکی کا گھر سے باہر نکلنا کس قدر فتنہ و خطرات کا باعث ہے اور جو مروجہ سکولوں کالجوں کی تعلیم لڑکوں کے لئے شدید مضر ہے وہ لڑکیوں کے لئے کس طرح مفید ہوگی۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

تیسرے حکم میں عورتوں کو مسجدوں میں جانے کی صورت میں میلی کچیلی حالت میں جانے کا ارشاد فرمایا ہے سوچنے کا مقام ہے کہ جب نماز کیلئے مسجد میں میلی کچیلی معمولی حالت میں جانے کا حکم فرمایا گیا ہے تو عورتوں کا خوشبو لگا کر بناؤ سنگار فرما کر اونچی ایڑی کا جوتا اور پرکشش نیلا کالا برقعہ و باریک و تنگ لباس پہن کر اپنے

Marfat.com

حسن وجمال اور زیور و آرائش کی غیر مردوں کے سامنے نمائش کرتے ہوئے سکولوں، کالجوں، بازاروں، سینماؤں اور شادی بیاہ وغیرہ میں جانا کس قدر ممنوع وناپسندیدہ اور عذاب وغضب کا سبب ہوگا۔

شرعی پردہ کا تو مطلب ہی یہی ہے کہ نہ عورت کی طرف غیر محرموں کی نظریں اٹھیں نہ وہ غیروں کی بدنگاہی کا نشانہ بنے اور نہ معاشرہ میں بے راہروی و ذہنی آوارگی پھیلے لیکن اگر عورت رنگ وبناوٹ اور زینت وکشش کے لحاظ سے وہ نام نہاد پردہ ولباس ہی ایسا اختیار کرے کہ جس کی طرف خواہ مخواہ نظریں اٹھیں اور وہ نگاہوں کی کشش کا سبب بن کر دل ونگاہ کی خرابی وگمراہی کا مؤجب بنے تو بظاہر پردہ ہونے کے باوجود ایسے نام نہاد پردہ کا کیا فائدہ۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی ہدایت کے مطابق بوقت مجبوری وضرورت صحیحہ باہر نکلنے کی صورت میں ایسا معمولی اور میلا وسادہ لباس ہونا چاہیئے کہ ایک نوجوان عورت بھی بوڑھی معلوم ہو اور کسی کی نظر اس کی طرف اٹھنے کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔

لیکن آج کل اس کے بالکل برعکس بوڑھی بوڑھی عورتیں ایسا پرتکلف و جاذب نظر لباس اور رنگین وشوخ فیشن ایبل نیلا کالا برقعہ پہن کر نکلتی ہیں کہ جس سے معلوم ہو کہ یہ بوڑھی عورت نہیں بلکہ کوئی نوجوان لڑکی جا رہی ہے چنانچہ ایسا بھی سننے میں آیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتیں جب اس قسم کا برقعہ ولباس پہن کر کہیں گئیں اور فلمی ماحول کے ٹیڈی لڑکوں نے ان کا تعاقب کیا تو ان کے نقاب اٹھانے پر معلوم ہوا کہ وہ بلحاظ عمران "ٹیڈی برخورداروں" کی والدہ یا نانی اماں کے برابر ہیں۔ بہرحال ہمارے جامع اور کامل دین نے جہاں مردوں کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم

Marfat.com

دیا ہے وہاں عورت کو بھی یہی فرمایا ہے کہ جب بضرورت صحیح باہر نکلو تو معمولی اور میلا سادہ لباس پہن کر نکلو تا کہ کسی کی نظر اٹھنے اور تعاقب کرنے کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔اور فتنوں کا باب مکمل طور پر مسدود ہو جائے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "کسی عورت کی چادر پر بھی نظر نہ ڈال۔کہ اس سے دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے الغرض عورتوں کے کپڑوں پر نظر ڈالنے ان کی خوشبو سونگھنے اور ان کی آواز سننے سے حذر کرنا واجب ہے۔اسی طرح عورت کو بھی خوبصورت مرد سے حذر کرنا چاہیئے"۔

کنارے پر چلنا:

ہم پہلے تفصیلاً بیان کر چکے ہیں کہ از روئے اسلام عورت کا اصل مقام گھر ہے اور اس کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے یہی بہتر ہے کہ وہ گھر میں ٹھہری رہے۔اور اگر بضرورت و حاجت باہر نکلنا پڑے تو میلے کچیلے معمولی و سادہ لباس میں باہر نکلے تا کہ اس کی طرف کسی کی نظر نہ اٹھے اور بے راہروی و ذہنی آوارگی کا کامل طور پر سد باب ہو اس قدر ہدایات واحتیاط کے باوجود اسلام یہاں تک راہنمائی فرماتا ہے کہ اگر عورت بضرورت باہر نکلے تو چلنے میں راستہ سے کس طرح گزرے۔

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ راہ گزرتے ہوئے راستہ کے بیچ میں مردوں عورتوں کا کچھ خلط ملط ہو گیا اس پر آپ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

(اے عورتو!) تم مردوں سے پیچھے اور راستہ کے بیچ سے ایک طرف ہو جاؤ۔

Marfat.com

لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق۔

تمہیں راستہ کے بیچ میں نہیں چلنا چاہیے تم پر لازم ہے کہ راستہ سے ایک طرف ہو کر کنارے کنارے چلو۔

حضرت اسید فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر عورتیں راستہ کے کنارے پر دیواروں سے بالکل متصل چلتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دیواروں سے چھو جاتے تھے۔ (مشکوۃ شریف، ص ۴۰۵)

عورتوں کے مابین:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔ (مشکوۃ شریف)

اللہ اکبر! کہاں عورتوں کے راستہ میں چلنے یہ ہدایت اور مرد و عورت کے اختلاط کی اس قدر ممانعت' اور کہاں دور حاضر کی مغرب زدہ عورتوں اور بن سنور کر نکلنے والی نام نہاد "طالبات" کی آزادی و بے پردگی اور مختلف مجالس و مخلوط اداروں میں مردوں کے شانہ بشانہ چلنا اور بیٹھ کر دعوت نظارہ دینا۔

وائے ناکامی مسلمانوں میں غیرت نہ رہی
پاس مذہب نہ رہا اور دیں سے الفت نہ رہی

خوشبو:

پردہ کے باوجود عورت کا خوشبو لگانا اور مردوں تک اس خوشبو کا پہنچنا بھی چونکہ شرارت نفس اور فتنہ سامانی کا ایک ذریعہ ہے اس لئے شریعت مطہرہ نے اس

Marfat.com

سلسلہ میں بھی مسلمان عورت کو واضح ہدایت وممانعت فرمائی ہے کیونکہ حسن وزینت پوشیدہ بھی ہو تو خوشبو فضا میں پھیل کر مردوں کے جذبات کی تحریک اور خوشبو والی عورت کی طرف نظر وتوجہ کا باعث بن جاتی ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا:

''مردوں کے لئے وہ عطر مناسب ہے جس کی خوشبو نمایاں اور رنگ مخفی ہو اور عورتوں کے لئے وہ عطر مناسب ہے جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو مخفی ہو''۔

(ترمذی شریف)

''جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے''۔

(مسلم شریف)

''اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جو خوشبو لگا کر مسجد میں جائے یہاں تک کہ واپس آ کر غسل کرے''۔ (ابن خزیمہ)

''عورت جب خوشبو لگا کر مجلس سے گزرے تو وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے''۔ (ترمذی شریف)

ان ارشادات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورتوں کی خوشبو مخفی ومدھم ہونی چاہیئے تیز وشوخ نہیں ہونی چاہیئے جو دوسروں تک پہنچے اور انہیں متاثر کرے۔ نیز مسجد جیسے مقدس وپاکیزہ مقام میں بھی انہیں خوشبو لگا کر جانا منع ہے اور اس حالت میں پڑھی گئی نماز نامقبول ہے اور جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے درمیان اور مجلس کے پاس سے گزرتی ہے وہ اس قدر شدید مجرم وگنہگار ہے کہ اسے زانیہ فرمایا گیا ہے۔ گویا اس کا یہ گناہ وفعل زنا کے برابر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

Marfat.com

دیکھئے شریعت مطہرہ نے عورت کی عفت و ناموس کے تحفظ اور معاشرہ کو آوارگی و بگاڑ سے بچانے کے لئے کہاں تک رخنوں کو بند کیا ہے اور کس قدر پابندی و ہدایت فرمائی ہے کیا حال ہے ان لوگوں کا جن کی عورتیں اور لڑکیاں نہ صرف خوشبو بلکہ ''سولہ سنگار'' کر کے سکولوں کالجوں مخلوط اداروں اور سینماؤں بازاروں میں نہایت آزادی سے بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ ہمارے معاشرہ میں کنواری لڑکی پھولوں کا ہار اور کوئی خوشبو اور تیل استعمال نہیں کرسکتی تھی لیکن آج کل شادی شدہ ہوں یا نوجوان کنواری لڑکیاں نہ صرف خوشبودار اور تیل بلکہ مختلف قیمتی ''سینٹ'' سرخی پاؤڈر ناخن پالش، نائیلون کے دوپٹے، پرکشش و تیڈی لباس، اور نامعلوم کیا کیا چیزیں استعمال کرتی ہیں اور صرف استعمال ہی نہیں کرتیں بلکہ بازاروں میں جا کر مغرب زدہ نوجوان لڑکوں اور آوارہ و اوباش دوکانداروں سے خرید کر بھی خود ہی لاتی ہیں اور ان کے باپ بھائی وغیرہ متعلقین کی غیرت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ آہ!

؎ عورت بازار سودے کو جائے!
حیا سوز چہرے سے پردہ اٹھائے
نگاہوں کے سکے دلوں پہ جمائے
تو دیکھے اور تجھے غیرت نہ آئے

مشابہت:

مرد مرد ہے اور عورت، عورت ہے اور وصف انسانیت میں مشترکہ ہونے

Marfat.com

کے باوجود ان میں فطرتاً طبعاً خلقۃً اور عادتاً بہت زیادہ فرق اور معاشرتی طور پر اپنی علیحدہ علیحدہ خصوصیات ہیں جنہیں ترک کر کے مردوں کو زنانہ پن اور عورتوں کو مردانہ پن اور ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا شرعاً سخت ممنوع و ناپسندیدہ ہے کیونکہ یہ بات انسانی وقار اور حیا و شرافت کے خلاف ہے اور اس سے معاشرہ میں بگاڑ اور بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ بالخصوص عورتوں کے مردانہ پن اختیار کرنے میں جس آزادی و بیباکی اور نمائش و شوخی کا مظاہرہ ہوتا ہے اسلام اسے ہرگز برداشت نہیں کرسکتا علاوہ ازیں مرد و زن کے ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے ''تغییر الخلق اللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بدلنے اور بگاڑنے کا ارتکاب لازم آتا ہے اور یہ چیز بنص قرآنی حرام و شیطانی فعل ہے نیز اس سے مشابہت میں ایک دوسرے کی نقالی بہروپ' سوانگ اور ایکٹنگ کا مرتکب ہونا پڑتا ہے حالانکہ اس قسم کی پست و رذیل باتیں اور کمینہ پن عقل سلیم اور اخلاق و انسانیت کے بالکل منافی ہیں ایسی ہی گوناگوں برائیوں کی بناء پر احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ

لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء و المتشبھات من النساء بالرجال

اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو (داڑھی منڈانے' ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانے وغیرہ امور میں) عورتوں کے ساتھ تشبہ کریں۔ اور ان کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع بنائیں (اور ہیئت' صورت' لباس و آواز وغیرہ میں) مردوں کے ساتھ تشبہ کریں۔ (مشکوۃ شریف، ص ۳۸۰)

Marfat.com

اللہ کی لعنت اس مرد پر جس کو اللہ نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے اور عورتوں کی وضع بنائے اور اللہ کی لعنت اس عورت پر جسے اللہ نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے اور مردوں کی وضع اختیار کرے۔ الحدیث (طبرانی)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کے ساتھ تشبہ کریں۔ (مشکوۃ شریف، ص ۳۸۳)

ان احادیث مبارکہ میں صاف وصریح طور پر ان مردوں عورتوں پر خدا ومصطفیٰ (جل جلالہ، و ﷺ) کی لعنت کا بیان ہے جو خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ وضع کو بدلیں اور ایک دوسرے گروہ کے ساتھ تشبہ کریں یہاں تک تیسری حدیث میں محض مردانہ جوتا پہننے والی عورت کو لعنت کی وعید کا مستحق بتایا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

مگر افسوس کہ فرنگی تہذیب کی نحوست سے آج کل یہ مرض بھی عام ہے چنانچہ فرنگی تہذیب کے دلدادہ نوجوان زیادہ سے زیادہ زنانہ پن اختیار کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور عورتیں مردانہ وضع اور طور طریقے اپنانے میں سرگرم ہیں اور اس طرح یہ اپنے آپ کو لعنت کا مستوجب بنا رہے ہیں اور رحمت خداوندی سے محروم و بے نصیب ہوتے جا رہے ہیں اگر غور کیا جائے تو عورتیں بہت سی باتوں میں مردانہ وضع اختیار کر کے احادیث میں وارد وعید کی زد میں آ رہی ہیں مثلاً:

عورتوں کا بے حجاب و ننگے منہ پھرنا بھی مردوں کے ساتھ تشبہ اور ان کی وضع اختیار کرنا ہے۔ باقی رہا عورتوں کا ننگے سر پھرنا تو یہ ننگے منہ پھرنے سے کہیں زیادہ جرم ہے کیونکہ ننگے سر پھرنا تو عام طور پر مردوں کے لئے بھی پسندیدہ نہیں چہ

Marfat.com

جائیکہ عورتیں ننگے سر پھریں۔

عورتوں کا سر کے بال کٹانا بھی مردانہ وضع ہے کیونکہ سر منڈانا اور سر کے بال کٹانا مردوں کے ساتھ خاص ہے، عورتوں کو اس کی اجازت نہیں۔

عورتوں کا قلم پکڑنا، لکھنا سیکھنا اور مضمون نگاری کرنا بھی مردوں کے ساتھ تشبہ ہے کیونکہ کتابت بھی مردوں کا ایک فن ہے اور احادیث میں عورتوں کو لکھنا سکھانے کی ممانعت آئی ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

زمانہ حال میں آزاد عورتوں کا مردوں کی طرح کوٹ پہننا اور لباس میں ٹخنوں اور پنڈلیوں کو ننگا رکھنا بھی مردانہ وضع ہے کیونکہ کوٹ عورتوں کا لباس نہیں اور ان کے لئے ٹخنوں کا ڈھانپنا ضروری ہے جبکہ مردوں کو ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم ہے

اسلام کی رو سے عورت میدان کی غازی نہیں، بلکہ گھر کی نگران ہے اس کا کام غازی بننا نہیں بلکہ غازیوں کو جنم دینا، اور ان کی صحیح تربیت کر کے انہیں دین وملک وملت کی خدمت کے لئے تیا کرنا ہے لہذا عورتوں کا فوجی مشقوں میں حصہ لینا، پریڈیں کرنا، مردوں سے تربیت حاصل کرنا اور انہیں سلامی دینا اور رائفلیں اٹھا کر نشانہ بازی کرنا، یہ سب امور مردوں کے ساتھ تشبہ اور ان کی وضع اختیار کرنا ہے۔ مروی ہے کہ ایک عورت حضور ﷺ کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری تو آپ نے فرمایا اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانہ وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانہ وضع بنائیں۔ (طبرانی)

عورتوں کا اسمبلیوں، اجلاسوں، مباحثوں اور مشاعروں وغیرہ میں شرکت کرنا اور لاؤڈ سپیکر میں بولنا اور خطاب کرنا بھی مردوں کے ساتھ تشبہ اور ان کی وضع

Marfat.com

اختیار کرنا ہے کیونکہ یہ سب کام مردوں کے ساتھ متعلق ہیں۔ اذان اقامت اور خطبہ وقرأت مردوں کے ساتھ خاص ہے عورتوں کا ان باتوں میں کوئی حصہ نہیں۔

"اذان" ہمیشہ مرغ دیتا ہے مرغی کا یہ کام نہیں ہے۔

عورتوں کا وزیر، سفیر، سپاہی اور ملک کا صدر وسربراہ بننا، دفاتر میں کام کرنا اور مردوں کے ساتھ متعلق شعبوں میں ملازمت کرنا بھی مردوں کا تشبہ ہے کیونکہ ازروئے عقل ونقل عورتیں ہرگز ان کاموں کی اہل نہیں ہیں۔

سکولوں کالجوں، سینماؤں، میں عورتوں لڑکیوں کا ڈرامے کرنا اور مردانہ لباس پہن کر اور مصنوعی داڑھی مونچھ لگا کر مردانہ پارٹ ادا کرنا صراحتہً مردوں کے ساتھ تشبہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مردانہ لباس پہنے۔ (مشکوۃ شریف، ص ۳۸۳)

سکولوں کالجوں میں طالبات کا پریڈیں کرنا، کھیلوں میں حصہ لینا، دوڑنا، چھلانگیں لگانا، اچھلنا کودنا اور سائیکلیں دوڑانا سب مردانہ چیزیں اور ان کے ساتھ تشبہ ہے جو نسوانی ہیئت اور حیا وشرافت کے بالکل برعکس ہے۔

اس وقت یہ صرف نو مثالیں ہیں اس قسم کی اور متعدد چیزیں شمار کی جاسکتی ہیں جن میں بلا تکلف عورتوں کی مردوں سے مشابہت پائی جاتی ہے۔

ذرا غور فرمایئے! ہمارا ملک ومعاشرہ اس سے کس قدر بیگانہ ودور ہو رہا ہے اور عورتوں لڑکیوں کی جن باتوں کو بالکل معمولی وغیر اہم سمجھا جاتا ہے یا فیشن کے طور پر تہذیب وترقی کا نشان خیال کیا جاتا ہے وہ مردوں کے ساتھ مشابہت اور ان کی وضع

Marfat.com

اختیار کرنے کے باعث کس قدر لعنت اور عذاب و غضب خداوندی کا باعث ہے۔

نازک شیشیاں:

عورت کے لئے پردہ و حفاظت کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ وہ خلقی و طبعی طور پر نازک مزاج ''ناقص العقل'' اور بہت کمزور و نرم دل ہوتی ہے جس کا مختلف احساسات و خواہشات اور بیرونی و خارجی اثرات سے متاثر ہو کر گمراہ و بے راہرو ہونا بہت زیادہ ممکن و آسان ہے۔ جس کا انجام بالآخر نقصان و ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو ''نازک شیشیوں'' سے تعبیر فرمایا ہے چنانچہ مروی ہے کہ ''ایک مرتبہ حضور ﷺ ایک سفر میں تشریف لے جا رہے تھے اور آپ کے مبارک قافلہ میں بعض مستورات و ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن شامل تھیں اور آپ کے ایک غلام حضرت انجشہ رضی اللہ تعالی عنہ اپنی خوش الحانی سے اشعار پڑھتے جاتے تھے لیکن حضور ﷺ نے اسے ناپسند فرماتے ہوئے انہیں اس سے روکتے ہوئے ارشاد فرمایا

رویدك یا انجشة لا تکسر القواریر یعنی ''اے انجشہ! رُک جاؤ! ان شیشیوں کو نہ توڑو''۔ (مشکوۃ شریف)

اسلام ذہنی آوارگی، دل کی کجی اور معاشرہ کی بے راہروی کی روک تھام کے لئے مرد و زن کے مابین جس قدر حد فاصل اور عورت کی حفاظت و اس کے بارہ میں احتیاط چاہتا ہے پیغمبر اسلام ﷺ کے مذکورہ فرمان مبارک سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ذرا اس منظر کا تصور فرمایئے کہ سفر مذکور میں اونٹوں کے آگے آگے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی و غلام اشعار پڑھتے جارہے ہیں جن کے فحش و مذموم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو مستورات ساتھ ہیں وہ کوئی عام عورتیں نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات و صحابیات ہیں۔ مزید برآں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمراہ ہیں اور ایسے مقدس ماحول و قافلہ میں کسی برائی و آوارہ مزاجی کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن اس قدر مقدس ماحول کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی تعلیم و ہدایت کے لئے اپنے غلام کو اشعار پڑھنے سے روک دیتے ہیں اور عورتوں کی نفسیات کو واضح فرمانے کے لئے انہیں ''شیشیوں'' سے تعبیر فرماتے ہیں اور امت کو یہ سبق دیتے ہیں کہ جس طرح نازک شیشیوں کو حفاظت و احتیاط سے رکھا جاتا ہے کہ مبادا انہیں کوئی ٹھیس پہنچے یا ٹھوکر لگے اور وہ ٹوٹ نہ جائیں اسی طرح عورتوں کی حفاظت و احتیاط بھی بہت ضروری ہے تاکہ انہیں کوئی برا خیال و غلط وسوسہ نہ آئے اور وہ اپنی ناقص العقلی، نازک مزاجی، و نرم دلی کے باعث اپنی پاک دامنی و عفت و ''عصمت'' کا آئینہ چکنا چور نہ کردیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں عورتوں کی نفسیات کو جن الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ مغرب کے انگریز مفکرین بھی اس کی تائید و تصدیق پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر برن ہارڈے بار اپنی مشہور تصنیف ''خاتون اور محبت'' میں لکھتے ہیں۔

''گانا عورت کے اندر عشق کی امنگوں کو آگ کی شعلوں کی مثل بھڑکاتا ہے پھر چاہے گانے والا صاحب فن نہ بھی ہو لیکن اگر وہ حسین ہے تو عورت اس سے لازمی طور پر متاثر ہوتی ہے اور اس وقت تو خاص طور پر جب اس کے نغموں میں عشق کی کلفتوں اور مسرتوں کی داستان ہو۔ پھر تو اس کے جادو کے اثرات کا پیمانہ

Marfat.com

ناقابل پیمائش ہے کیونکہ جب ایک عورت آنکھیں بند کر کے دل ودماغ کی یکسوئی کے ساتھ پرسوز نغموں کو سنتی ہے تو اسے اس حقیقت کا احساس ہی نہیں رہتا کہ اس کی نبض کی حرکت عشق کی جولانگاہ میں کس قدر تیز ہو رہی ہے اور اس میں گانے والے کا حسن اور جمال بھی ایک نغمے کی صورت اختیار کر کے اس کے دل کی گہرائیوں میں کس طرح سما رہا ہے'' مزید لکھتے ہیں کتنے ہی اعلیٰ خاندانوں کی عورتیں جو بڑی عزت واحترام اور احتشام سے اپنے خاندانوں میں مسرت اور شادمانی کی زندگی بسر کرتی تھیں ''گویوں'' کے عشق میں اپنے خاندانوں اور اولاد کو الوداع کر چکی ہیں''۔ ساز اور باجے کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

''یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ساز کے اثرات شیطانی جذبات میں ایک طوفان برپا کر دیتے ہیں اور خاص کر جنسی رجحانات میں تو تلاطم واقع ہو جاتا ہے۔ مرد اور عورت دونوں بری طرح متاثر ہوتے ہیں لیکن جب میں نے اس کے اثرات کا ذرا گہرائی میں اتر کر جائزہ لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کا اثر ''صنف نازک'' پر زیادہ تیز شدید اور دیرپا ہوتا ہے۔

اللہ اکبر! مغرب کے اہل قلم ومفکر جس چیز کو آج اتنی طویل وعریض عبارات ومفصل تصانیف میں اس شرح وبسط کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔ پیغمبر اسلام نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام حقائق کو کتنی جامعیت کے ساتھ آج سے صدیوں پہلے صرف ایک جملہ ''لا تکسر القواریر'' میں بیان فرما کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

؎ وہ گل ہیں لبہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ومجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبارکہ ''مشعلۃ الارشاد' میں مذکورہ بالا حدیث کے مطابق والدین کو اولاد کے متعلق کیا خوب نصیحتیں فرمائی ہیں کہ اولاد کو

زنہار، زنہار بری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یار بد مار بد سے بدتر ہے

نہ ہرگز ہرگز بہار دانش، مینا بازار، مثنوی غنیمت وغیرہا کتب عشقیہ اور غزلیات فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدھر جھکائے جھک جاتی ہے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورہ یوسف شریف کا ترجمہ نہ پڑھایا جائے کہ اس میں مکر زناں کا ذکر فرمایا ہے پھر بچوں کو خرافات شاعرانہ میں ڈالنا کب بجا ہو سکتا ہے؟

دختروں کو بیگانوں کے گھروں میں جانے کی مطلقاً بندش کرے بلکہ اپنے گھر کو ان پر زنداں کر دے۔

شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز ہرگز نہ جانے دے اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کیونکہ گانا سخت سنگین جادو ہے اور ان نازک شیشیوں کو تھوڑی ٹھیس بھی بہت ہے''۔

کہاں ہیں وہ ناعاقبت اندیش وحیا باختہ نام نہاد مسلمان جن کی عورتیں اور لڑکیاں اسلام کی ان صاف وصریح ہدایات وپیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے برعکس گھروں میں دن رات ریڈیو کے فحش گانے سنتی اور ان کی آواز پر ڈانس کرتی ہیں۔ مخلوط مجالس وموسیقی کی محافل اور سینماؤں میں جا کر انتہائی بیہودہ وواہیات فلمی گانے سنتی اور حیا سوز مناظر دیکھتی ہیں۔ سکولوں کالجوں میں انگریزی تعلیم وغیر اسلامی باتیں سیکھتی اور ڈراموں میں شریک ہوتی ہیں۔ اخبارات ورسائل اور ناول

Marfat.com

وافسانوں میں نہایت ذلیل واخلاق سوز تصاویر دیکھتی اور سفلی جذبات وشہوانی خیالات کو برانگیختہ کرنے والی ناپاک تحریرات پڑھتی ہیں اور بازاروں میں دوکانداروں سے خرید وفروخت کرتی ہیں کیا یہ نازک شیشیاں اتنی شدید ٹھیس پہنچنے کھلم کھلا ٹھوکریں لگنے اور اتنا کچھ دیکھنے سننے کرنے اور پڑھنے کے بعد بھی صحیح وسلامت رہ سکتی ہیں؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے خود ہمراہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو شیشیاں توڑنے سے منع فرمادیا تھا۔

حالانکہ یہاں رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی، صحابیات جیسی مستورات، انجشہ جیسے صحابی غلام اور ان کے شریعت کے مطابق اشعار اور۔کہاں۔چودھویں صدی کا موجودہ مغرب زدہ دور، بے پردہ وحیاباختہ لڑکیاں سینما کے ایکٹر وٹیڈی لڑکے اور فحش وبیہودہ عشقیہ فلمی گانے

ع...... ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا است

کاش! ان ناپاک شیشیوں کی حفاظت سے غفلت ولاپرواہی برتنے والوں کو معلوم ہو کہ گھر سے باہر نکل کر مختلف ٹھوکریں کھانے اور ٹھیسیں پہنچنے کے باعث بہت سی ''نازک شیشیاں'' چکنا چور ہو کر قحبہ خانوں اور چکلوں تک جا پہنچتی ہیں چنانچہ روزنامہ ''کوہستان لاہور'' لکھتا ہے۔

''طوائفوں کی بحالی کے سلسلہ میں معاشرتی بہبود سے وابستہ ماہرین نے جو رپورٹ تیار کی ہے اس کے بعض پہلو بہت چونکا دینے والے ہیں۔مثال کے طور پر اس رپورٹ میں یہ انکشاف بھی شامل ہے کہ لاہور اور دوسرے بڑے شہروں میں بعض ایسے قحبہ خانے بھی ہیں جنہیں غیرملکی سرمایہ دار اور بااثر پاکستانی چلار

Marfat.com

ہے ہیں۔ان کے علاوہ بعض طالبات' استانیاں' ٹیلیفون آپریٹر خواتین اور خانہ دار عورتیں بھی اسے پارٹ ٹائم کاروبار کے طور پر چلا رہی ہیں''۔

''جن طالبات استانیوں ٹیلیفون آپریٹروں اور خانہ دار خواتین نے عصمت فروشی کو پارٹ ٹائم کاروبار کا درجہ دے رکھا ہے۔ یہ طائفہ مادر پدر آزاد ثقافت اور اونچے معیار زندگی کے جنون نے تخلیق کیا ہے' سب سے پہلے بے حجابی اور غیر مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول نے ان سے ان کی حیا چھینی اور پھر زرق برق لباس پہنے' آرائش جمال کا سامان حاصل کرنے اور اونچے طبقے کی نسل کی ریس کرنے کے جنون نے انہیں ناپاک ذرائع سے پیسہ کمانے کی راہ پر ڈال دیا اور اگر ہم اپنی ثقافت سے اسی طرح دور ہٹتے گئے تو یہ المیہ اور زیادہ سنگین صورت بھی اختیار کر سکتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

==========================

عالمی تحریک تحفظ ناموس رسالت کے اہم کردار' عاشق احمد مختار' فخر نوجوانان اسلام غازی محمد عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات پر مشتمل کتاب مسمیٰ بہ

حیات محمد عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ

از: الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی

اس خوبصورت کتاب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غازی محمد عامر چیمہ پر خصوصی نگاہ عنایت' محمد عامر چیمہ کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت و محبت' انگوٹھے چومنا اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر تیس ہزار ماہانہ نوکری کو ٹھکرانا' نماز جنازہ و ختم چہلم کے روح پرور مناظر اور بدعقیدہ لوگوں کی ناکامی و رسوائی' مزار شہید پر معمولات اہلسنت اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ساروکی میں فیضان عام و دیگر اہم واقعات صفحات ۴۸' ہدیہ مع ڈاک خرچ ۲۵ روپے۔ ناشر: مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

Marfat.com

الصلوٰة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلٰی آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

باطنی عیوب وروحانی امراض کی اصلاح کا بیان

؎ نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

....

؎ دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آنکھ، کان اور دل: وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡئُوۡلًا ○

اور جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ، بے شک کان، آنکھ اور دل سب سے سوال ہونا ہے۔" (پ ۱۵ ارکوع ۴، سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

اصلاح: کان، آنکھ اور دل کے اعمال کے متعلق کل قیامت کو احکم الحاکمین کی عدالت میں حساب وسوال ہوگا اس لیے دل کو برے عقائد اور برے ارادہ سے۔ کان کو کسی کی غیبت اور برائی جھوٹی و بے حیائی کی بات، لغو گفتگو، گپ شپ اور گانے بجانے کی آواز سے اور آنکھ کو بے حیائی و برائی کے مناظر، فلم وتماشہ، سینما و ٹیلیویژن اور غیر محارم و کسی چیز کو بری نظر کے ساتھ دیکھنے سے محفوظ اور پاک رکھنا ضروری ہے اور کسی دعویٰ اور کسی الزام سے پہلے اپنے کان، دل اور آنکھ سے علم و تحقیق حاصل کرنا لازم ہے۔ بغیر علم اور تحقیق، بلا سوچے سمجھے بدگمانی و خیالی اور سنی سنائی باتوں پر کوئی دعویٰ کرنا، الزام لگانا، جھوٹی شہادت دینا، قسم کھانا، کسی مسلمان کے پیچھے پڑنا، اس کی جان، مال، آبرو کو نقصان پہنچانا اور اس سے بغض و عناد رکھنا ناجائز اور قیامت میں عذاب و مواخذہ کا باعث ہے۔ والعیاذ باللہ

زبان و بیان: اِذۡ یَتَلَقَّی الۡمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیۡدٌ ○ مَا یَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَیۡہِ رَقِیۡبٌ عَتِیۡدٌ ○

جب (انسان سے) لیتے ہیں دو لینے والے۔ ایک دائیں بیٹھا اور ایک

Marfat.com

بائیں۔ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔" (پ ۲۶ رکوع ۱۶، سورہ ق، آیت ۱۷، ۱۸)

اصلاح: ہر انسان کے پاس دائیں بائیں دو لکھنے والے فرشتے ہیں۔ دایاں نیکیاں لکھتا ہے اور بایاں گناہ۔ اس لیے جھوٹ، غیبت، گانا، گالی، بدزبانی، زبان درازی، ٹھٹھا مذاق وغیرہ۔ واہیات وخرافات سے زبان کو پاک رکھنا چاہیے اور بات کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ہماری ہر بات لکھی جا رہی ہے اس لیے کوئی ظلم وگناہ کی بات نہ ہو جائے۔ جو ہمارے لیے عذاب ومواخذہ کا باعث ہو۔

مسئلہ: پیشاب، پاخانہ وہمبستری کے مخصوص وقت فرشتے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ان مواقع میں بات کرنی منع ہے۔ تاکہ اس کے لکھنے والے فرشتوں کو قریب آنے کی تکلیف نہ ہو۔ حدیث میں فرمایا "برہنہ ہونے سے بچو۔ تحقیق تمہارے پاس وہ فرشتے ہیں جو قضائے حاجت وہم بستری کے بغیر جدا نہیں ہوتے۔ پس ان سے حیا کرو"۔

دل کی سیاہی: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِم مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے"۔

(پ ۳۰ رکوع ۸، سورہ المطففین، آیت ۱۴)

حدیث میں فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے۔ ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ اگر توبہ کر لی تو مٹ جاتا ہے۔ ورنہ جوں جوں گناہ کرتا جائے گا وہ نقطہ بڑھتا اور پھیلتا رہے گا۔ یہاں تک کہ دل اتنا سخت وسیاہ ہو جائے گا کہ نہ اسے حق وباطل میں امتیاز رہے گا۔ (نہ کسی نصیحت کا اس پر اثر ہوگا)

Marfat.com

اصلاح: ناجائز کمائی' حرام کاروبار' بدعملی و گنہ گاری سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اس پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس لیے دل کو زنگ آلود و سیاہ کرنے والی کمائی و بدعملی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اگر اس میں اصلاح ہے تو سارے جسم کی اصلاح ہو گی اور اگر اس میں فساد ہے تو سارا جسم فاسد ہو گا۔ "اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ" سن لو وہ دل ہے (برے عقیدوں' ناپاک ارادوں اور حرام و خبیث چیزوں سے اس کی حفاظت کرو اور اس کی سلامتی و پاکیزگی کی فکر کرو)

دل کی صفائی: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح (غفلت اور گناہ سے) دلوں پر بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ دلوں کا زنگ اتارنے کے لیے کون سی چیز ہے؟ فرمایا موت کا کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا"۔

☆ ہر چیز کی صفائی کے لیے کوئی چیز ہے اور دلوں کی صفائی کے لیے اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی اور کوئی چیز نہیں۔ الحدیث (مشکوٰۃ شریف' باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، تیسری فصل)

نفاق اور ایمان: "گانا (بجانا) اور کھیل کود دل میں اس طرح منافقت اگاتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ قرآن اور ذکر دلوں میں اس طرح ایمان اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔" (دیلمی' کتاب الزواجر)

Marfat.com

اصلاح: دل کی صفائی و ایمان کی حفاظت کے لیے تلاوت قرآن و ذکر الٰہی کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے اور موت کو زیادہ یاد کرنا چاہیے اور دنیا کی عیاشی و رنگینی گانے بجانے کھیل کود اور نفس و شیطان کی مکاریوں سے دامن بچانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ واللہ الھادی والموافق

ریاء و نمائش: ''مجھے اپنی اُمت پر شرک اور شہوت خفیہ کا خطرہ ہے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کے بعد آپ کی امت مشرک ہو جائے گی۔ فرمایا ہاں لیکن وہ چاند سورج، پتھر اور بت کی پوجا نہیں کریں گے۔ بلکہ (ان کا شرک یہ ہوگا کہ اللہ کی رضا کی بجائے) لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کریں گے اور شہوت خفیہ یہ ہے کہ ایک شخص صبح روزہ دار ہوگا پھر اس کے لیے شہوت ظاہر ہوگی اور وہ روزہ چھوڑ کر شہوت میں مبتلا ہوگا۔ (طبرانی، بیہقی، فی شعب الایمان وغیرھما، مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الریاء والسمعہ، تیسری فصل)

اصلاح: رضائے الٰہی محبت نبوی اور خلوص نیت عمل کی بنیاد ہونی چاہیے۔ ریاء و نمائش ایسا حرام و شدید کبیرہ گناہ ہے کہ اسے شرک اصغر قرار دیا گیا ہے۔ ریا کی طرح شہوت خفیہ سے بھی ایمان و عمل کی حفاظت ضروری ہے۔

علاماتِ منافق: ''جس میں یہ چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک پائی جائے۔ اس میں نفاق کی ایک عادت ہے۔ جو امانت میں خیانت کرے، بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جھگڑتے وقت بدزبانی کرے۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

ذوالوجہین: ''دومونہہ والا شخص قیامت کے دن (منافقانہ روش، چغل خوری و دوغلہ پن کے باعث) بدترین آدمی پاؤ گے جو ایک طرف ایک مونہہ کے ساتھ اور دوسری طرف دوسرے مونہہ کے ساتھ آتا ہے''۔

(متفق علیہ، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان پہلی فصل)

☆ ''جو شخص دنیا میں دومونہہ والا ہوگا۔ قیامت کے دن اس کی آگ کی زبان ہوگی۔'' (دارمی، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان، دوسری فصل)

گناہ کی اصل: ''تمام گناہوں کی اصل (جڑ اور بنیاد) دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں کی اصل پیداوار کا عشر اور مال کی زکوٰۃ نہ دینا ہے'' (مشکوٰۃ شریف، منبہات)

فم اور فرج: ''جانتے ہو لوگوں کو جنت میں زیادہ داخل کرنے والی کون سی چیز ہے؟ خوفِ خدا اور حسن اخلاق۔ جانتے ہو لوگوں کو دوزخ میں زیادہ داخل کرنے والی کون سی چیز ہے۔ منہ اور شرمگاہ (یعنی حلال و حرام کا امتیاز کیے بغیر منہ کا چسکہ اور بغیر نکاح شرمگاہ کی بے احتیاطی اور جنسی لذت و شہوت رانی لوگوں کو کثرت سے جہنم میں لے جائے گی) استغفر اللہ

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان، دوسری فصل)

تبدیلی نسب: ''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے ایسے شخص پر جنت حرام ہے۔''

☆ ''ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا، حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی''

Marfat.com

☆ ''ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ' ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ بروز قیامت اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل'' (بخاری و مسلم وغیرہ) معلوم ہوا کہ اپنی ولدیت ونسب کو تبدیل کرنا اور اپنے باپ دادا کے خلاف سید قریشی' پٹھان' شیخ وغیرہ کہلوانا اور دوسروں کی طرف منسوب ہونا سخت کبیرہ گناہ ہے۔

نصیحت بغیر عمل: ''شب معراج ایک قوم پر میرا گذر ہوا جس کے ہونٹ آگ کی قینچی سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے کہا۔ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ (خطیب' واعظ' مقرر' عالم' لیڈر' حاکم وغیرھم) ہیں جو اپنے بیان پر خود عمل نہیں کرتے۔''

(ترمذی' مشکوٰۃ' کتاب الآداب باب البیان والشعر' دوسری فصل)

تحقیر نعمت: (دُنیاوی امور' بیماری' غریبی' پریشان حالی میں) ''اپنے سے ادنیٰ شخص کو دیکھو' اپنے سے اعلیٰ کو نہ دیکھو تاکہ (تم میں جذبہ شکر پیدا ہو اور) تم اپنے پر اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو''۔ (مسلم' مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب فضل الفقراء' پہلی فصل)

☆ ''جس میں دو خصلتیں پائی جائیں وہ اللہ کے ہاں شاکر و صابر لکھا جائے گا۔ دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھے اور نیکی میں اس کی پیروی کرے اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے ادنیٰ کو دیکھے اور اللہ نے اس پر اسے جو فضیلت بخشی ہے اس پر اللہ کی حمد بجالائے۔''

(ترمذی شریف' مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب فضل الفقراء' دوسری فصل)

نظر شہوت: (غیر محرم کی طرف) ''نظر کرنا ابلیس کے تیروں میں سے زہر کا بجھا ہوا ایک تیر ہے'' (جو شدید ہلاکت کا باعث ہے)

Marfat.com

☆ ''جو اجنبی عورت کے محاسن کو شہوت سے دیکھے قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' (مشکوٰۃ شریف، طبرانی، ہدایہ)

نظر خوف: ''جس نے اپنے بھائی کی طرف خوفناک نظر سے دیکھا۔ قیامت کے دن اللہ اسے خوف میں مبتلا فرمائے گا۔'' (بیہقی، مشکوٰۃ شریف)

سماعِ نغمہ: ''جو گانے والی کا گانا سننے کے لیے بیٹھا۔ قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''

☆ ''جو گانے کی آواز کی طرف متوجہ ہوا وہ جنت میں رُوحانیین کی آواز سے محروم ہوگا۔'' (ابن عساکر، حکیم ترمذی)

جھوٹ: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے اس سے ایسی بدبو ظاہر ہوتی ہے جس کے باعث فرشتہ ایک میل اس سے دور ہو جاتا ہے۔''

(ترمذی، مشکوٰۃ، کتاب الآداب باب حفظ اللسان، دوسری فصل)

غیبت: ''شب معراج ایک قوم پر گزر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہرہ و سینہ کو نوچ رہے تھے۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی غیبت و بے آبروئی کرتے تھے۔

(ابوداوٗد، مشکوٰۃ کتاب الآداب، باب ما نہی عنہ من التھاجر، دوسری فصل)

بہتان: ''جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کیا گیا۔ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے

Marfat.com

ناپسند ہو غیبت ہے۔ عرض کیا گیا اگر وہ بات واقعی اس میں ہو؟ فرمایا اگر وہ بات واقعی اس میں ہو (جو تو اس کی پس پشت کہہ رہا ہے) تو پھر تو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا ہے۔" (جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے)

(مسلم شریف، مشکوٰۃ کتاب الآداب، باب حفظ اللسان، پہلی فصل)

گالی اور قتل: "مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ و سرکشی) اور اس کا قتل کرنا کفر ہے"

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب الآداب، باب حفظ اللسان، پہلی فصل)

والدین کو بدزبانی: "آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ آدمی کسی کے باپ کو گالی دے اور وہ اس کے باپ کو گالی دے۔ یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے" (اس طرح والدین کو گالی دلانے کا سبب بننا خود والدین کو گالی دینا ہے) والعیاذ باللہ تعالیٰ

(مسلم، بخاری، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب البر والصلۃ، پہلی فصل)

عصبیت: "جو شخص عصبیت کی طرف بلائے (یعنی بغیر اوصاف و دیانت اپنی قوم برادری اور علاقہ کا تعصب کرے) وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کے لیے جھگڑا کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ جو عصبیت پر مر جائے وہ ہم میں سے نہیں۔"

(ابوداؤد شریف، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب المفاخرۃ والعصبیۃ، دوسری فصل)

کبر و غرور: "جس کے دل میں ذرہ برابر کبر ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا کبر

Marfat.com

(غرورِ نفس کے باعث) حق کے سامنے سرکشی کرنا اور لوگوں کو اپنے سے حقیر جاننا ہے۔" (مسلم، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الغضب والکبر)

☆ "بے شک اللہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضع کرو حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر بغی وزیادتی نہ کرے۔"

(مسلم شریف، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب المفاخرۃ والعصبیۃ، پہلی فصل)

حسد: "خبردار حسد سے بچو۔ بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔"

(ابوداؤد، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب ما ینھی عنہ من التھاجر، دوسری فصل)

☆ "حسد کرنے والا، چغل خور، کاہن، نہ وہ میرے ہیں، نہ میں ان کا ہوں۔" (طبرانی، ابوداؤد)

بغض: "مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے (کہ اپنی دُنیاوی وذاتی رنجش کے لیے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔ جس نے تین دن سے زیادہ (ناراضگی کے باعث) اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ دیا گویا اس نے بھائی کو قتل کر دیا۔"

(ابوداؤد، مشکوٰۃ، کتاب الآداب باب ما ینھی عنہ من التھاجر)

لعن طعن: "مومن (مومن پر) نہ طعنہ بازی کرتا ہے، نہ لعنت کرتا ہے۔ نہ بے حیائی کا بول بولتا ہے۔ نہ بے مقصد بات کرتا ہے۔"

(بیہقی، مشکوٰۃ، کتاب الآداب باب حفظ اللسان، دوسری فصل)

حرص وہوس: "ابن آدم کا جسم بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں جوان ہوتی ہیں۔ مال

Marfat.com

کی ہوس اور عمر کی حرص۔" (یعنی دنیا کی محبت اور لمبی اُمید)

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الامل والحرص، پہلی فصل)

ٹھٹھا بازی: تحقیق جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے باتیں بنائے وہ زمین و آسمان کی مسافت کی بہ نسبت زیادہ مسافت سے (جہنم میں) پھینکا جائے گا۔ زبان کا پھسلنا قدم کے پھسلنے سے زیادہ سخت ہے۔"

(بیہقی، مشکوٰۃ، کتاب الآداب باب حفظ اللسان، دوسری فصل)

زیادہ ہنسی: "زیادہ نہ ہنسو۔ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔"

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الآداب باب حفظ اللسان، تیسری فصل)

☆ "جس کا ہنسنا زیادہ ہوگا اس کا دل مر جائے گا۔ چہرہ کی نورانیت جاتی رہے گی۔ شیطان اس سے راضی ہوگا۔ رحمان ناراض ہوگا۔ روز قیامت حساب کتاب سخت ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے محروم ہوگا۔ ملائکہ کی اس پر لعنت ہوگی۔ آسمان و زمین والوں کی دشمنی ہوگی۔ بھلائی کی چیزیں بھول جائے گا۔ قیامت کے دن رسواء ہوگا۔"

❖ "جب بندہ زمین پر ہنستا ہے تو زمین ندا کرتی ہے کہ آج میرے اوپر تو ہنس رہا ہے اور کل میرے اندر (قبر میں) تو روتا ہوگا۔" (منبہات ابن حجر)

غیظ و غضب: "بے شک غصہ شیطان سے ہے اور شیطان کی پیدائش آگ سے ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اسے چاہیے کہ وضو کر لے۔" (ابوداؤد، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الغضب والکبر، دوسری فصل)

Marfat.com

☆ "جسے غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہے تو چاہیے کہ بیٹھ جائے۔ پس اگر غصہ اتر جائے تو بہتر ورنہ اسے چاہیے کہ لیٹ جائے۔

(احمد، ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الغضب والکبر، دوسری فصل)

☆ "جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے۔ اس کا غصہ اتر جائے گا۔" (ابوداؤد، طبرانی، ترمذی)

ظلم وستم: "جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا جس کے پاس درہم اور سامان نہ ہو۔ فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ لے کر آئے گا لیکن حالت یہ ہوگی کہ کسی کو گالی دی ہے، کسی کو بہتان لگایا ہے، کسی کا مال کھایا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا پیٹا ہے، پس اس ظالم کی نیکیاں ان مظلوموں پر تقسیم ہوں گی۔ اگر نیکیاں ان میں تقسیم ہونے سے پہلے ختم ہوگئیں تو ظالم کے ظلم کی مقدار مظلوموں کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔" (جو ظالم وعیاش ہو اور نماز روزہ وغیرہ اعمال حسنہ سے بھی محروم ہو اس کا کیا حال ہوگا)

(مسلم، مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الظلم، پہلی فصل)

☆ "جو ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کے ساتھ نکلا، وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔" (بیہقی، مشکوٰۃ، کتاب الآداب باب الظلم، تیسری فصل)

بخل: "بخیل (کنجوس آدمی) خدا سے دُور، جنت سے دُور، لوگوں سے دُور اور دوزخ سے نزدیک ہے۔"

(مشکوٰۃ باب الانفاق وکراھیۃ الامساک، دوسری فصل)

Marfat.com

☆ ''حق تعالیٰ نے اپنی عزت وعظمت کی قسم ارشاد فرمائی کہ وہ بخیل کو جنت میں نہ جانے دے گا۔''

☆ ''کیا میں تمھیں سب سے زیادہ بخیل نہ بتاؤں۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے؟ فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔'' (صلی اللہ علیہ وسلم)

(کتاب الزواجر' کیمیائے سعادت' ترمذی' احمد' مشکوٰۃ' کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا' تیسری فصل)

طمع: ''طمع سے اللہ کی پناہ مانگو''

☆ ''جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے ناامید ہو جاؤ (اس کا لالچ نہ کرو) اور طمع سے بچو۔ پس تحقیق طمع حاضر محتاجی ہے۔'' (طبرانی' حاکم)

قطع رحم:

''جنت میں داخل نہ ہوگا جو قطع رحم کرے''

(عزیزوں' رشتہ داروں کے حقوق کی پامالی اور ان کے ساتھ بدسلوکی کرے)

(بخاری' مسلم' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب البر والصلۃ' پہلی فصل)

مکر وضرر:

''جس نے مومن کو نقصان پہنچایا' یا اس کے ساتھ مکر کیا وہ ملعون ہے۔''

(ترمذی شریف' مشکوٰۃ کتاب الآداب' باب ما نہی عنہ من التھاجر' دوسری فصل)

======

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

موجودہ جرائم کا ہولناک انجام

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ۔

''تم فرماؤ! میرے رب نے تو بےحیائیاں حرام فرمائی ہیں، جو اُن میں کھلی ہیں اور چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی''۔

(پارہ ۸، رکوع ۱۱، سورہ الاعراف)

؎ سود و جوا، شراب، قتل و زنا، فساد
کیا رنگ لا رہا ہے ہمارا معاشرہ

....

؎ جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قتل: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ○

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا ہے بڑا عذاب"۔ (پ ۵، رکوع ۱۰، سورہ النساء، آیت ۹۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حقوق العباد میں) "سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا" (بخاری و مسلم)

☆ "اگر بالفرض آسمان والے اور زمین والے ایک مسلمان کے قتل میں شامل ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈال دے" (ترمذی شریف)

☆ جس شخص نے مسلمان کے قتل میں ایک لفظ کہہ کر بھی اعانت کی۔ اللہ کے پاس پیش ہونے کی حالت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رحمت سے ناامید لکھا ہوگا"۔ (ابن ماجہ، طبرانی)

☆ "دنیا کی تباہی ایک مسلمان کے قتل سے کمتر چیز ہے"۔

(ابن ماجہ، ترمذی، نسائی)

☆ "مسلمان کو گالی دینا فسق و گناہ اور قتل کرنا کفر ہے"۔ (بخاری، مسلم)

یاد رہے: کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت قتل کی سزا قتل ہے۔ قاتل مرد ہو یا عورت۔ ایسے شخص کے لیے حکومت کو معافی دینے یا عمر قید یا چند سال کی سزا دینے

Marfat.com

کا کوئی اختیار نہیں۔ ایسا اقدام اغیار کی نقالی، باطل قانون کی پیروی اور قاتلوں کی حوصلہ افزائی ہے۔

خودکشی: وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ

''اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو'' ۔ (پ ۲، رکوع ۸، سورہ البقرہ، آیت ۱۹۵)

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۝ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝

''اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے''۔

(پ ۵، رکوع ۲، سورہ النساء، آیت ۲۹، ۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے اپنے کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ دوزخ میں مدتوں خود کو گراتا رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی وہ دوزخ میں مدتوں زہر نوشی کی سزا میں مبتلا رہے گا۔ جس نے ہتھیار مار کر خودکشی کی وہ دوزخ میں مدتوں خود پر وہ ہتھیار استعمال کرتا رہے گا۔''

''جس نے جس چیز کے ساتھ خودکشی کی قیامت کو اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا''۔ (بخاری و مسلم)

''ایک شخص کے جسم پر زخم تھا جسے برداشت نہ کرتے ہوئے اس نے خودکشی کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے میرا حکم پہنچنے سے پہلے خودکشی کر لی میں نے اس پر جنت حرام فرما دی'' (مسلم، بخاری)

Marfat.com

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائینگے

یاد رہے: کہ بھوک ہڑتال بھی خلافِ شریعت و کفار کی پیروی اور خودکشی ہی کی ایک صورت ہے۔

زنا: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ○

"اور بدکاری کے پاس بھی نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ" (پ ۱۵، رکوع ۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے نزدیک شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ غیر عورت سے بدکاری کرنا ہے۔ عورت مسلمان ہو یا کافر باندی ہو یا آزاد"

(لباب الحدیث سیوطی، الزواجر ابن حجر مکی)

"زانیوں کے چہروں پر آگ کے شعلے بھڑکتے ہوں گے۔" (طبرانی)

"زانیوں کی شرمگاہوں میں آگ سلگتی ہوگی اور ان سے ایسی بدبو نکلے گی جو اہل محشر اور اہل جہنم کو پریشان کر دے گی۔" (ابن ابی الدنیا، زواجر)

یاد رہے کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنے یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کر دینے کا حکم ہے اور غیر شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سو کوڑے مارنے کا حکم ہے اور زانیوں، بدکاروں سے رعایت کرنا، زنا بالرضا کو قابل مواخذہ نہ سمجھنا، زانی کو کچھ عرصہ کے لیے قید کر دینا، اغوا و فرار و زنا میں عورت کا مواخذہ نہ کرنا۔ اغیار کی نقالی، باطل قوانین کی پیروی اور زانیوں کی حوصلہ افزائی ہے۔

Marfat.com

ہم جنسی: فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۝

"پس جب ہمارا حکم آیا۔ ہم نے (قوم لوط کی) اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا (تختہ الٹ دیا) اور اس پر لگاتار پتھر برسائے"۔

(پ۱۲، رکوع ۷، سورہ ھود، آیت ۸۲)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ قوم لوط کے عمل کا ہے" (ترمذی، ابن ماجہ)

☆ تین مرتبہ فرمایا "جس نے قوم لوط کا عمل کیا وہ ملعون ہے"

(طبرانی، حاکم)

☆ "جس نے مرد کے ساتھ بدفعلی کی یا عورت کے ساتھ اس کے پیچھے کے مقام میں بدفعلی کی۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا"

(ترمذی، نسائی)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "بغیر توبہ مرنے والا لوطی قبر میں خنزیر بن جائے گا۔" (لباب الحدیث، الزواجر)

یاد رہے کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت اس فعل کی یہ سزا بیان کی گئی ہے کہ ایسا کرنے والوں کے اوپر دیوار گرا دیں یا اس کو اوندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے۔ چند بار ایسا کیا ہو تو حاکم اسلام اسے قتل کر ڈالے (کتب فقہ) یاد رہے کہ مرد کی مرد کے ساتھ

Marfat.com

بدفعلی کی طرح اس کی جانور کے ساتھ بدفعلی اور عورت کی عورت کے ساتھ بدفعلی بھی کبیرہ گناہ ہے۔ (کمافی الاحادیث) (والعیاذ باللہ)

گانا بجانا: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَ هَاهُزُوًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں۔ بے سمجھے اور اسے ہنسی بنادیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔''

(پ ۲۱، رکوع ۱۰، سورہ لقمان، آیت ٦)

اس آیت کے تحت مفسرین نے فرمایا کہ ''لهو الحديث'' سے مراد'' گانا ہے'' اور یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عورتوں کا گانا سنوا کر لوگوں کو ایمان لانے سے روکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' باجے اور گانا سننے سے بچو۔ جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے اسی طرح گانا بجانا دل میں منافقت اگاتا ہے''۔ (امالی و زواجر) بزرگان دین نے فرمایا'' گانا زنا کا منتر ہے''۔ (اشعۃ اللمعات)

اعضاء کا زنا: ''آنکھوں کا زنا (بنظر شہوت) دیکھنا ہے۔ کانوں کا زنا (شہوت کے ساتھ باتیں اور گانا) سننا ہے۔ زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے۔ ہاتھ کا زنا (بری نیت سے) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (برائی کی طرف) چلنا ہے اور دل کا زنا (بدکاری کی) خواہش رکھنا اور تمنا کرنا ہے۔'' (مسلم شریف)

معلوم ہوا: کہ جس طرح شرمگاہ بڑے گناہ کی مرتکب ہوتی ہے اسی طرح باقی

Marfat.com

اعضاء بھی اپنی اپنی حیثیت کے چھوٹے چھوٹے زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گویا زنا کا سبب بننا بھی زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ چونکہ ان اعضاء ہی کے ذریعے زنا لواطت اور دیگر غیر اخلاقی حرکات تک نوبت پہنچتی ہے اس لیے اللہ کی ناراضگی اور آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے ان اعضاء کو زنا کے اثرات واسباب سے بچانا۔ گانے بجانے ریڈیو ریکارڈنگ کے شہوت انگیز نغمات اور سینما وٹیلیویژن تصاویر فحش لٹریچر اور غیر محارم کے شہوت انگیز مناظر سے آنکھ اور کان کی حفاظت کرنا اور بے پردگی عیاشی ناچ گانے کی مجالس وتقریبات میں جانے سے اپنے آپ کو روکنا بہت ضروری ہے۔

تہمت: جس طرح بدکاری وزنا کبیرہ گناہ ہے اسی طرح بغیر ثبوت وتحقیق کسی پر زنا کی تہمت لگانا بھی سخت جرم وکبیرہ گناہ ہے۔ قرآن پاک میں ہے ”جو لوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگائیں۔ پھر چار گواہ نہ لائیں۔ ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ وہ لوگ فاسق ہیں“۔ (پارہ ۱۸ رکوع ۷ سورہ النور آیت ۴)

تاخیر نکاح: اسلام نے زنا لواطت (مردوں کی باہمی غلط کاری) مساحقت (عورتوں کی باہم غلط کاری) جیسی حیا سوز غیر اخلاقی حرکات میں جتنی سختی کی ہے۔ نکاح میں اتنی ہی آسانی فرمادی ہے کہ دو گواہ ہوں حسب حیثیت مہر ہو مرد عورت کا ایجاب وقبول ہو بس نکاح ہو گیا مگر نام نہاد دور ترقی میں اسلام سے بیگانگی کے باعث مختلف رسوم وفیشن جہیز اور بارات کے تکلفات کھانے پینے کے اخراجات برادری کی پابندی اور سکولوں کالجوں کی نام نہاد تعلیم کے حصول نے نکاح

Marfat.com

کو اتنا مشکل بنا دیا ہے کہ عموماً اس میں تاخیر ہو جاتی ہے اور بعض کے نکاح کی نوبت ہی نہیں آتی۔

انتباہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سلسلہ میں والدین کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ "تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو، جب نماز آ جائے، جنازہ حاضر ہو جائے، اور لڑکی کا رشتہ مل جائے۔" (ترمذی)

"اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھاؤ۔ نو برس کی عمر میں بستر الگ کر دو اور سترہ برس کی عمر میں نکاح کر دو" (الحصن الحصین)

"جس کی اولاد ہو اس کا اچھا نام رکھے۔ اسے آداب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ جس نے اپنی بالغ اولاد کا نکاح نہ کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہوئے تو باپ بھی ان کے ساتھ گنہگار ہے"۔

(بیہقی، مشکوٰۃ، کتاب النکاح باب الولی فی النکاح، تیسری فصل)

نوجوانوں کو ارشاد فرمایا:

"اے جوانوں کے گروہ جسے (حق مہر اور بیوی کے نان نفقہ کی) استطاعت ہو۔ وہ نکاح کرے۔ اس کے سبب آنکھ اور شرمگاہ برائی سے محفوظ ہوتی ہے اور جسے نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے۔ روزہ شہوت کو دباتا ہے"۔

(مشکوٰۃ، کتاب النکاح، پہلی فصل)

"اے نوجوانو۔ بدکاری سے بچو۔ جس نے اپنی جوانی کو برائی سے بچایا وہ جنت میں داخل ہوا۔" (بیہقی)

Marfat.com

نکاح ثانی: تاخیر نکاح کی طرح عورت کے نکاح ثانی کے متعلق بھی بڑی غفلت وکوتاہی پائی جاتی ہے۔ بلکہ بعض جاہل مرد و عورت معاذ اللہ اسے ذلت و عار کا موجب سمجھتے ہیں اور بسا اوقات بعد میں اس کا نتیجہ حرامکاری و بربادی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اس لیے اس مسئلہ میں جھوٹی شرم کی آڑ نہیں لینی چاہیے اور خدانخواستہ کوئی عورت' کوئی عزیزہ نوجوانی میں بیوہ ہو جائے یا اسے طلاق مل جائے تو ایسی بیوہ و مطلقہ اور اس کے وارثوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے مناسب رشتہ کی کوشش کر کے دوسرے نکاح کا جلد اہتمام کریں اور نکاح ثانی کو معیوب سمجھنے کی باطل رسم کو توڑیں اور قانون شرعی کو اجاگر کریں۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ

''تم میں سے جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کرو''۔

(پ ۱۸' رکوع ۱۰' سورہ النور' آیت ۳۲)

معیار نکاح: ''عورت چار چیزوں پر نکاح میں لائی جاتی ہے۔ مالداری پر (جیسا کہ یہود میں ہے) برادری پر (جیسا کہ مشرکین میں ہے) خوبصورتی پر (جیسا کہ انگریزوں میں ہے) اور دینداری پر (جیسا کہ مسلمانوں کا اصول ہے) پس اے مسلمان! تو دیندار عورت کے نکاح میں کامیاب ہو۔''

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ کتاب النکاح' پہلی فصل)

ملاوٹ: ''بیچنے کے لیے جو دودھ ہو اس میں پانی نہ ملاؤ۔'' (بیہقی)

Marfat.com

☆ ''جس نے عیب (ملاوٹ) والی چیز کی فروخت کی اور اس عیب کو ظاہر نہ کیا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے۔ یا فرمایا فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔''

ذخیرہ اندوزی: ''باہر سے غلہ لانے والا مرزوق ہے اور احتکار کرنے (غلہ روکنے) والا ملعون ہے۔'' (ابن ماجہ' مشکوٰۃ باب الاحتکار' دوسری فصل)

☆ ''جس نے چالیس روز غلہ روکا (کہ جب زیادہ مہنگا ہو فروخت کرے) پھر وہ سب خیرات کر دیا تو بھی کفارہ ادا نہ ہوا''

(رزین' مشکوٰۃ باب الاحتکار' تیسری فصل)

☆ ''غلہ روکنے والا برا بندہ ہے کہ اللہ نرخ سستا کرے تو غمگین ہوتا ہے اور گراں کرے تو خوش ہوتا ہے''۔ (بیہقی وطبرانی' مشکوٰۃ باب الاحتکار' تیسری فصل)

شراب و جوا:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ○

''شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمھارے اندر بغض اور عداوت ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔ تو کیا تم ہو باز آنے والے''۔ (پ ۷' رکوع ۲' سورہ المائدہ' آیت ۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جتنی چیزوں سے آدمی کھیلتا ہے سب باطل ہیں۔ مگر تیر اندازی' گھوڑے کی تادیب اور بیوی سے ملاعبت (ترمذی' ابوداؤد)

☆ ''جس نے نردشیر کھیلا گویا سؤر کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔'' (مسلم' ابوداؤد)

Marfat.com

☆ ''اصحاب شاہ شطرنج کھیلنے والے جہنم میں ہیں''۔ (دیلمی)

☆ شراب سے بچو بے شک یہ تمام برائیوں کی ماں ہے''(الزواجر)

☆ ''شراب سے بچو بے شک یہ برائی کی کنجی ہے۔''(حاکم)

☆ ''جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے''۔

(ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ کتاب الحدود' باب بیان الاخمر' دوسری فصل)

☆ ''دس شخصوں پر لعنت ہے۔ شراب بنانے والا' بنوانے والا' پینے والا' پلانے والا' اٹھانے والا' منگوانے والا' بیچنے والا' خریدنے والا' اس کے دام کھانے والا' جس کے لیے خریدی گئی''۔

(ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال' دوسری فصل)

☆ ''بے شک جو چیز اللہ نے تم پر حرام کی ہے اس میں تمہاری شفا نہیں ہے۔''(بیہقی' ابن حبان)

یاد رہے کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت شراب پینے والے پر حد قائم کی جائے گی اور اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔ (کتب فقہ)

معلوم ہوا:

کہ شراب و جوا شدید حرام و کبیرہ گناہ اور شیطانی عمل ہے اور اسلامی حکومت پر اس کی روک تھام ضروری ہے۔ جوئے بازوں' شراب خوروں سے رعایت ''جائز و ناجائز'' شراب کی خود ساختہ قانونی تقسیم' بیماری' مہمان نوازی' کاروبار اور تفریح کے نام پر ہسپتالوں' ہوٹلوں' کلبوں میں اس کے استعمال کی

Marfat.com

اجازت اغیار کی نقالی، باطل قانون کی پیروی اور عیاشی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ جس کے باعث دن بدن جرائم کی بھرمار ہے۔

جادو: وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ

''اور سلیمان نے کفر نہ کیا۔ ہاں شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں'' (پ ۱، رکوع ۱۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۰۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سات مہلک چیزوں سے بچو ''شرک، جادو، ناحق قتل، سود، مال یتیم، جہاد سے فرار، پاکدامن خواتین پر تہمت''

(بخاری و مسلم وغیرھما، مشکوٰۃ کتاب الایمان، باب الکبائر و علامات النفاق، پہلی فصل)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ ''ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔ پس تین جادوگر قتل کیے گئے۔'' (الزواجر)

چوری ورہزنی: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○

''چوری کرنے والے مرد اور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ ان کے فعل کی جزا۔ اللہ کی طرف سے سزا۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے''۔

(پ ۶، رکوع ۱۰، سورہ المائدہ، آیت ۳۸)

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ

Marfat.com

الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

"جو لوگ اللہ و رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انہیں سولی دی جائے یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔" (پ ۶، رکوع ۹، سورہ المائدہ، آیت ۳۳)

معلوم ہوا:

چوری اور رہزنی شدید جرم اور کبیرہ گناہ ہے اور چوری کرنے والے مرد و عورت اور ڈاکو پر اللہ تعالیٰ ناراض ہے اور دنیا و آخرت میں ان کے لیے سخت سزا ہے اور حکومت پر لازم ہے کہ وہ انہیں حکم قرآنی و قانون اسلامی کے مطابق پوری سزا دے۔ قانونِ اسلامی کے مطابق مجرموں کو صحیح سزا دینے کی بجائے انہیں کچھ عرصہ کے لیے جیل میں "سرکاری مہمان" بنا لینا اغیار کی نقالی، باطل قانون کی پیروی اور چوروں اور ڈاکوؤں کی حوصلہ افزائی ہے جو کثرت جرائم کا باعث ہے۔

ظالم حاکم و قاضی: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

"جو لوگ خدا کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔"

(قرآن مجید، آیت ۴۵: سورہ المائدہ)

☆ "عادل و ظالم حکام کو پلصراط پر روکا جائے گا۔ پھر جس حاکم نے فیصلہ میں ظلم کیا ہوگا اور رشوت لی ہوگی۔ صرف ایک فریق کی بات توجہ سے سنی ہوگی۔ وہ جہنم

Marfat.com

کی اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جس کی مسافت ستر سال ہے۔" (ابویعلی)

سفارش: "جو کسی کے لیے سفارش کرے اور وہ اس کے لیے کچھ ہدیہ دے اور یہ قبول کر لے وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ پر آ گیا"۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء باب رزق الولاۃ وھدلیا ہم، تیسری فصل)

جھوٹی شہادت: "اللہ کے ساتھ شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہیں۔"

☆ "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔"

☆ "جو گواہی کے لیے بلایا گیا اور اس نے (صحیح) گواہی چھپائی وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے والا۔" (طبرانی)

وکالت: "آج کل کچہریوں میں گواہی دینے کی جو صورت ہے وہ اہل معاملہ پر مخفی نہیں۔ وکیل مدعی جھوٹ بولنے پر زور دیتے ہیں اور وکیل مدعا علیہ جھوٹا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پیشہ ور وکیل جان بوجھ کر جھوٹ کو سچ کرنا چاہتے ہیں بلکہ گواہوں کو جھوٹ بولنے کی تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔ ایسی گواہی و وکالت سے خدا بچائے۔"

(بہار شریعت ملخصاً)

سود اور رشوت:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

Marfat.com

''اے ایمان والو سود نہ کھاؤ دونا دون اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ''

(پ۴' رکوع ۵' سورہ آل عمران' آیت ۱۳۰)

☆ ''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ لوگوں کا کچھ مال جان بوجھ کر ناجائز طور پر کھانے کے لیے (بطریق رشوت) مال حاکموں کے پاس پہنچاؤ۔ (پ۲' رکوع ۸' سورہ البقرۃ' آیت ۱۸۸)

☆ ''حرام غذا کھانے والا جسم جنت میں داخل نہ ہوگا''۔

(بیہقی' مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال' دوسری فصل)

☆ ''سود لینے والے' سود دینے والے' سود کی تحریر لکھنے والے اور گواہی دینے والے پر لعنت ہے اور یہ سب برابر ہیں''۔ (مسلم' مشکوٰۃ باب الربوٰ پہلی فصل)

☆ ''رشوت لینے والے اور رشوت دلانے والے پر لعنت ہے''۔

(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء باب رزق الولاۃ وھدایاھم' دوسری فصل)

☆ ''رشوت لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں''۔ (طبرانی)

وراثت:

''جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور عنقریب داخل ہوں گے آگ میں۔'' (پ۴' رکوع ۱۲' سورہ النساء' آیت ۱۰)

معلوم ہوا کہ یتیموں کا مال ہضم کر جانا سخت عذاب کا باعث ہے۔ یتیموں میں سے بالخصوص یتیم لڑکیوں پر بہت ظلم ہوتا ہے۔ عام طور پر بھائی اپنی یتیم بہنوں کو جہیز وغیرہ پر ٹال دیتے ہیں اور والدین کی وراثت میں لڑکی کا جو شرعی حصہ مقرر ہے وہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے اور سب کچھ خود ہی ہضم کر جاتے ہیں۔

Marfat.com

اسی طرح بیوہ نکاح ثانی کرے تو اس کا حق مار لیتے ہیں حالانکہ خاوند کی وراثت میں بیوہ کا جو شرعی حصہ مقرر ہے وہ بہر حال اس کی حقدار ہے۔ اگر چہ وہ نکاح کر لے۔ الغرض یتیموں' یتیم بچیوں اور بیوہ عورتوں پر ظلم کر کے ان کا حق مارنے والوں کو اس آیت سے سبق لینا چاہیے اور سب کو اپنے گناہوں سے جلد توبہ کرنی چاہیے تا کہ موت' قبر' آخرت اور جہنم کے عذاب سے چھٹکارا ہو۔

نوٹ: اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کریں۔ نیز اپنی دینی و مسلکی معلومات کیلئے اہلسنت کے بین الاقوامی محبوب ترجمان ماہنامہ رضائے مصطفیٰ (گوجرانوالہ) کا سالانہ خریدار بننے کی کوشش کریں۔

توجہ فرمائیں

کتاب کی پروف ریڈنگ بھی بہت مسئلہ ہوتا ہے۔ اپنی طرف سے احباب نے اچھے طریقے سے پروف ریڈنگ کی۔ پھر بھی اگر کمپوزنگ میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو آگاہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کی لغزشیں معاف فرمائے۔ آمین۔ (محمد حفیظ نیازی)

Marfat.com

دعوت و پیام

اللہ کی، نبی کی اطاعت قبول کر! ایمان اور دین کی دولت قبول کر!
معمور دل کو عشق خدا و نبی سے رکھ نعمت یہ بے بہا ہے یہ نعمت قبول کر!
ناموس مصطفیٰ کی حفاظت کے واسطے کر جان و دل نثار، شہادت قبول کر!
رسم و رواج و بدعت خود ساختہ کو چھوڑ سنی ہے تو، تو مسلک سنت قبول کر!
رکھ دل میں شوق رائحۂ خلقِ مصطفیٰ اپنے مشامِ جاں میں یہ نکہت قبول کر!
کر اتباع ہادیٔ دیں، ہر عمل میں تو چل اُن کی راہ، اُن کی ہدایت قبول کر!
"آئین وضع کردۂ مغرب" سے کر گریز محبوب کبریا کی شریعت قبول کر!
دنیا کا ذرہ ذرہ تری اقتدا کرے "اخلاص بے ریا" کی امامت قبول کر!
آخر کو جو بنے تری تذلیل کا سبب ہرگز نہ ایسی عزت و عظمت قبول کر!
الفاظ خوشنما سے کسی کے نہ کھا فریب جو دل میں گھر کرے وہ محبت قبول کر!
رسم و ریا کے ساتھ کیا جائے جس کو پیش ہرگز نہ وہ خراج عقیدت قبول کر!
ہیں آزمائشوں ہی میں آسائشیں نہاں راحت کی آرزو ہے تو کلفت قبول کر!
میں از رہ خلوص ہوں اک ناصح شفیق سن میری بات میری نصیحت قبول کر!
کرتا ہوں یہ "جواہر منظوم" تیری نذر یہ "تحفۂ خلوص و محبت" قبول کر!

لبیک کہہ کر بڑھ سوئے آواز حق عزیز
مرد خدا! جہاد کی دعوت قبول کر!

(از: حضرت عزیز حاصل پوری ملتان)

Marfat.com

”پیغام صادق“ پنجابی تبلیغی ترانہ

یاری رب دے حبیب نال لا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
گل پٹہ غلامی دا پا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
داڑھی نال منہ اپنا سجا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
شغل اپنا نماز بنا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
بیوی اپنی بازاروں توں ہٹا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
لڑکی اپنی سکولوں توں اُٹھا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
کھانا فرش تے بیٹھ کے کھا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
اُنگلی اپنی دا چمچ بنا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا

Marfat.com

تمباکو کولوں جند اپنی چھڑا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
گالاں کولوں منہ اپنا بچا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
گلیاں وچوں توں کاغذ اُٹھا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
کسے جاہل نوں توں مسئلہ سمجھا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
تلاوت اپنا معمول بنا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
گانے چھڈ تے نعتاں سن سنا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
گھر اپنا تصویراں توں بچا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
ٹی وی کولوں توں جان چھڑا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا
پیغام صادقؔ دا ایہہ سب نوں سنا لے
تے کیہڑا تیرا مُل لگدا

Marfat.com

بکھرے موتی

از: سلطان الواعظین علامہ ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

عمل کیوں ضروری؟

ایک شخص ریلوے ٹکٹ خرید کر گھر بیٹھا رہے تو وہ کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا تاوقتیکہ ریل پر سوار نہ ہو۔ کلمہ پڑھ لینے کے بعد عمل نہ کرنا اور ارکانِ اسلام کو نہ اپنانا بالکل ایسا ہی ہے جیسے ٹکٹ خرید کر بیٹھے رہنا اور جس طرح ٹکٹ اپنی تاریخ پر کارآمد ہے اسی طرح عمل بھی آج ہی مفید ہے، کل نہیں۔

دل کی نماز:

بعض لوگ نماز نہیں پڑھتے اور اگر کہا جائے کہ نماز پڑھو تو کہتے ہیں کہ "ہم دل کی نماز پڑھتے ہیں"۔ ایسے لوگوں کو کہئے کہ "تم روٹی بھی "نور" کی کھایا کرو، تنور کی نہ کھایا کرو اور اگر روٹی "نور" کی تمہیں منظور نہیں تو دل کی نماز خدا کو منظور نہیں"۔

یورپ کی تقلید:

داڑھی منڈانا دراصل انگریزوں کی تقلید ہے۔ انگریزوں میں یہ رواج دیکھ کر نوجوان اس کو پسند کرنے لگتے ہیں مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر یورپ ہی کی تقلید کرنی ہے تو پھر اس یورپ کی کریں جو داڑھی والا یورپ ہے تاکہ شریعت پر بھی عمل رہے اور فیشن بھی ہاتھ سے نہ جائے۔ انگلستان کے شاہی خاندان کو دیکھئے بڑے بڑے بادشاہوں کے منہ پر داڑھی تھی۔ فرانس میں اکثر لوگ داڑھی رکھتے ہیں بلکہ

Marfat.com

فرانسیسی فیشن کی داڑھی مشہور ہے۔ جرمن کے بڑے بڑے پروفیسر اور فلاسفر اکثر کے منہ پر بڑی بڑی داڑھیاں ہیں۔ ڈارون کے منہ پر بہت بڑی داڑھی تھی۔ الغرض یورپ میں معزز اور مقتدر لوگ داڑھیاں بھی رکھتے ہیں۔ دیکھ لیجئے بڑے بڑے پادری سب داڑھی رکھتے ہیں اور اچھی بھی لگتی ہے اور ایک تازہ خبر بھی ملاحظہ کر لیجئے جو کوہستان ۱۳ ستمبر میں آئی ہے:

"جارج ٹاؤن ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء برٹش گیانا کی۔ رضا کار فوج کے ایک سپاہی ایرک لازور کو ملازمت سے محض اس لئے برطرف کر دیا گیا کہ اس نے داڑھی منڈوانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر فوجی قانون کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس کو کئی بار داڑھی منڈوانے کا حکم دیا گیا تھا لیکن وہ ہمیشہ احکام کی تعمیل کئے بغیر پریڈ میں شریک ہوتا رہا۔ ایرک کا بیان ہے کہ "وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور دنیا کا کوئی شخص اس کو اس ارادے سے باز نہیں رکھ سکتا"۔

اے کاش! مسلمانوں میں بھی اپنے رسول ﷺ اور حضور کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کا شوق پیدا ہو جائے۔

(ایک آدمی سے یہ بات سن کر بہت دکھ ہوا کہ "برطانیہ میں کسی مقام پر کسی فیکٹری میں چند کاریگروں کی ضرورت پیش آئی تو فیکٹری کے انگریز مالک نے لوگوں کو انٹرویو کیلئے بلایا تو وہاں پر مقیم کئی مسلمان، ہندو، سکھ وغیرہ بھی پہنچ گئے۔ فیکٹری کے انگریز مالک نے مسلمانوں اور سکھوں کو کہا کہ "پہلے اپنے منہ سے بال اتروا کر آؤ پھر تمہیں فیکٹری میں رکھا جائے گا"۔ افسوس کہ مسلمانوں نے نوکری کے لالچ میں اپنی داڑھیاں منڈوا

Marfat.com

ڈالیں جبکہ سکھ اُسی حالت میں دوبارہ انگریز کے پاس پہنچ گئے تو انگریز نے کہا کہ " سکھوں کو میں اپنی ملازمت کیلئے قبول کرتا ہوں جبکہ مسلمان واپس چلے جائیں" یہ جواب سن کر نام نہاد مغرب زدہ مسلمان انگریز سے کہنے لگے" ہم نے آپ کے کہنے پر داڑھیاں بھی منڈوائیں پھر بھی آپ ہمیں قبول نہیں کر رہے" تو انگریز نے کہا "مسلمانو! داڑھی رکھنے کا حکم تمہیں تمہارے پیغمبر (ﷺ) نے دیا ہے، جب تم نے اپنے پیغمبر سے وفا نہیں کی تو میرے ساتھ کیسے وفا کرو گے؟ سکھ جو بھی ہیں انہوں نے اپنے گرو کا کہنا تو نہیں ٹالا) والعیاذ باللہ تعالیٰ (از: ابوالرضا محمد داؤد رضوی)

اسلامی بال اور انگریزی بال:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ" انگریزی بال ہوں یا بقول آپ کے اسلامی۔ ان باتوں میں کیا رکھا ہے؟ وضع وہیئت کوئی سی بھی ہو، کچھ فرق نہیں پڑتا"۔ ہماری گذارش ہے "تو پھر کوئی صاحب عورتوں کی طرح چوٹی رکھ کر بھی دکھائیں اور کبھی کانوں میں کانٹے پہن کر بھی باہر نکلیں پھر اگر چاروں طرف سے" زنانہ"" زنانہ" کی پھبتیاں کسی جائیں تو وہاں بھی یہی فلسفہ چھانٹیں کہ بال زنانہ ہوں یا مردانہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ وضع وہیئت کوئی سی بھی ہو کچھ فرق نہیں پڑتا۔

مردوں، عورتوں کا اختلاط:

ع...... ڈرو! اس سے جو وقت ہے آنے والا

مردوں، عورتوں کا اختلاط اور دعویٰ مساوات کیا رنگ لائے گا؟

اس رنگ کی تمہید ملاحظہ فرمائیے:

Marfat.com

”بہاولپور ۲۳ دسمبر مقامی چڑیا گھر نے ایک ایسا مرغا حاصل کیا ہے جو انڈے دیتا ہے۔ اس مرغ کی شکل وصورت عام مرغوں جیسی ہے مگر وہ ہر روز باقاعدگی سے ایک انڈہ دیتا ہے۔ یہ مرغا بانگ بھی دیتا ہے مگر انڈہ دینے کے بعد مرغیوں جیسی آوازیں نکالتا ہے۔ چڑیا گھر نے یہ مرغا حاصل پور کے ایک گاؤں کے حاصل کیا ہے۔ (کوہستان ۲۴ دسمبر ۱۹۶۲ء)

خلاف سنت کھانے کی سزا:

نئی تہذیب نے اپنے پرستار کو کھانا کھاتے وقت فرش سے اُٹھایا اور کرسی پر بٹھادیا۔ دستر خوان ہٹایا اور میز بچھادیا۔ کچھ عرصہ کے بعد کرسی پر سے بھی اٹھادیا اور کھڑا کر دیا اور میز پر سے پلیٹ اٹھا کر ہاتھ میں دے دی اور اب کھڑا بھی نہیں رہنے دیا بلکہ کھانا کھاتے وقت اپنے عاشق کو گھمانا شروع کردیا۔ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر کچھ عرصہ کے بعد یہ تہذیب انہیں دوڑانا بھی شروع کردے اور بجائے پلیٹوں کے کھانا ان کی جیبوں میں بھر دے۔

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے:

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو

ایک بزرگ نے ایک نوجوان سے پوچھا ”بیٹا! تم کھڑے ہو کر کیوں کھاتے ہو؟“ اُس نے جواب دیا ”بزرگو! آج کل یہ ترقی کی علامت ہے“۔ بزرگ فرمانے لگے ”تم نے تو یہ ترقی چند سال سے کی ہے گدھے شروع سے ہی کھڑے ہو کر کھاتے ہیں“۔

Marfat.com

زندگی کس لئے؟

کھانا پینا ہے زندگی کے لئے

اور

زندگی ہے خدا کی بندگی کے لئے

مگر

آج کل کھانا پینا ہے جینے کے لئے

اور جینا ہے کھانے پینے کے لئے

اسی لئے

اکبر الٰہ آبادی نے لکھا ہے کہ:

؎ کیا کہوں احباب کیا کارِ نمایاں کر گئے!
بی۔ اے ہوئے، نوکر ہوئے، پنشن ملی، پھر مر گئے

خوب یاد رکھئے کہ

؎ زندگی بابندگی تابندگی
زندگی بے بندگی، شرمندگی

مسلمان کی شان:

مسلماں وہ مسلماں تھے کہ میداں میں نکل آئے
تو کسریٰ اور اس کے ساتھ قیصر کو کچل آئے
جہاں پہنچے زمیں کو آسماں سے کر دیا اونچا
جہاں ٹھہرے در و دیوار کا نقشہ بدل آئے

Marfat.com

سمندر میں بھی ان کی دوڑ کی راہیں نکل آئیں
پہاڑوں پر بھی ان کے فیض کے چشمے اُبل آئے

نئی تہذیب:

نئی تہذیب کی موٹر پہ عورت کا تسلط ہے
میاں تو ہے کلینز اُس کا اور بیوی ڈرائیور ہے
نئی تہذیب کی اسٹیج نے وہ سین دکھلایا
جسے پردے میں رہنا تھا وہ اب پردے سے باہر ہے

ترقی کی نئی راہیں:

؎ ترقی کی نئی راہیں جو زیر آسماں نکلیں
میاں مسجد سے نکلے اور حرم سے بیبیاں نکلیں

فیشن کی ہوا:

؎ چل پڑی فیشن کی کچھ ایسی ہوا
عورتوں کے رُخ سے پردہ اُڑ گیا

فیشن پرست مرد اور بیبیاں:

انقلاب دہر کی اللہ رے نیرنگیاں
مرد ہیں پردے میں اور پردے سے باہر بیبیاں
بو رہے ہیں کانٹے اپنے حق میں یہ فیشن پرست
ٹھوکریں ماریں گی ان کو فول کہہ کر بیبیاں

Marfat.com

باگ آزادی نہ روکو گے اگر اے شوہروں!
دم یہ لیں گی ناچ تگنی کا نچا کر بیبیاں

بے باک بیبیاں:

کیا بتاؤں کیا کریں گی علم پڑھ کر بیبیاں
بیبیاں شوہر بنیں گی اور شوہر بیبیاں
ہوں گی سب ڈپٹی سے لے کر تا گورنر بیبیاں
دفتری شوہر بنیں گے اہل دفتر بیبیاں
ان کے فکر و کام سے بچنا ابھی دشوار ہے
اور آفت ڈھائیں گی سائنس پڑھ کر بیبیاں

بے شمار وظائف اور روحانی تسکین کے حصول کیلئے پڑھیئے

روحانی حقائق

از: شیخ طریقت نباض قوم علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب
امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

صفحات ۶۴، ہدیہ مع ڈاک خرچ ۳۰ روپے۔

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

Marfat.com

مصنف ''دعوت عمل'' کے مختصر حالات زندگی

مصنف ''دعوت عمل'' مشہور علمی و روحانی شخصیت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب جمادی الاخریٰ ۱۳۴۸ھ / دسمبر ۱۹۲۹ء میں محلہ رنگپورہ (نزد جامع مسجد صدیقیہ) سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ وطن اصلی کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ ہے۔ کوٹلی لوہاراں ہی میں ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن پاک اور سکول کی ابتدائی چند جماعتوں تک ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار شاہ محمد مرحوم کا ملازمت کے دوران ۱۹۴۵ء میں بریلی شریف تبادلہ ہوا تو مولانا موصوف بھی اپنے والدین مرحومین کے ساتھ بریلی شریف پہنچ گئے اور وہاں دوران قیام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُر انوار اور مسجد مبارک کے بالکل متصل جامعہ رضویہ منظر اسلام کے شعبہ حفظ میں داخل ہوگئے او رحافظ محمد یوسف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے چند پارے حفظ کئے۔ کچھ عرصہ بعد سیالکوٹ واپسی ہوئی تو دو تین جگہ کسی کسب و ہنر کیلئے داخل کرایا گیا مگر خوش قسمتی سے بریلی شریف میں جو دینی ماحول میسر آیا' دل میں وہی لگن تازہ رہی اور بالآخر باقاعدہ تعلیم کے حصول کیلئے کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب (مدیر ماہنامہ ماہ طیبہ) کے والد ماجد خلیفہ اعلیٰ حضرت' فقیہہ اعظم مولانا محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی (رحمۃ اللہ علیہم) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت فقیہہ اعظم نے صَرف کے ابتدائی چند اسباق پڑھا کر رجب المرجب ۱۳۶۴ھ میں بنفس نفیس مولانا ابوداؤد محمد صادق کو ساتھ لے کر حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر مدرسہ نقشبندیہ میں داخل کرادیا۔ وہاں مولانا ابوداؤد نے حضرت علامہ آل حسن سنبھلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی اسباق اور حضرت علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی مدظلہ العالی (فاضل جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف) سے عربی

Marfat.com

فارسی کی چھوٹی بڑی کتابیں پڑھیں۔ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے شوال المکرم ۱۳۶۸ھ/ اگست ۱۹۴۹ء میں مستقل طور پر لائل پور تشریف لانے کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام قائم فرمایا تو ابتدائی دنوں میں ہی مولانا ابوداؤد محمد صادق نے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر دورہ حدیث شریف میں داخلہ لیا اور ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۹ھ/۲ جون ۱۹۵۰ء میں پہلے سالانہ جلسہ دستار فضیلت پر دستار و سند سے مشرف ہوئے۔ دستار فضیلت کے بعد حضرت محدث اعظم کے حکم سے لائل پور ہی میں ایک مسجد میں امامت ایک میں خطابت اور جامعہ رضویہ میں شوال المکرم ۱۳۶۹ھ میں تدریس کی خدمت سپرد ہوئی پھر ایک سال بعد حضرت محدث اعظم پاکستان کے حکم پر ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ/ یکم ستمبر ۱۹۵۱ء گوجرانوالہ تشریف لے آئے اور مرکزی جامع زینت المساجد گوجرانوالہ میں خطابت کے فرائض سنبھالے۔ الحمد للہ ۵۹ سال مکمل ہو گئے ہیں اور یکم ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ سے ۶۰ واں سال شروع ہے اور خدمت دین کا یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے صحت و عافیت کے ساتھ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور خدمت دین کا یہ سلسلہ تادیر جاری وساری رہے۔ آمین

۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء میں والدہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ کے ہمراہ آپ کو حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ پورا مہینہ مدینہ شریف میں حاضری کا موقع ملا۔ آپ کی کوشش سے ۱۴ شوال المکرم ۱۳۷۳ھ کو بدست محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ میں اہلسنت کی اوّلین معیاری درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا قیام عمل میں آیا' جہاں سے شہید اہلسنت مولانا محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت ہزار ہا علماء و حفاظ فیض یاب ہوئے۔ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء میں آپ کی زیر نگرانی جماعت رضائے مصطفٰے کا قیام عمل میں آیا اور اس کے تحت ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ بمطابق ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء بروز جمعۃ المبارک ہفت روزہ رضائے مصطفٰے کا اجراء ہوا۔ جو پانچ سال

Marfat.com

ہفت روزہ، پانچ سال پندرہ روزہ اور اب ماشاء اللہ ماہنامہ کی صورت میں باقاعدگی و پابندی وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

آپ نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ میں اپنا علیحدہ مسلکی تشخص قائم رکھتے ہوئے بھرپور شرکت کی اور اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جانشین قطب مدینہ مولانا محمد فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ، نبیرۂ امیر ملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے آپ کو قومی اسمبلی کا امیدوار کھڑا کیا گیا اس انتخاب میں "جمعیت اہلحدیث" کے امیدوار کو ۶۳۲۲ "دیوبندی امیدوار کو ۳۱۸۷، جماعت اسلامی کے امیدوار کو ۸۶۸۰، اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو ۱۷۴۷۷ ووٹ حاصل ہوئے اور الحمدللہ اہلسنّت کی اکثریت کا خوب چرچا و مظاہرہ ہوا۔

الغرض مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے گوجرانوالہ میں تشریف لانے سے اہلسنّت کا خوب بول بالا ہوا۔ گوجرانوالہ میں آپ کی آمد سے پہلے گنتی کی دو چار مساجد تھیں۔ اب ماشاء اللہ اہلسنّت و جماعت (حنفی بریلوی) کی تمام دیگر مکاتب فکر کی مجموعی تعداد سے زیادہ قومی اخبار روزنامہ جناح لاہور (۲۰ جنوری ۲۰۰۷ء) کے مطابق ۱۰۶۴ مساجد ہیں۔ مولانا موصوف کے ایک صاحبزادے بچپن ہی میں انتقال کر گئے اور دو صاحبزادے الحاج محمد داؤد رضوی، الحاج محمد رؤف رضوی بھی حسب توفیق خدمت دین میں مصروف ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صاحبزادگان کو اپنے عظیم والد محترم کے زیر سایہ اُن کے عظیم مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(مزید تفصیل کیلئے کتاب روحانی حقائق، احوال صادق از: الحاج رشید احمد چغتائی (مرحوم) و مولانا پروفیسر محمد عطاء الرحمٰن رضوی ایم اے لاہور اور ماہنامہ سوئے حجاز لاہور از: ملک محبوب الرسول قادری، محرم الحرام، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ/ جنوری، فروری ۲۰۰۹ء کا مطالعہ فرمائیں)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

؎ زینت صدق وصفا سے کر مجھے آراستہ...... مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے

۱۳۷۰ھ تا ۱۴۳۰ھ

ھم ساٹھ (۶۰) سالہ مجاہدانہ دینی، مسلکی وملکی خدمات پر

عالم اسلام کی عظیم علمی وعملی شخصیت، نامور بزرگ عالم باعمل وروحانی پیشوا...... عاشق مصطفےٰ، فدائے غوث الوریٰ، پیکر صدق وصفا، فخر ملت اسلامیہ، پاسبان مسلک امام احمد رضا، خلیفۂ مجاز مفتی اعظم عالم اسلام، استاذ العلماء، حامی سنت، ماحی بدعت، جبل استقامت، فیض یافتۂ امیر ملت محدث علی پوری، پروردۂ نگاہ فقیہ اعظم محدث کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان، نباض قوم، یادگار اسلاف، صادق الاقوال والاحوال، مخزن محاسن الاخلاق، فضیلۃ الشیخ حضرۃ العلام قبلہ

مولانا الحاج پیر مفتی **ابوداؤد محمد صادق** صاحب قادری رضوی (حفظہ اللہ)

کو مبارک پیش کرتے ہیں۔

آپ کی دینی خدمات کا اجمالی خاکہ:

(۱) آپ جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کے بانی ہیں۔(۲) گوجرانوالہ شہر جو کسی زمانہ میں نجدیت کا گڑھ تھا مگر آج بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی بے مثال کاوشوں سے سنیت و رضویت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا مثالی مرکز ہے۔(۳) ماشاءاللہ آپ مسلسل ۶۰ سال سے گوجرانوالہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے مرکزی جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں۔(۴) ۶۰ سال سے گوجرانوالہ کی قدیم ترین، مشہور زمانہ، اسم بامسمّٰی تاریخی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کی امامت وخطابت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔(۵) آپ اہلسنت کے بین الاقوامی شہرت یافتہ مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے بانی ومہتمم اور جید علماء ومشائخ کے استاذ ہیں اور اندرون

Marfat.com

پاکستان کے علاوہ آپ کے سینکڑوں مریدین اور تلامذہ مڈل ایسٹ عرب ممالک اور یورپ وامریکہ وغیرہ میں بھی اشاعت وتبلیغ دین میں مصروف ہیں، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (۶) آپ اہلسنت کے ۵۰ سالہ انٹرنیشنل محبوب ومقبول ترجمان ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔(۷) آپ مسلسل شب وروز وعظ وتبلیغ میں مصروف عمل رہتے ہیں۔(۸) آپ کے لکھے ہوئے تبلیغی اشتہارات لاکھوں کی تعداد میں پورے عالم اسلام میں مقبول ہیں۔(۹) آپ درجنوں کتب کے مصنف ہیں۔(۱۰) سلسلۂ بیعت وارشاد میں بھی ماشاء اللہ آپ کا فیضان وسیع پیانہ پر جاری وساری ہے۔(۱۱) خدمت دین اور حق گوئی کی پاداش میں گوجرانوالہ، بہاولپور اور میانوالی وغیرہ کی جیلوں میں آپ کو ۶ مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں پیش آئیں، پھانسی کوٹھڑی میں بند رکھا گیا اور ہتھکڑی لگا کر بہاولپور تا میانوالی قیدی بنا کر طویل سفر بھی کرایا گیا لیکن مسلک حق کی ترویج واشاعت میں بحمد اللہ آپ کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی۔(۱۲) آپ کے دروس قرآن وحدیث سے ماشاء اللہ لاکھوں حضرات مستفیض ہوئے اور مسلسل ہو رہے ہیں۔ (۱۳) آپ نے سینکڑوں فتاویٰ مبارکہ تحریر فرمائے۔(۱۴) آپ نے آج تک شناختی کارڈ نہیں بنوایا بلکہ حج شریف بھی بغیر تصویر کے کیا اور شناختی کارڈ میں تصویر کے لزوم کے خلاف آپ نے شریعت کورٹ، ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں قانونی جدوجہد فرمائی ......نہ شناختی کارڈ بنوایا اور نہ ہی پاسپورٹ۔(۱۵) آپ نے ہر دور میں، ہر حال میں کلمۂ حق بلند فرمایا اور بحمد اللہ کبھی بھی کسی جابر سے مرعوب نہ ہوئے............

المختصر حضرت کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط تبلیغی، دینی، مسلکی، تعمیری اور تقریری زبردست مجاہدانہ عملی خدمات کے اپنے اور بیگانے سب ہی معترف ہیں۔

(ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء)

دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے آپ کو سلامت باکرامت تا قیامت صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔آمین (منجانب: اہلیان گوجرانوالہ)

Marfat.com

فہرست کتب

خلیفۂ مجاز مفتی اعظم عالم اسلام، عاشق مدینہ، پاسبان مسلک رضا، مجاہد ملت

عالم باعمل الحاج مفتی **ابوداؤد محمد صادق** صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی

(امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان)

۱۔ نورانی حقائق (میلاد شریف کے موضوع پر تاریخی شاہکار)

۲۔ تبصرہ رضوی بر ہفوات گکھڑوی مسمّٰی بہ: دیوبندی حقائق (جلد اوّل)

۳۔ دیوبندی حقائق (جلد دوم) معروف بہ دورنگی توحید

۴۔ تاریخی حقائق (اسلام دشمن قوتوں کی نقاب کشائی)

۵۔ پروفیسر طاہر القادری علماء اہلسنّت کی نظر میں مسمّٰی بہ خطرہ کی گھنٹی

۶۔ تحقیق اہلحدیث (وہابیوں کے اعتراضات کے مسکت جوابات)

۷۔ علماء دیوبند کا دوغلہ کردار بالخصوص سپاہِ صحابہ کی نقاب کشائی

۸۔ مسلک اہلسنّت کا پیغام فرقہ گوہریہ کے نام معروف بہ خطرہ کا الارم

۹۔ رضوی تعاقب بجواب تحقیقی تعاقب مسمّٰی بہ خطرہ کا سائرن

۱۰۔ الدعوۃ کو دعوت صدق وانصاف مسمّٰی بہ الدعوۃ کی نقاب کشائی

۱۱۔ محمد پناہ اور جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء

۱۲۔ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث وجشن دیوبند کا جواز کیوں؟

۱۳۔ روحانی حقائق

۱۴۔ تحفہ معراج وحقانیت اہلسنّت

۱۵۔ مختصر سوانح حیات محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ سوانح شہید اہلسنّت (مولانا الحاج محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

۱۷۔ مسلک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مع جوابات اعتراضات وہابیہ

۱۸۔ مسلک شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ مسلک شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ غوث الاعظم اور گیارھویں شریف

۲۱۔ محبوبانِ خدا کی برزخی زندگی

۲۲۔ شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، نجدی عقائد اور عیسائی چیلنج

۲۳۔ مسئلہ ختم نبوت اور علماء اہلحدیث و دیوبند مسمیٰ بہ قادیان تھانہ بھون میں

۲۴۔ رسالہ نور

۲۵۔ مختصر حیات اعلیٰ حضرت مع تعارف کنزالایمان

اور عقائد علماء نجد و دیوبند

۲۶۔ مودودی حقائق

۲۷۔ علماء دیوبند کی دورنگی توحید

۲۸۔ مکتوب مولانا ابوداؤد بنام مولانا ابوالبلال امیر دعوت اسلامی

۲۹۔ دو جماعتیں (تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کا اصل پس منظر)

========================

الحاج محمد حبیب الرحمٰن نیازی قادری رضوی کی مرتبہ کتب

۱۔ نماز نبوی

۲۔ عقائد اہلسنت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

۳۔ آداب مرشد

۴۔ فیضان الحرمین (حج وعمرہ کے ضروری مسائل)

۵۔ رضوی مجموعہ نعت

Marfat.com

خطرہ کی گھنٹی

یہ خوبصورت کتاب حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی مدلل و مفصل تالیف ہے۔ جس میں پروفیسر طاہر القادری کے ''فرقہ طاہریہ و پروفیسری مسلک'' کے فتنہ عظیمہ سے برادران اہلسنت وسنی بریلوی احباب کو خبردار کیا گیا ہے ﴿﴾ اور شیعہ دیابنہ وہابیہ کے عقائد باطلہ کے باوجود پروفیسر صاحب کے ان سے تعلقات و صلحکلیت و بھائی چارہ بلکہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے اور بدمذہبوں گستاخوں کو پرفریب انداز میں سنیوں کیلئے قابل قبول بنانے کی خطرناک سازش کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ ﴿﴾ اور قرآن و حدیث و مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں بے ادب گستاخ بدعقیدہ لوگوں سے تعلقات کی ممانعت و بائیکاٹ کا حکم شرعی بیان کیا گیا ہے ﴿﴾ نیز پروفیسر صاحب کی مزید گمراہی و عورتوں کی نصف دیت کے مسئلہ پر ان کی اجماع اُمت سے بغاوت و علماء اہلسنت کے ساتھ محاذ آرائی کا تاریخی پس منظر اور علماء اہلسنت کے پروفیسر صاحب کے خلاف بیانات و ان کے اہلسنت و جماعت سے خارج ہونے کے فتاویٰ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے۔ ﴿﴾ طاہر القادری کے جھوٹے دعوے اور تمام بزرگان دین سے ہمسری و برابری اور ہائیکورٹ کی زبانی طاہر القادری کی کذب بیانی کا تاریخی فیصلہ بھی شائع کیا گیا ہے اور شیعہ کے امام خمینی کے متعلق طاہر القادری کے اس گستاخانہ بیان کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ ﴿﴾ جس میں طاہر القادری نے کہا تھا کہ ''امام خمینی ان مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے'' ﴿﴾ اور خمینی سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے''۔ ﴿﴾ علاوہ ازیں طاہر القادری کے تضادات و دوغلہ کردار اور اخلاقی پستی کو بھی اخبارات و رسائل کے حوالہ جات و حقائق کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب ''خطرہ کی گھنٹی'' دسویں مرتبہ شائع ہوئی ہے، جو محبان اہلسنت و متلاشیان حق کیلئے ایک عظیم دستاویز ہے۔ صفحات ۲۹۶ ہدیہ ۱۶۰ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

Marfat.com

دنیا میں شہرہ ہو گیا "کنزالایمان" کا
اک بہترین ترجمہ ہے یہ قرآن کا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۰ھ میں

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

تحریر فرمایا اور اب سال ۱۴۳۰ھ شروع ہے اور اہل محبت امسال صد سالہ جشن کنز الایمان منارہے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی کنز الایمان کی خوب اشاعت وتشہیر کریں۔

....

(کتاب) ترجمۂ اعلیٰ حضرت کے خلاف پروپیگنڈا کا محاسبہ اور غلط فہمیوں کا ازالہ

مسمّٰی بہ **پاسبان کنز الایمان**

☆ از: مجاہد ملت مولانا الحاج محمد عبد الستار خاں نیازی علیہ الرحمۃ

☆ حضرت خواجہ غلام حمید الدین سیالوی سجادہ نشین سیال شریف

☆ حضرت مولانا علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی

========================

الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی کی مرتبہ کتب

۱۔ یادگار خلیل وذبیح (قربانی کے فضائل ومسائل)

۲۔ تحفہ معراج وحقانیت اہلسنت

۳۔ حیات عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ جب زلزلہ آیا

۵۔ رحمت کی برسات (ماہ رمضان ذیشان کے فضائل ومسائل)

ناشر: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

قابلِ مطالعہ ایمان افروز کتابیں

رحمتِ خداوندی

۲۷ قرآنی سورتیں، مجموعہ درود و سلام، پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں، فوت شدہ کو ایصال ثواب کرنے کے طریقے، دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز اور خیر و برکت کے وظائف پر مشتمل بہترین کتاب

روحانی حقائق

ذکر الٰہی، نعت مصطفےٰ، مسائل تصوف و شریعت، شجرہ قادریہ رضویہ، اوراد و وظائف پر مشتمل بہترین کتاب

براہینِ صادق

تقریباً پچاس موضوعات پر مشتمل بہترین کتاب
خوبصورت جلد میں

اعمالِ حسنہ

روزمرہ کی نفلی عبادات، فضیلت والی راتوں کے خاص نوافل، بارہ ماہ کی نفلی عبادات اور نفل نمازوں پر مشتمل

عقائد اہلسنّت قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں سچے عقائد کا روشن بیان اور بدمذہبوں کے اعتراضات کا بحوالہ دندان شکن جواب۔

یارسول اللہ ﷺ کہنے کا ثبوت

عظمت و شان اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مسلک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حج و عمرہ کے ضروری مسائل پر مشتمل — فیضان الحرمین

جشن میلاد ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں؟

واقعہ معراج پر مشتمل بہترین کتاب — تحفۂ معراج

قربانی کے فضائل و مسائل پر مشتمل — یادگار خلیل و ذبیح

سلام رضا پر بہترین تضمین — بہار عقیدت

قصیدہ نور پر بہترین تضمین — انوار عقیدت

کلام اعلیٰ حضرت پر تضمین کا مجموعہ — نغمات رضا

اسلامی تعلیمات

آدابِ مرشد

شرک و بدعت کی حقیقت

مقام والدین — قرآن و حدیث کی روشنی میں

غازی محمد عامر چیمہ شہید

مجوزین فوٹوبازی کا تحقیقی جواب

جب زلزلہ آیا

خطرہ کی گھنٹی

خطرہ کا سائرن

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

HASSAN NIAZI 2000 @ YAHOO.COM 055 4217986 0333-8159523

Marfat.com